لیس للانسان الا ما سعیٰ

سلطنت مرہٹہ کے تفصیلی حالات از [illegible] تا سیواجی کی جنگ و فتوحات کے نقشے

یعنے

بساط الغنائم

المعروف باسم تاریخی

خیابان مرہٹہ

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی غلام صمدانی خان صاحب گوہر مؤلف تزک محبوبیہ ریاض آصف وغیرہ

در مطبع نامی نظام المطابع طبع شد

نخارہ و نتیجہ

تاریخ نرمل کے دیباچہ مین ہم نے قلمی کتابون کے متعلق اپنی جستجو اور تلاش کا حال پورے طور سے قلمبند کیا ہے۔ جو ناظرین پر بخوبی ظاہر ہے۔ چنانچہ اُسی تلاش کا ثمرہ یہہ دوسری کتاب ہے۔

یہ اُن اولوالعزم روسا مرہٹہ کے حالات سے مملو ہے کہ جنکو ایک زمانہ مین والیان دکن کے ہمعصر و ہم پلہ ہونے کا فخریہ دعوے تھا۔ چنانچہ مرہٹون کے کارنامے اب بھی زبان زد عوام ہین۔ اور اُنکی جرات و بہادری کے فسانے ضرب المثل ہین ہندوستان کی کوئی تاریخ ایسی نہوگی کہ جسمین اس بہادر قوم کی شجاعت و جوانمردی کا تذکرہ نہوگا۔ مگر خال خال اور چیدہ چیدہ ہے۔ تفصیلی واقعات صراحت کے ساتھہ موجود نہین ہین۔

یہہ کتاب بہت قدیم اور مستند ہے۔ اسمین اقوام مرہٹہ کا تفصیلی بیان اور اُنکی مشاغین۔ اور جنگ و جدال کے کارنامے اور وقتاً فوقتاً ترقی کے حالات مقبوضہ قلعون کی تعداد۔ انتظام سلطنت و آمدنی ریاست۔ تعداد افواج وغیرہ پوری پوری صحت کے ساتھہ درج ہین۔ اور ضمناً حیدرآباد دکن کے امرا اور دکن کے رؤسا کے واقعات بھی شامل ہین۔ سلطنت قطب شاہیہ۔ نظام شاہیہ۔ عادل شاہیہ وغیرہ کے سطوت و جبروت کے کارنامے بھی اس سے نمایان ہین۔

اسکی بھی عبارت مثل تاریخ نرمل کے فارسی ہے۔ مگر نہایت ہی سلیس

اورعام فہم جس کے معائنہ سے عام معلومات کو وسعت اور تجربہ کو ترقی ہوگی اور پچھلے واقعات اور قدیم کارناموں کا فوٹو نظر آئیگا -

اسکا تاریخی نام مصنف نے بساط الغنایہ مرہٹہ رکھا ہے - ہم توہم خیابان سے موسوم کرتے ہین -

ناظرین ! اسکے دیکھنے سے مرہٹون کے سلطنت کی وسعت اور اُنکی ریاست کے مداخل و مخارج کا اندازہ کرسکتے ہین -

یہ وہی مرہٹے ہین جنکے زبردست ہاتون سے ایک زمانہ مین سلاطین عادل شاہیہ و نظام شاہیہ سخت تنگ آگئے تھے - اور جن کا استیصال شہنشاہ عالمگیر جیسے غریب روزگار و مدبر زمانہ سے نہو سکتا تہا - آخر اس قوم نے اسقدر عروج و رفعت حاصل کی تہی کہ ۱۷۳۷ء مین دارالخلافہ دہلی پرچڑہائی بھی کردی - مگر افسوس ہے کہ آج وہ قوم جسکے عظمت وجبروت کے نقارے تمام ہندوستان کو نج رہے تہے صفحہ ہستی سے معدوم ہے - فاعتبروا یا اولی الابصار

دارالشفا - حیدرآباد دکن
۱۱ ذیحجہ ۱۳۲۲ھ

بندہ حقیر
غلام صمدانی خان گوہر حیدرآبادی

ممنون

ہم اس کتاب کو ہمارے قدیم عنایت فرما راجہ راجیشور راو بہادر سمستان دومکنڈہ کے نام نامی سے اُس اعانت و امداد کے شکریہ مین ممنون کرتے ہین۔ جو راجہ صاحب معز نے ہمارے ساتھ قلمی کتب کے تلاش و جستجو مین فرمائی ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

بندہ احقر

غلام صمدانی خان گوہر حیدر آبادی۔



الله الله این نوید آمد بگوش میرساند مژدهٔ تازه سروش

درین اوقات همایون داعیان مسرت مشحون که از شهور سنه یکهزار و دو صد و چهارده هجریهٔ مقدسه حضرت نبی صلی الله علیه وسلم بقدر ثلث حصهٔ سال منقضی گشته لچهمی نراین شفیق اورنگ آبادی الاصل را که روشناس ارباب کمال است و لیل و نهار در تسوید و تبییض اوراق حالات هر ناحیه و دیار مصروف. در خاطر گذشت که انموذجی در احوال مرهٹه ها که شریک غالب رؤساء دکن بلکه کل رئیس اند پرداخته آید. و کارنامهٔ مصفا بعبارت ساده و شسته در کیفیات نفس الامری ساخته گردد تا موجب یادگار دور و نزدیک باشد. از انجا که این خیال از مدت پیرامون دل میگشت شادمانی باوقت خوش شد و خورمی برخویش بالید. آستین تردد بر ساعد شکستم و کمر همت بر میان جان بستم. چون این نامه بذکر غنیم است به بساط الغنایم که از سنه تالیف خبر میدهد موسوم کردم بالله ولی التوفیق.

تمهید سخن در تالیف کتاب و بیان اقوام مرهٹه

بر سیاهه طرازان سررشتهٔ اخبار و روزنامچه پردازان دفاتر لیل و نهار اظهر من الشمس

واین من الامس کہ شیوۂ تواریخ نویسی از شیوہ ہاے عمدہ روزگار است و طریقۂ وقایع نگاری مافقی یغایت دشوار۔ چہ مورخ امین موتمن صادق القول گزیدہ سخن باشد و بامید نفع و خوفِ ضرر و تعصب ملت درعایت طرف ازجادۂ صداقت کیشی پا فراتر گذاشتہ تاویل و حق پوشی نگراید و حسن معاملہ بہ قبیح بدل نہ نماید و رعایت تفصیل یکی بر دیگرے منظور ش نباشد و در ادقات اقبال تعبیر بحسن تربیتی نہ کند و ہنگام ادبار بقصور و تقصیر نسبت ندہد و از صراط المستقیم راستی تجاوز نسازد و از نفس الامری و بیان واقعی نگذرد و تحقیق را تحقیق دداہی ادا ہی داند و بنا بر جلب منفعت کار نبراجداری و خوشامد نفرماید۔ وبسبب اختلاف دین و آئین زشت و زیبا نشناسد **ابیات**۔ اہل ہنر گرشماری درند؛ بی ہنران نیز بکارے درند۔ نے کہ تہی بردمد از طرف زود؛ گرندمد باد سراید سرود؛ قہقہہ زد کبک برفتار زاغ؛ گرچہ تہی کام پریشان بباغ؛ زاغ بد و گفت کہ پرواز کن؛ گر گردا زمن ہبری ناز کن؛ ہیچ کسی نیست ززیبا و زشت؛ کش نہ حکیم از پئے کارے سرشت؛ زشت نہ بے مصلحت آراستند؛ مصلحت است اینکہ چنین خواستند؛ ارباب نظر میدانند کہ تواریخ نویسان اسلامی* در تحریرات خود طرف ممانعت را بچہ تحقیر می نگارند۔ وچہا کلمات نالایم و الفاظ رکیک نسبت یاجانب بزبان قلم می آرند۔ و از امور دنیا تعصب دینی را دخل میدہند۔ و ہنر را برطاق بلند گذاشتہ عیب می نمایند۔ و حدیث شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خذ ما صفا ودع ما کدر را ازخاطر محو میسازند۔ نعمت خان عالی غزلے طولانی در مواعظ می گوید و بر راہ حق بودہ باطل را

* یہ خیال مولف کا غلطی پر مبنی ہے۔ خود مولف ان الفاظ کے لکھنے سے آپ خود تعصب ہائی کو دلیل میں پیش ؟ ہے شاید مولف کی نظر سے مورخین اسلام کی معتبر کتب نہیں گذرے۔ ورنہ یہ ہیشقدمی نکرتا ؟ گوہر۔

نی جوید۔ ازان جملہ است این ابیات **ابیات** چون نیست بہرہ بیشتر از قسمت
ونصیب ؛ بر خلق رشک وشکوہ قسمت براے چہ ؛ امید وار گردون ارباب
احتیاج ؛ بر وعدہ زیادہ زطاقت براے چہ ؛ ہرگز نگویدانکس اگر راست و
گر دروغ ؛ غیبت چہ نفع دارد ومحنت براے چہ ؛ در رزمگاہ تجربہ باید قیاس
نیست ؛ نادیدہ جنگ لاف شجاعت براے چہ ؛ تالیف قلب اگرچہ بحرف
خوشامد است ؛ لیکن فزون زرتبہ وحالت براے چہ ؛ باورکنند اگر سخنت کومشو
چہ باک ؛ ہرجا قسم بغیر ضرورت براے چہ ؛ بہر مصاحبت نبود قحط گفتگو۔
حرفی کزو است بیم مضرت براے چہ ؛ در خشم یک سخن کہ درشت است کافیست
دشنام ونعرہ وقت خشونت براے چہ۔ کارنامہ ہاے کہ مرہٹہ ہا در اقتدار خود کردہ
اند فارسی نویسان متقدمین ومتاخرین یک قلم ترک دادہ وحمل بر استغراق ومبالغہ
می نمایند۔ وکسانیکہ بہ تحریر پرداختہ اند حرکات لغو را باضعاف مرقوم ساختہ اند۔
راقم سطور حالات این گروہ را کہ باقوام مختلفہ مشتہر اند وتعداد از ہفتاد متجاوز میگویند
از زبانداناں وواقف حالان ہر قدر بہ تحقیقات رسید بہ تحریر می آرم واز امور عجیب
وغریب ومعلومات دیگر نمی گذرم ونمی گذارم۔ مخفی نماند کہ در کیش ہنود اصول چارگونہ
قرار دادہ اند۔ وآن را چار چوترن نامند۔ برہمن وچہتری۔ بیس وسودر۔ فرقۂ اول
یعنے برہمن مخصوص است بشش چیز خواندن بید ودیگر علوم در سوزش دیگران
وچاک کردن یعنے برلے دیوتہا نقد وجنس دادن ودیگران را بہران داشتن
خیر دادن وخیر گرفتن۔ دوئمین یعنے چہتری کہ کہتری بدل شدہ ازان شش سہ
کند خواندن وچاک کردن خیر دادن وخدمت گاری برہمن وپاسبانی عالم وگرفتن
دست برد آن ونگاہبانی دین وتاوان گرفتن از بدکار داندازہ آن نگاہداشتن
وسزا دہ خور نمودن وزراندودن وبجا خرچ کردن وفیل واسپ وگاؤ وبندگان

خدمتگذار را تیمارداری کردن و بجا آوری پرستش نمودن و ناخواستن از مردم و اعتبار
نمودن نیکوکاران و مانند آن ستوده مین که بیس باشد نیز آن سه کار برهمن کند لیکن
پرستاری و کشاورزی و بازرگانی و کادیانی سربازی - و از هنگام زیستن تا زمان پسین
ده کار که گفته آمد هر سه کنند چارمین که سودر است جز نوکری هر سه سزاوار بود و
پوشیده و پس خورده آنها بپوشد بخورد و پیکرنگاری و زرگری و آهنگری و درودگری
و سودای نمک و مشهد و شیر و ماست و روغن و غله خاص او باشد - پنجمین را
بیرون از دین شمارند چون مسلمان و ترسا و جهود و نصارا و آنها را ملیچه گویند -
از آنجا که این تقسیم را مدتی سپری شد از امتزاج باهم فروع برآوردند و هر کدام
را در رسم پرستش تفاوت بسیار است - و هر یکے را به نسبت جا و پیشه و بزرگی
بزرگان شاخها بر شده و شماره آن از بیان بیرون - القصه قوم مرہٹه که
عبارت از سکنه سرزمین مرہٹ است و این خطه در زمان حال بصوبۂ خجسته
بنیاد اورنگ آباد نامزد و قلعه دیوگیر یعنے دولت آباد از مضاف آن است
هفتاد و قسم از اقوام مرہٹه معلوم گردید و سوائے آن هم هست احاطهٔ آن دشوار
و هر یک در رسوم و عادت خویش متفرد می باشد و در بعضے چیزها متحد - اگرچه
در طعام خوردن شریک همدیگراند اما اجتنابے از قرابت و مصاهرت دارند
و در یک رکابی بجز همجنس و قرابتی هم طعام نمی شوند - حالا تحریر خصوصیات دیگر
اینها واگذاشته بتفصیل اسمهاے اقوام ایشان پرداخته سخن را ایجاز میسازم

اول بهوسله - دوم سرکے - سوم کهورپری - چهارم بجاری - پنجم رینکاری
ششم پاٹن کر - هفتم دموی - هشتم بریکلی - نهم پالکر - دهم سیندهی - یازدهم
دیرکر - دوازدهم بهابے راو - سیزدهم کدم - چهاردهم جلبه رانی - پانزدهم
سردرکر - شانزدهم باہرلے - هفدهم پارنے - هیجدهم بهونزی - نوزدهم باکهر

بستم کہارگی - بست و یکم کائکوار - بست و دوم جادو - بست و سوم وبرول کر - بست و چہارم رن دیوی - بست و پنجم اوی جاری - بست و ششم بارگل - بست و ہفتم جابے کر - بست و ہشتم مکری نکر - بست و نہم سرولے - سیم سد وس کر - سی و یکم مونیتہ - سی و دوم سکلی - سی و سوم کان نے - سی و چہارم بانکٹ موزی - سی و پنجم کوجر - سی و ششم کولے کر - سی و ہفتم سورکر - سی و ہشتم کنگہ - سی و نہم دلور - چہلم مانے - چہل و یکم انوٹے - چہل و دوم ہہاوک - چہل و سوم رلسے جاجی - چہل و چہارم چوہان - چہل و پنجم وان موری - چہل و ششم پنوار - چہل و ہفتم کوک وسلے - چہل و ہشتم کہان دیل کر - چہل و نہم رو لے کر - پنجاہم سال کہی - پنجاہ و یکم وانکری - پنجاہ و دوم ہہایکر - پنجاہ و سوم موری - پنجاہ و چہارم بہیراو - پنجاہ و پنجم باکمال - پنجاہ و ششم مان کر - پنجاہ و ہفتم سرپکی پنجاہ و ہشتم بہاندول کر - پنجاہ و نہم ماندولی - شصتم وہونے - شصت و یکم کالے - شصت و دوم مادہو - شصت و سوم بنالکر - شصت و چہارم ہروی شصت و پنجم پنبلی - شصت و ششم سوتے - شصت و ہفتم لوکہدا - شصت و ہشتم پان دنار - شصت و نہم سولپی - ہفتادم بہاندیہ - آزانجاکہ تشریح احوال ہر فریق و وجہہ تسمیہ ہرکدام بقید اعراب موجب طوالت کلام بود وہم کما ینبغی بہ تحقیق نرسید فقط بر تحریر احوال بہوسلہ کہ ریاست دران خاندان است اکتفا میسازم و بشرح و بسط کیفیت نیاکان او بموجب اظہار معتبرین بقدر معلوم می پردازم -

بیان وجہہ تسمیہ بہوسلہ و شروع احوال انساب او

پوشیدہ نماند کہ در وجہہ تسمیہ بہوسلہ اختلاف است یعنے بہوسلہ و اکثرے کہوسلہ

و نبضے بہوسرہ می گویند و وجہ آن بآئین دیگر بیان می نمایند۔ آنانکہ بہوسلہ میانند
چنین تقریر می کنند کہ بہو در زبان ہندی بمعنی زمین و سلہ بمعنی خار و پیکان آمدہ
سلہ مخفف سال است واین لفظ در نامہاے راجہا اکثر می باشد چنانچہ بیرسال
و درجن سال و شتر وسال۔ نام راجہاے کوٹہ است کہ بقوم ہاڑا مشہور چہ بیرو
و درجن و شتر و ہرسہ لفظ بزبان سنسکرت بمعنی دشمن آمدہ یعنی خار دشمن۔ و
موجب لقب ہاڑا اینکہ ہاڑ بمعنی استخوان است از بنیا بگان آن راجہ ہا موافق
حکم مرشد پرستش ہاڑ کردہ صاحب ولد گردید بالجملہ چون مقتداے بہوسلہ قزاقی
و صحرانوردی و اعداکشی داشت نامش بہوسلہ گذاشتند یعنی خلش زمین و کسانیکہ
بہ کہوسلہ تعبیر می نمایند۔ معنی کہوسلہ بزبان مرہٹی آشیانہ کوچک می دانند سرگروہ
اینہا بنابر تعشق زنکہ ظاہرا از غیر قوم بشہرت سنجار باشد جاے مکانی مختصر ساختہ
پنہان بتسویت داشت بہ کہوسلہ مشتہر شد۔ وگروہی بہ بہوسرہ نسبت می دہند
توجیہی عجیب بیان می کنند کہ بہوسرہ در ہندی بمعنی فرج است از انجاکہ مشغوف
عشق زنے شب و روز بود ہم قومش نسبت او بفرج دادہ از راہ استہزا
باہم تکلم می کردند تا آنکہ رفتہ رفتہ راء مہملہ موافق قاعدۂ ہندی مثل کواران و
کوالن تبدیل بہ لام یافتہ بہوسلہ شد واللہ اعلم۔ بحقیقت الحال ہر دو وجہ اول را
تاریخ نویسان نوشتہ اند وجہ ثالث زبانی شخص ثقہ واقف خاندان اینہا
شنیدہ بقید قلم آوردہ صاحب تاریخ ماثر الامراء جدید می نویسد کہ راجہ ساہو
بہوسلہ از نسل راجہ ہاے چتور است کہ سسودیہ اند۔ از بنیا کانش راجہ سورجن
نام بنابر وجہی از چتور بدر رفتہ چندے موضع بہوسہ علاقہ پرگنہ کرکتل سرکار پرینڈا
صوبہ خجستہ بنیاد سکونت گرفت و نسبت بہ آن موضع خود را بہ بہوسلہ ملقب
ساخت انتہی کلامہ چون بوضع پیوست کہ نسبت بہوسلہ براجہاے ادیپور کہ

سمسو دیہ اند می رسد۔ و راجہائے اودیپور فرق جمیع راجہای سرزمین راجپوتانہ امتیاز از راجہائے دیگر ہر راجہائے کہ نو بر مسند راج می نشیند راجہ اودیپو قشقہ برائے او می فرستد داو آن قشقہ افتخار را بر پیشانی اوب می کشد داو را قشقہ از خون آدمی می کشند۔ ولقب راجہ اودیپور رانا است واو نسب خود بنوشیروان عادل می رساند۔ اگرچہ کیفیت اینہا در دفتر سوم اکبر نامہ و دیگر تواریخ بہ تفصیل مرقوم است۔ و قصہ سلطان علاء الدین و فتح چیتور مشہور۔ اما الحال آنچہ بتازگی زبان بادفروشان صادق القول معلوم شد۔ نوشتہ می شود۔
اودی سنگھ پسرے بنام پرتاب سنگہ برراج گذاشت واز وامر سنگہ واز و راج سنگہ۔ واز و سنگرام سنگہ واز و جگت سنگہ واز و پرتاب سنگہ دوم واز و راج سنگہ ثانی بر مسند راج یکے بعد دیگرے نشستہ وفات یافت بعد راج سنگہ آڈسینہ پسر خورد جگت سنگہ مذکور تمکن گزید بعد چندے پسر راجہ امید سنگہ او را در شکارگاہ کشت۔ پسرش براودیپور قابض ماند۔ ورتن سنگہ پسر راج سنگہ ثانی بعد فوت پدر در خانہ جد مادری متولد گشتہ در کوہ جہلمیر نشو و نما یافتہ ہنگامہ آرائی استدعاے راج است زیادہ ازین تحقیقات شاہجہانے شجرہ اینہا و کارنامہ ہاے ہرکدام پرداختن از مطلب باز میدارد۔ برہمان قدر پسند نمود وچون بالا مذکور شد کہ سمسو دیہ نسب خود بنوشیروان عادل می رسانند۔ شمہ از احوال خاندان کسرے بنابر شادابی کلام نوشتن درین مقام مناسب افتاد۔

احوال سلطنت خاندان نوشیروان بطریق اجمال

صاحبان تواریخ اسلامی در ذکر ملوک بنی ساسان کہ آنہا را اکاسرہ نیز گویند می آرند

ایشان طبقۂ چہارم از بادشاہان عجم اند و دولت و شوکت ایشان مانند کیان
بوده و اکثر ممالک با ایشان باج و خراج داده اند اول ایشان اردشیر بابکان
و آخر ایشان یزدجرد بن شہریار بود و بست و شش تن از ایشان در مدت چہار صد
و بست و ہفت سال بادشاہی کردند ظہور دولت ایشان در سنہ پنجہزار و ہشت صد
و بست و یک از تاریخ آدم است و انقراض دولت ایشان در سنہ سی و یک ہجری
بوده مذکور اینہا بشرح و بسط تمام در شاہنامہ فردوسی و دیگر تواریخ مندرج است
این جا با حوال نوشیروان بن قباد بن فیروز کہ ملقب بہ عادل است اجمالاً می
پردازم۔ **نوشیروان** جہاندار بود و عادل باذل گواه عدالتش ہمین بس کہ پیغمبر
آخر زمان صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث در زمانش شده او را بعدالت یاد کرد و نیز
فرمود کہ نوشیروان بنا بر عدالت و حاتم طائی جہت سخاوت با وصف بودن
در کفر از حرارت آتش دوزخ محفوظ خواہند بود۔ الحاصل با کمال عدالت و
نصفت چہل و ہشت سال بادشاہی راند و جمیع بلاد ترکستان و ماوراء النہر
و یمن و مصر و دیار عرب و اکثر بلاد ہند و ستان زیر فرمان خود آورد۔ و سلاطین
روزگار غاشیہ اطاعتش بر دوش کشیدند۔ در ابتداے سلطنت خود خوابے
دید کہ خوکے با او در یک کاسہ شراب می نوشد۔ از معبران تعبیر خواست ہیچکس
زبان بہ تعبیر نکشاد۔ موبد موبدان را طلبیده مستفسر تعبیر شد و گفت اگر نگوئی
بقتل رسانم۔ موبد موبدان منادی داد کہ ہر کہ تعبیر خواب کسریٰ کند یک بدرہ
زر سرخ از من گیرد۔ این خبر بہ بزرجمہر رسید و او در مرد پیش استاد خود
درس میخواند گفت تعبیر این خواب نیک دانم۔ بشرطیکہ مرا پیش کسریٰ
برند۔ موبد موبدان عرض نموده بزرجمہر را پیش کسریٰ طلبید۔ بزرجمہر گفت
در شبستان بادشاه غلامی است کہ بایکے از اہل حرم نرد مباشرت می بازد

کسری همه زنان و کنیزکان را پیش بزرجمهر گذراند. مردی ظاهر نشد. آخر همه را
بگفته بزرجمهر برهنه کردند. فرد. غلامی پدید آمد اندر میان ٭ ببالا چو سرو و بچهره
کیان. گویند که با دختر حاکم جاج مختلط بود نوشیروان هردو را بقتل رساند. فردوسی
طوسی این قصه را حواله به مادر نوشزاد می کند که دختر قیصر بود و بعضی مورخین
برآنند که غلام با دختر امیر جاج مختلط بود. واضح آنست که کنیزکی بود. بعد ازین
بزرجمهر را مقرب خود ساخت و بالاتر از موبد موبدان و وزیران خود نشاندند و پایه او
از همگنان مرتفع گرداند در عهد نوشیروان مزدک زندیق که دعوی نبوت کرده
عالمی را گمراه ساخته بود مع توابع خود که نود و هشت هزار کس بودند بقتل رساند
و در زمانش نوشزاد پسر او که از بطن دختر قیصر بهم رسیده بود از دین مجوس
برگشته بدین ترسایان گردید و با لشکر خود به هندوستان رفت و در انجا سپاه گران
جمع نموده خواست که با ایران رود. نوشیروان رام برزین را با لشکر عظیم بجنگ
پسر فرستاد و نوشزاد بعد از محاربه بقتل رسید و از و در هندوستان اولاد ماند
میگویند که رانا راجه اودیپور از نژاد نوشزاد است و در عهد نوشیروان خضاب
مو بهم رسید و ایضاً در عهدش افسانه حکمای هندی را بزبان فارسی ترجمه کردند.
و خاقان چین نبیره دختری بکسری داد و در جهاز دختر اسپی با سوار از جواهر آبدار
ترتیب داده فرستاد و فتوحات عظیم در ملک روم نمود بالآخر در سنه شش هزار
و یکصد و شصت و هشت هرمز را که از دختر خاقان بهم رسیده بود ولی عهد نموده
خیمه بدار باقی زد چون در آئین مجوسان لاش میت را امانت در دخمه ها
میگذارند. می گویند قالب نوشیروان بدستور تا حال سالم است و خستگی در ان
راه نیافته آیا بتاثیر عدل یا از حکمت حکمای چین است. آمدیم بر احوال یزدجرد
بن شهریار بن خسرو پرویز بن هرمز بن نوشیروان که آخر ملوک عجم است. او ا

با مسلمانان محاربات عظیم واقع شد۔ رستم بن فرخ زاد که قاعده سردار لشکر او
بود بجنگ سعد وقاص که از طرف حضرت عمر رضی الله عنه مامور شده بود در سنه
پانزده هجری مقتول شد۔ و تفرقه تمام در دولت ساسانیان روداد تا آنکه در سنه
سی و یک هجری منقرض گشت و ممالک ایران بدست مسلمانان آمد۔ مدت سلطنت
یزدجرد هفده سال۔ و اکثر نوشته اند که چون سعد وقاص با رستم فرخ زاد نبرد
آراست چهار روز متواتر جنگ ماند و روز چهارم شکست فاحش بر عجم روداد و
رستم فرخ زاد بدست هلال بن علقمه کشته گردید۔ اگرچه فردوسی در شاهنامه
گفته که از دست سعد کشته شد اما در تواریخ دیگر مسطور است که قاتل رستم هلال
بود و درین حرب سی هزار از اسلام شهید شدند و سی هزار از عجم قتل و اسیر
گشتند و چندان سیم و زر و اقمشه و اجناس بدست لشکر اسلام افتاد که محاسب
اندیشه در شمار آن عاجز است و بعد از آن جارحان که او نیز از امرایان
عمدهٔ ایران بود شکست فاحش یافت و زهیر بن قیس جارحان را بکشت۔ و
پس ازین شکست عظیم به عجم رسید و درین سنه که شانزده از هجرت پیغمبر
علیه السلام بود تاریخ هجری مقرر شد و سعد وقاص کوفه را بنا کرد و درین سال
میمونه زوجهٔ رسول خدا صلی الله علیه وسلم وفات یافت و در سنه هفده هجری
بعد کشته شدن رستم فرخ زاد مداین مفتوح گشت و غنایم آنقدر بدست
اهل اسلام افتاد که عقول عقلا در تعداد آن متحیر است۔ گویند عرب طلا را
بالنقره بمساوات بیع و شرا میکردند۔ و خمس غنایم به مدینه آمد۔ حصهٔ هر یکی
از اهل بدر پنجهزار دینار رسید و حضرت فاروق رض بعباس رض بست و پنجهزار
دینار و بهر یکی از ازواج رسول علیه السلام ده هزار دینار داد و ایضاً درین سال ابو موسی اشعری اهواز
را و هرمز را تسخیر نمود و هرمز ابن عم یزدجرد دستگیر نموده با دختران یزدجرد بحضرت فاروق رض فرستاد حضرت فاروق رض یکی دختر [illegible]

امام حسین علیہ السلام داد و دختر دیگر او را بہ محمد بن ابی بکرؓ منسوب ساخت۔ **ابیات** بیا بگوی کہ پرویز ازین زمانہ چہ خورد ٭ برو بپرس کہ کسرے زروز گار چہ برد ٭ گر این نہاد خزاین بدیگرے بگذاشت ٭ ورداد گرفت ممالک بدیگرے بسپرد۔ تا اینجا از تواریخ مجوس بتو ید میرسد تا بناظران این اوراق محنت تحقیق بظہور پیوندد۔ صاحبان دین زردشتی در ضبط تواریخ و قید سنین دستگاہ تمام دارند۔ و مدار زندگانی آنہا بر دریافت حالات سلف واحکام نجوم است و کتاب ہائے اینہا مانند کتب اہل ہند اخباری از گذشتگان دو سہ ہزار سالہ میکند۔ آوردہ اند کہ چون در دولت یزدجرد تفرقہ روداد اولادش انتشار یافتند۔ ازآنجملہ سہ دختر او آوارگی گزیدند۔ دختر متوسط مسمیہ بشہربانو در حبالہ نکاح حضرت امام حسین علیہ السلام آمد و بعد شہادت امام ہمام زمان از خیمہ اہل بیت دوشادوش ملایک بخلد برین رسید وصبیہ صغیرہ یزدجرد کہ بفارس بانو نامزد است از دستبرد سواران عرب بدرجستہ در کوہ چک چک کہ از نیرز سی کردہ فاصلہ وارد بمناجات الٰہی متواری گردید چنانچہ تا حال زیارتگاہ پارسیان است و اہل اسلام آنرا نہانخانہ عفت مآب میگویند و در دامنہ کوہ مذکور نشیمن ہاے متعددہ مختصر ساختہ اند وصلحاے اہل پارس ہنگام مجمع آنجا کہ در بہمن ماہ قدیمی روز اشتاد ایزد کہ عبارت از تاریخ بست وششم شہر مذکور است۔ می شود در نشیمن ہا قیام نمودہ بعبادت می گذرانند۔ می گویند۔ آبے از کوہ می تراود و ہر روز بقدر نوشش وصرف دو کس مجاور آنجا کہ از پارسیان مدام در آنجا حاضر میباشند می چکد۔ و ہرگاہ مردم زایرین کہ قریب بدہ ہزار مجتمع می شوند آب موافق کفاف آنہا می افزاید و بعد ہشت روز براے سیرابی وار بست کہ از بیار رہاے انگور

ودر دامنہ کوہ طارم مستطیل طرح دادہ اند وزیر سایہ آن فرودگاہ متفرقین
است حسب طراوت آن ریزش می کند وہرگاہ دران مجمع کسے محتلم
یاحایض شد ہمان زمان آب ازچکیدن می ایستد مجاوران ندا می کنند
کہ ہرکہ حایض یا محتلم باشد ازکوہ فرود آید - چون فرود آمد باز بدستور آب
تراویدن گیرد اینست ازعجائبات آنجا - دختر سیوین نیرد جرد کہ آنرا مہین
بانو گویند وبزعم پارسیان مفقود الخبر است وکتب ہندوان بور دہ آن در
ہندگواہی میدہد واز انباشش قوم سمسودیہ دانند - ازینجا دریافت شدکہ دختر
دوین نیردجرد چگونہ بہ محمد بن ابی بکرؓ رسید - شاید نیردجرد چہار دختر
داشتہ باشد کہ پارسیان رابر آن علم نیست - یا ہندوان رابر ورود دخترش
اطلاع کماہی نبودہ - یا اہل اسلام دختر اجنبی را بمغالطہ نسبت بہ نیردجرد
می دہند - بہرحال قوم سمسودیہ از اولاد نوسش زاد پسر نوشیروان یا از
اخلاف صبیہ نیردجرد نبیرہ آن است الحال بہ ترجمہ کتاب مرہٹی کہ در ملک
پونہ قلمی شدہ ونام محرر یافتہ نمی شود وایماے ازان در تواریخ ماثر اصفی
نمودہ ام میگرایم - از تغیر وتبدیل کار نداشتہ بےکم وکاست ترجمہ می نمایم

شروع احوال مرہٹہ از تاریخ مرہٹی کہ نام مولف وسنہ تالیف ازان پیدا نیست

راویان روایت اسمار عالم وحاکیان حکایت اخبار بنی آدم کہ چہرہ شاہد
مقال شان ازخال وخط مبالغہ وفضول معراست واز گلگونہ صداقت وتحقیق
جلوہ افروز ورونق افزا چنین آوردہ اند - کہ راجا رانا بہیم ازاخلاف سمسودیہ

اودیپور مضاف صوبه اجمیر بفور مکشوف شد. در دست انصاف و دشمن و کامل اخلاق
ستوده و نامور علم اشتهار می افراشت. در شمستان و دلتش و نیر اقبال را
تابانی و در د استر اجلال را درخشانی بود. و نام کبیرش باسم رام سنگه و شناس این
و خلف سعیدش از نام باکهه سنگه مشهور زمان قرار د - و بهره و زنتو و در وسعید او
بدیدن بهره و جون باد او تو اعمر هر گاه بهیم سنگه آنجهانی شد رام سنگه از طریق کلانی
قشقه راج کشیده بر مسند نشاند - باکهه سنگه بحکم انیکه الاسما تنزل من السما
نظر بطبیعت نشری که اطاعت جبلت آن نیست شخصی غیور مزاج بود بمقتضای این
معنی که ده درویش در گلیمی خسپند و دو بادشاه در اقلیمی نگنجند متابعت برادر
ناگوار دیده روزی بتقریب شکار برآمده بدر زد و جانب دکن شتافته متصل
دریای نربدا رسیده و توسل ابی موهن مرزبان آنجا گزید - وچون علو نسب
و سمو حسب او وجاهت اظهر من داشت بکمال احترام و تقریب ممتاز گردید - تا
آنکه در حیات راجه مختار ممالک در رتق و فتق مهمات او گشت و قسمی
به تنظیم و تنسیق ملک پرداخت - و مفسدان و متمردان را مغلوب و منکوب
ساخت - که به باکهه سنگه بهوساله مشهور گردید - چه بهو معنی زمین و ساله معنی خلش
است. بعد وفات ابی موهن تا جوان شدن پسرش تمشیت امور ریاست نمود
و هرگاه وارث ملک لیاقت ملک رانی بهم رساند بمقتضای نجابت ذاتی و حق
شناسی تسلیم راج باو کرده پهلوتهی نمود و از انجا رخصت کرده در دیول گانون
گشته سکونت گزید - و بجهت طی مسافت زندگانی مشغله گشت و کار مزروعات
که بعقیده هنود بهتر ازین روزی حلال نیست اختیار نموده چه ضرب المثل
هند است ~ اوتم کهیتی مدهم بان نکهشت چاکری بهیکه ندان
یعنی افضل ترین معاش زراعت است و متوسط تجارت و [illegible] نوکری

که همیشه گدائی می باشد۔ آورده اند که وجه برآمدن باکهه سنگهه از دیار خود توسل
باابی موهن و بعد ازان توطن در دیول گانون بنابر تعشق دختر نجارے بود از انجا
که عشق پنجه در دامن حالش زده گریبانش کشید۔ دختر را بے عقد داخل حرم
ساخت۔ واز خویش و بیگانه واپرداخته اسیر دام زلفت گردید ؎ هرکجا
سلطان عشق آمد نماند٭ قوت بازوئے تقوی را محل ٭ پاک دامن چون زلیخا پاره
تا گریبان اوفتاده در وجل۔ از انکه باغیر کفو بلکه فروترین قوم نزد توصل ساخت
مطعون هم قومان واقارب گردید ناچار چندے اورا در نهانخانه داشت۔ بعد
از انکه دختر مذکور حامله شد۔ بیرون شهر در مزرعه از نظر مردم خویش وتبار
پنهان نگاه داشت۔ وکلبهٔ مختصرے که آنرا بکهوسله یعنے آشیانه کوچک تعبیر کردند
ترتیب داد۔ تا آنکه لقب بکهوسله شد۔ چون صاحب ولد گردید وطشت رسوائی از
بام افتاد۔ بنابر کدخدا ساختن او در هم قومان متامل گردید نظر بمحبت زنکه وغیرت
مزاج وخوف طعن وتشنیع همجنسان با مدخوله ونونهال جانب دکن رهگرا گشته۔
توسل بابی موهن جست وآن ولد را در قوم مرهٹه منسوب ساخت زیراکه راجپوتان
صحیح النسب نه پذیرفتند۔ ناچار بغیر قوم کتخدا نمود۔ وبطفیل محبت زن خود را نیز
از کیش آبا واجداد فروتر نشاند ؎ عاشقی چیست بجان بندهٔ جانان بودن
دل بدست دگرے دادن وحیران بودن ٭ سوے زلفش نگہے کردن و رویش
دیدن ٭ گاه کافر شدن و گاه مسلمان بودن ۔ این ماجرا را خافی خان در تاریخ
خود بطور قبیح بیان کرده چنانچه نقلے ازان در مآثر آصفی آورده ام واینجا حسب
ترجمهٔ هندی گذارش رفت۔ وجه انقطاع از ابی موهن و ورود در دیول گانون
چنین گویند که چون پسر ابی موهن بحد بلوغ رسیده شعور بهم رساند اکثر گاه باتفاق
پسر باکهه سنگه بسیر وشکار میرفت۔ وقتے چوبے خوشرنگ مصفا جهت تعمیر عمارت

از جنگل آورده بودند و پسر الی موهن با حاضران تماشاے آن میکرد- در شناخت آن چوب عاجز ماندند- و ندانستند که از کدام درخت است ناگهان بر زبان پسر الی موهن گذشت که این چوب را پسر راجه باکهه سنگهه نیکو وجه خواهد شناخت چون او از شکم دختر نجار بود- این سخن بد گذشت- در دل داشته بعد دو سه روز همیعلوم از آنجا بر آمده راه دیول گانون گرفتند و بعد فوت باکهه سنگهه به کشتکار پرداختند- الحاصل پسر اول به بابوجی و دومین را به بنوجی موسوم ساختند از صلب بابوجی که پیوند بر بهٹه دارد دو پسر بوجود آمدند یکے شهاجی و دوم شرفاجی- و از بنوجی هشت پسر باسم کهلوجی و بناجی وغیرها متولد شدند و آنهارا عالمگیر بادشاه بنابر جریمه در تخته کشید- و بابوجی بهوسله و بنوجی بهوسله هر دو برادر بنا بر مناقشهٔ زمینداری ترک دیول گانون گفته مع آل و عیال در موضع دیونده متصل دولت آباد آمده بزراعت مشغول شدند- و همانجا رنگ توطن ریختند و خودها براے گذر معاش در قصبه سنده کهیٹر پیش لکهوجی جادوراؤ دیسمکهه سرکار دولت آباد که از پیشگاه نظام شاه منصبی و سرکردگی دوازده هزار سوار داشت رفتند- و بصیغهٔ بارگیری نوکر شدند- از آنجا که فرو تن بودند و سواری اسپ متعذر بود- به نگاهبانی دیوڑهی تعین گشتند- چون شهاجی پسر بابوجی طفلے وجیه زیبا رو بود و آثار نیک بختی از جبینش لمعانی داشت- روزے جادوراے از روزهاے جشن هولی صبیهٔ خود را که حسینه بود بر زانو نشانیده و بر زانوے دیگر شهاجی را گرفته در حالت مستی شراب از راه شفقت بزبان آورد که چه باشد فیما بین هر دو عقد مناکحت بسته گردد- تا اولاد حسین و شکیل بوجود آید- همین که این سخن از زبان جادوراے بر آمد- بابوجی حضار مجلس را باشاره گواه گرفت و گفت که از امروز اقتران این دو کوکب متحقق گردید- جادوراے- بجوابش پرداخت

چون خاموشی را نصف رضا گفته اند این سخن شهره گرفت و بعد اتمام مجلس نشاط
جادو رائے به محلسرا رفت و شهاجی را که همیشه با خود مید اشت همان روز همانجا گذاشته
صبیه را با خود همراه برد۔ مستورات خانه او برین ماجرا مطلع شده بشورش آمدند که
این فرومایگان خانمان آواره را چه درسر افتاده که از ما وصلت می جویند خود برائے
شکم پروری از وطن سرگردان آمده دربدر خراب و خوار اند و شرافت نسب این ها
ظاهر است۔ آرے **مصرع** غوک لب جوئے هم دماغی دارد۔ لعل را
با خزف چه نسبت و ژاله را پیش گوهر چه عزت **فرد**۔ اے شیشه مزن لاف
نزاکت امروز۔ با انصاف کن آخر که همان سنگ نهٔ۔ جادو رائے جواب داد که
سرسری بر زبان من حرفے گذشت هیچ رسمیات شادی قوم خود نداده ام۔ حالا
اینها را برطرف می کنم ازهمچنین کلمات مستورات را تسلی ساخت و روز دوم برعادت
قدیمه شریک طعام خود نکرده خوردنی پیش ایشان فرستاد۔ آنها آن خوردنی را
واپس داده گفتند که انشاء الله تعالیٰ این همه طعام وقت شادی یکجا خواهیم خورد
جادو رائے ازین سخن برآشفته بعد فراغ از طعام در دیوانخانه برآمده محاسب را طلب
داشته حساب تنخواه هر دو برادر نموده برطرف ساخت۔ و وقت رخصت گفت که
شما را با من هیچ قرابت نیست۔ و من سرسری بشما گفته بودم۔ رسمیات قوم خود نداده
ام۔ خواه مخواه گلوگیر شدن خوب نیست۔ معلوم شد بدمعامله و فضول هستید۔ اولے
اینست که شما مع قبائل از اینجا رخت خود بر دارید۔ و هر جا که دانید بروید۔ بودن شما درین
آبادی نامناسب۔ آنها اجمال و اثقال بار کرده همانوقت مکان قدیم خود یعنی دیول
گانون رفته تمام گرفتند۔ و بدستور ماضی دو سه سال بکشت و کار پرداختند۔ هر روز
پرستش سدا شیو یعنی مهادیو که حق است بزرگ ترین بت ها و دیرین هنود۔ مظهر
نامه سید امند بصدق نیت و خلوص اعتقاد میکردند و تا که از عبادت او فراغی حاصل

نمیکردند آب طعام بیان می گذاشتند۔ و بروز اکیادسی وغیره ایام صیام روزه می داشتند
تا آنکه از تاثیر اعتقاد ایشان غنچۂ مراد شگفتن گرفت ه می ستاند اعتقاد آخر مراد
دل ز سنگ ہی برہمن مقصود خود را می کند حاصل ز سنگ۔ شبے از شبہائے چہاردہم
ماه که آن ماه بزبان ہند ماگهہ گویند بطریق معہود آن ہرد و مزارع در مزرعہ خود برای
که جہت نگاہبانی زراعت تعمیر می سازند نشستہ بودند۔ ہنوجی را فی الجملہ غنودگی و باہوجی
را چشم بیداری بود که ناگاہ یک پنجۂ دستی با زیور و دست برنجن مرصع بکمال روشنی و سوز
از سوراخ زمین بلند گردیده بر سر باہوجی سائبان گردید۔ باہوجی این را از خیالات
تصور کرده ہنوجی را بیدار ساخت چون باہوجی سر بخواب گذاشت سری دیوی جیو
که بزبان ہندی قدرت کاملہ ایزدی را گویند بشکل بصورت زنے سفید پوش
متجلی بزیور ہائے بیقیمت در آنجا نمودار شده ندا در داد که من معبود تو ام و از پرستش
تو بغایت محظوظ و مسرور گشته ام۔ و مہربان بر شما شده می فرمایم که ہمین جا در زیر
زمین گنجینۂ عظیمی مدفون است و بر آن مارے موکل تو سجده نموده۔ این زمین را چقر
لن۔ و آن گنجینه بردارد و ما تر اراج نسبت و ہفت پشت بخشیدم از کسے اندیشه
و وسواس مکن ہر اراده که در دل تو جا خواہد گرفت بانجام خواہد رسید۔ باہوجی
و ہنوجی بعد بیدار ے شکریۂ این عطیۂ عظمی بجا آورده زمین را کندیده ہفت کڑاه
آہنی پر از زر بر آوردند۔ و در پردۂ شب ہمه را بر عرابه ہا بار کرده بخانه بردند و در
عقب خانه میان مغاکے که برائے داشتن غله می باشد دفن کردند و آہسته آہسته
ہمه کار ہائے زراعت را یکطرف داشته دلجمعی نمودند و بعد چندے در قصبه
چہار کونڈه آمده از سیونا نایک نامی مہاجن که دولت بسیار داشت و از سابق
تعارف بود۔ ہمه احوال خود را بے کم و کاست بیان کرده استمداد خواستند۔ او
انگشت قبول بر دیده نهاده تکریم نمود و گفت که ہرگاه حق تعالی راج کرامت کند۔

نه ما چه مراعات خواهند کرد. گفتند فوطه داری یعنی خزینه داری ملک مسخره از آن
تو خواهد بود مادامی که ریاست در خاندان ما باشد. این خدمت تنظمی متعلق یکسان
تو خواهد ماند و براین اقرار نوشته با عهد و پیمان مضبوط قلمی نموده دادند. مهاجن مذکور اسباب
ضروری از سواری و پارچه برای آنها مهیا کرده بخریدی هزار راس اسپ تیز رو قوی
هیکل پرداخته و بارگیران بر آن ملازم داشته و از اسلحه و سامان درست کرده جمعیتے
بهم رسانید. آنها از بنالکر ساکن بهل تن کر که با دوازده هزار سوار قزاقی و شیوه تمرد
داشت وکیلے فرستاده درخواست مواصلت کردند. و بعد قول و قسم مضبوط
با اقامت کرده مافی الضمیر خود بیان نموده دو هزار سوار از و امداد خواستند او قبول نموده
همراه داد بابوجی بتخفیف بار نموده و بنوجی را بر جایگاه خود گذاشته مع جمعیت خود
و تعیناتی که مجموع سه هزار باشد. جریده اسپ قیچی گهاٹ سماوت عبور کرده دریای
گنگ را از راه نیوسا گذرانده متصل ایلوره فرود آمده شبے چند خوک را ذبح کرده
در مسجد روضهٔ منوره که نزدیک دولت آباد پایه تخت نظام شاه است انداخت
و عرضداشتے باسم پادشاه باین مضمون نوشته در گلوے خوک مرده بسته گذاشت که
لکهوجی مخاطب جادو راے دسیکهه در ایام هولی روبرو مجمع عظیم دختر خود را باپسر من
منسوب ساخته از مشورت نسوان برگردیده است و ما را از نوکری برطرف نموده
اخراج دیار کرد بنا بران استمداد بنالکر خواسته درینجا جهت استغاثه آمده ایم. و
باین جرات مبادرت نمودیم امید واریم که بحق خود فایز شویم. عرضی به مضمون
مرقوم الصدر گذاشته مراجعت بقصبهٔ بهل تن کر نمود. چون علی الصباح آن
مجاوران و خادمان درگاه برین ماجرا وقوف یافته خوک کشته را مع عرضی بنظر
نظام شاه گذرانیدند. نظام شاه مطلع شده جادو راے را طلب داشته تهدید کرد
که این حرکت بنا بر امر سهل مستحسن نیست. باید که دختر خود را موافق اقرار باپسر مالوجی

کہ خدا را باید ساخت۔ وبدلا سار او پرداختہ بیخ فتنہ وفساد بایدکند۔ جادو رائے عرض کرد کہ اگر جان بخشی فرمایند التماسے دارم۔ نظام شاہ فرمود کہ آن بخشیدم آنچہ باشد گذارش نماید۔ معروضداشت کہ بارشاہ والا جیجابائی نام دختر خودرا با پسر بابوجی کتخدا میکنم۔ لیکن امید وارم کہ از راہ بندہ نوازی بابوجی وبنوجی حضور طلب شدہ بمنصب وسوار سرفراز شوند۔ التماسش بدرجہ اجابت مقرون شد۔ جادو رائے را مورد آفرین وتحسین نمودہ مردم راست کردار با قولنامہ مضبوط فرستادہ بابوجی وبنوجی را معہ شاہجی پسر بابوجی بہ دولت آباد طلب داشتہ جادو رائے استقبال رفتہ بملازمت نظام شاہ رسانید۔ شاہ از دیدار شاہجی کہ بسیار حسین بود محظوظ ومنبسط گشتہ از خلعت وشمشیر وفیل سرفراز نمودہ منصب وجاگیر لایق نواخت و حکم کرد کہ جادو رائے قبایل خود را طلبیدہ در دولت آباد بحضور خداوندی شادی کدخدائی ہردو نہال نوخیز نماید مشارالیہ حسب الامر قبایل را در آنجا آوردہ جشن شادی را بانصرام رسانید وجہاز بقدر استعداد دادہ رخصت کرد وکوماجی نایک بانس بل نامی کارکن را برائے خبرگیری دختر ہمراہ داد کہ بہمہ وجوہ خبرگیران باشد بابوجی رفتہ رفتہ ہمہ قبایل خود را بہ دولت آباد آوردہ سکونت گرفت چون زمانہ اقبال دستگیری کرد۔ ومیگویند کہ از آغاز اقبال مدار المہام خانہ او بود۔ مختار مہمات عظیمہ گشت۔ خزاین غیب را از بطن زمین برآوردہ خیرات وحسنات آغاز نمود۔ ویدکوہے کہ مکان شنبہو مہادیو است تالابے ساخت وجابجا بتخانہا بنیاد نہادہ باغ وتالاب وچاہ تعمیر کردہ نیکنامی اندوخت تا آنکہ بابوجی وبنوجی را پیمانہ ہستی پرشد۔ وزمانہ بکام شاہجی گردید واورا از بطن جیجابائی پسرے تولد گشت نامش سنبھاجی گذاشتند ودرہمان زمان نظام شاہ شتقار گردید۔ وازو دو پسر خوردسال وارث تاج ونگین ماندند۔ ملکہ زمان یعنے والدۂ اطفال

تربیت فرزندان و انتظام ریاست بر ذمه افتاد. برای کارروائی تلاش آدم
فهمیده فرمود. ساباجی اننت نامی زنار دار که از قدیم کارکن دیوڑهی بود تعریف
لیاقت شاهجی کرده بر دیوڑهی حاضر ساخت و نظر بفروغ پیشانی و تائید بخت بیگم
شاهجی را بخلعت دیوان نواخت. شاهجی شاهزادگان را برزانو نشانیده امور
سلطنت سرانجام میداد و همه ارکان دولت مجرا بجا می آوردند. و شاهجی از طرف
شاهزادگان دست بسر می شد. جادورائے خسر شاهجی را خار حسد در دل خلید
و دست نگر داماد شدن غیرت نه پسندید. چون انجا همه ها از حسن سلوک شاهجی
راضی و متفق بودند و بیگم را میلان طبعی بآن جانب بود. نیش زنی جادورائے
در حق شاهجی فایده نه کرد. بنابران وکیلے بحضور پادشاه دهلی مخفی فرستاده
استمداد خواست. و از پیشگاه خلافت میرجمله با شصت هزار سوار تعین شد
جادورائے بعضے سرداران را با خود یکدل ساخته تا کنار دریائے نربدا استقبال
فوج بادشاهی نمود. و ملازمت میرجمله حاصل کرد چون پردهٔ این راز بر افتاد
و بر شاهجی متحقق گردید که این نایرهٔ بلا از خانه بلند شد. شاهجی هر دو شاهزاده را
مع مادرش در قلعهٔ ماهولی برده متحصن گشت و باستحکام قلعه جات دیگر مثل
کلیانی و بهیمری وغیره پرداخت. جادورائے جمعیت بادشاهی را رفیق کرده
قلعه ماهولی محاصره نمود. و چون مدت شش ماه منقضی شد. ذخیرهٔ قلعه
کمی پذیرفت. شاهجی با بادشاه بیجاپور پنهانی ساخته بر احوال خود اطلاع داد
که این بلا از سبب خسر من بر دولت نظام شاهیه برخاسته است. و جادورائے
مصدر این همه فساد گشته. اگر ما را پناه دهند و از منصب و جاگیر نوازند با جمعیت
خود حاضر بندگی می شویم و این بلا ازین خاندان دور می شود. بادشاه بیجاپور
معرفت مرار جگدیو که دیوان او بود قولنامه فرستاده مطمئن گردانید. شاهجی

باجمعیت پنجهزار سوار معه قبایل وسنبهاجی پسر خود وقت شب از قلعه ماهولی برآمده وبر مورچال جادو رائے زد و خورد کرده راه بیجاپور گرفت۔ دران وقت زوجه‌اش حمل هفت ماه داشت تاب سواری اسپ نیاورده سه چهار کروه مسافت طے کرده بیطاقت شد۔ شاهجی از اطلاع این احوال صد سوار تعیین نموده همانجا گذاشت وگفت جادو رائے پدر تو از عقب می آید۔ توقف من درینجا صلاح ندارد ترا که دخترش هستی باک نیست۔ این بگفت وروان شد۔ جادو رائے میرحمله را از فرار شاهجی آگاه نمود۔ جهتاب نا روشن ساخته بتعاقب شتافت که جیجابائی دختر خود را در راه یافت۔ پانصد سوار گماشت که او را محفوظ در قلعه سویزی متعلقه نظام شاهی که در قبضه شاهجی بود رسانند۔ زوجه شاهجی دران قلعه رفته مقیم گردید۔ وچون دران قلعه بهوانی باسم سیوائی جلوه افروز پرستش بود عبادت دوام آن التزام گرفت۔ ونیت کرد که هرگاه پسر تولد شود۔ بنام همین بهوانی موسوم سازد۔

ولادت سیواجی بهوسله

چون میعاد تولد منقضی گردید بتاریخ پنجمی سودی بیساکه ماه هندی روز دوشنبه یکهزار وپانصد وچهل ونه ساکهی سالباهن مولودی اقبال مند متولد شد۔ موافق قرار سیواجی نام گذاشتند۔ آمدم بر احوال شاهجی۔ جادو رائے تا احمدنگر جلوریز تعاقب نشده ناکام برگشت۔ وشاهجی به بیجاپور رسیده ملازمت سلطان سکندر والی بیجاپور دریافت۔ مرار جگدیو مدار کار آنجا باکرام پیش آمده از پیشگاه خلافت بخلعت واسپ وشمشیر وفیل سرفراز کنانیده کرناتک بجاگیرش تنخواه نمود۔ وبرائے نگاهداشت دوازده هزار سوار حکم کرد۔ چون مواد فساد از

رفتن شاہجی فرو نشست - افواج بادشاہی از محاصرۂ قلعۂ ماہولی برخاسته
مراجعت شاہجہان آباد نمود۔ ساباجی اننت بیگم و شاہزادہ ہا را از قلعۂ ماہولی
برآوردہ در دولت آباد رساند۔ و برائے سرانجام کار سلطنت ملک عنبر نام حبشی را
کہ تازہ وارد در دوکانی فرود آمدہ بود۔ آثار نیکبختی ملاحظہ کردہ تجویز نمود و درا
بر پالکی نشانیدہ بخانہ خود آوردہ قسم و عہد مضبوط گرفتہ بملازمت شہزادہ ہا فرستہ
رسانیدہ خلعت مدار المہامی دہانید۔ ملک عنبر انتظام ملک و سپاہ قرار واقعی
داد تا آنکہ سپہ حملہ باز مہم دکن مامور شد با او ستیزہ ہا آراست و زخم ہا برداشت و
افواج بادشاہی را تا نرید انہزمیت دادہ مراجعت بدار المقر خود یعنی دولت آباد
نمود و مہم بیجاپور پیش نہاد ہمت کردہ تا موضع بہاسور کہ مکان شنبہو مہادیو است
بجمعیت شصت ہزار سوار تاخت آورد و از آنطرف مرار جگدیو و شاہجی و شرزہ خان
و غیرہم سرداران بجمعیت ہشتاد ہزار سوار برائے مقابلہ برآمدند ملک عنبر از انجا
روگردان شدہ تا موضع بورہ گانون و تلی گانون عنان باز کشید و چون دریاے بہیرا
طغیانی داشت بر کنار آن ایستادہ التجا بجناب پروردگار آوردہ درخواست پایاب
نمود۔ بفضل قادر مطلق دریاے مذکور از طغیانی فرو نشست و لشکر ملک عنبر تمام
پا بآب عبور کرد۔ چون ہمگی جمعیتش آن طرف آب گردید دریا بدستور سابق موج زن
طغیانی شد۔ در آن افواج بیجاپور کہ متعاقب ملک عنبر پاشنہ کوب می آمدند۔
بر کنار دریا رسیدہ اینحالت مشاہدہ کرد کہ ملک عنبر ہمین ساعت عبور نمود و الحال
دریا بر سر طغیانی است متعجب شدہ آدم پیش ملک عنبر فرستادہ پیغام کردند۔ کہ
فضل الٰہی شامل حال شما است و خرق عادت شما دریافتیم باہم مصالحت وانند۔
ملک عنبر آنطرف کنار دریا استادہ از دو دوست بسر ہمہ ہا شدہ و سخنان چاپلوسی
گفتہ بدولت آباد آمد۔ سرداران بیجاپور متصل سوائی تلی گانون نزدیک احمدنگر آمدہ

خیمه زوند. مرار جکدیو و شاهجی مراجعت کرده به بیجاپور خزیدند. ملک عنبر این خبر
دریافته از دولت آباد شبگیر زده بر سر آن لشکر آمد و پال تالابے شکست که از سیل
آن تمام لشکر غرق و ورطهٔ هلاکت گردید. و در آن تفرقه دوازده سرداران لشکر بدست
سپاه ملک عنبر اسیر شدند. ملک عنبر بهر یک خلعت و اسپ داده رخصت کرد.
در وقتے که این واردات بر لشکر بیجاپوری گذشت. شاهجی در کرناتک بود. از
اطلاع این خبر مرار جکدیو شاهجی را طلبیده باخود گرفته با فوج کثیر بر ناکرگانون تعلقه
سادس در ضلع پونه خورد که در آنجا دریاے بهیما و اندرانی سنگم کرده اند رسیده
مقام نمود. چون روز دوشنبه اماوس بهادون ماه هندی سنه یکهزار و پانصد و شصت
و پنج از سالباهن کسوف آفتاب بود و آن روز را برسم هنود متبرک می دانند. و خیرات
در آن وقت از حسنات عظیمه می شناسند مشغول بخیرات و مبرات شد. و بست
و چهار مرتبه خود را در میزان کشیده هموزن خود را اشیار بر برهمنان ساخت مرار جکدیو
را فیل بچه خوش حرکات که او را بسیار دوست داشتے فرمود این را هم موزون نمایند
همه ها حیران ماندند شاهجی ظاهر کرد خود متوجه پرستش و پوجا باشند من تدبیرے نموده
این بچه را موزون میکنم. حکم کرد که کشتی را در آب عمیق بهیما کشند. و بالاے آن فیل
بچه را سوار سازند. کشتی بقدر بار آن در آب فرو رفت. خطے بر کشتی کشیده فیل
بچه را از ان کشتی بر آورده موافق آن سنگریزه ها در آن کشتی پر کردند تا کشتی بقدر
خط نشان در آب فرو رفت. پس آن سنگریزه ها را بطلا و نقره و مس ها وزن کرده
بزنار داران و محتاجان خیرات کردند. از ان روز آن موضع که به ناکرگانون مشهور بود
به تولاپور نامزد شد. و آن موضع هم به برهمنان انعام گردید. و موضعی دیگر که بر
قریب آن واقع هم به بخشش آمد. چون از خیرات فراغت یافتند بانتظام مملکت
متوجه شدند. از آنجا که در سنه یکهزار و دو صد و شانزده سالباهن سال کرنام

سمت سه جماعه حبشیان قلعه چاکن را ملجا خود ساخته غارتگری و قزاقی شیوه داشتند- نظام شاه به تنبیه حبشیان پرداخته متصرف شده بود از نبودن مدار کار درست و تفرقه شاهجی باز مفسده مجتمع شده سر بشورش برداشتند و باتفاق قانون گو یعنے دلیپانڈیه پونه که از نواح بهیا وقفیت داشت گرد- فساد انگیخته از احمدنگر تا سرحد دابے و سروای بے چراغ ساختند- مرار جگدیو برلے تادیب آنها رابے راؤ دیوان را مامور کرد و او دران ضلع رفته متمردان را بسزا رسانید و موروماں دیورا که سرمنشاء فتنه بود دستگیر کرده میخ آهنی درناخنهاے او کرده محبوس ساخت- و قلعه پونه را که ملجاے آن مفسد بود مسمار نموده قلبهٔ خر راند و متصل آن قلعه بهو مشور مرتب ساخته بدولت منگل نامزد گردانید چون آن ملک ویرانی و خستگی کمال داشت و از حسن تردد شاهجی شهرتے در آفاق بود- مرار جگدیو آن همه ملک را از سرحد پونه و قلعه چاکن تا سرحد وای و سروای و سوپی و اندا پور و جاوکیز بجاگیر شاهجی متعلق ساخت و شاهجی آن همه ملک به داداجی کوند دیو کلکرنی یعنے منجم و قانون گوئی پرگنه ملهتی و نوردی و هولے کالو که مردے ترددکار دیانت‌دار مالگذار بود سپرد نمود و یک هزار سوار پاگاه یعنے طویلهٔ خاص منجملهٔ آن پانصد راس نر سوار و پانصد راس ماده سوار تعین ساخت و بارگیران معتمد مقرر کرد و سیدی هلال حبشی را سرغنهٔ آنها نموده خود جانب بیجاپور عطف عنان داشت و هنگام رخصت با داداجی پنته اشاره کرد که زوجهٔ ما با طفل نونهال که سیواجی نام دارد در قلعه شیونیری است پیش خود طلبیده بخبرگیری و تیمار و تعلیم پردازد- چنانچه داداجی بر طبق گفته شاهجی سیواجی را در پونهٔ خورد که از سر نو آباد کرد آورده متصل مکان خود مکانی علیحده ترتیب داده باعزاز و اکرام نگاهداشت- چون مرار جگدیو از نظم و نسق این ضلع و ڈھبی حاصل کرده جانب بیجاپور راهی شد- از اثناے راه موروماں دیو

تا بو یافته از قید گریخت و در موضع کلکره توابع جاگن آمده بخانه رگهناتهه بهت زنار
داری مخفی شد مرار جگدیو بعد رسیدن دربیجاپور شاهجی را برای استیصال مفسده آن
طرف روانه کرد و با قلعه کنک گیری جسیده محاربات نمود چنانچه در یکی از معارک
سنبهاجی پسر شاهجی بزخم تیر تفنگ کشته گردید و شاهجی ازین سبب پژمرده دل گشته
این را آثار ادبار از شامت جادو رای تصور نموده زنکه خود را که دختر جادو رای میشود
غائبانه طلاق داد و از پسرش که سیواجی نام دارد نیز نفرت گزید و علی الرغم آن دختری
از قوم مرهته موهته که خیلی حسین بود باسم توکا بائی تلاش کرده در نکاح خود آورد و از شکم او
پسری متولد شد نامش ایکاجی گذاشت و با او الفت مفرط بهم رسانده یک قلم از سیواجی
و مادرش کناره گزید دادا جی پنتهه به تربیت سیواجی سرگرمی داشت و استادان کامل
گماشت تا آنکه سیواجی در اندک فرصت از فنون سپاهگری و سواری اسپ وحید عصر شده
دادا جی پنتهه مورو مان دیو را که بخانه زنار داری مخفی بود سراغ یافته بعهد و پیمان طلبیده
پرگنات جاگن وغیره را تفویض نمود و از حسن تدبیر در اندک ایام رعایا را طمانیت داده
دیهات را آباد ساخت و آب رفته باز بجو آورد و از آنجا که خرابه سالها بود جانوران
سباع مثل شیر و گرگ بسیار پیدا شدند و از اذیت آنها آبادی متعذر شد مورو مان دیو
قوم ماوران را که در کوهستان مسکن دارند طلب داشته اجازت کشتن سباع داد و
متوقع انعامات نمود و در کمتر ایام تمام ملک بیخار گردید و سباع را نامی نماند ماوران را جمعی
کرده قول آبادی داد باین شرط که سال اول فی بیگهه یک روپیه و سال دوم سه روپیه و سال سوم
شش روپیه و سال چهارم نه روپیه و سال پنجم ده روپیه و سال ششم بست روپیه و سال هفتم
بدستور و بلیدان و سال هشتم موافق تشخیص عمال ملک غیر رسانیده باشند و قسمی مدارات
و نصفت را کار فرمود که تمام دزدان و ستمزدان دران ضلع نمانده میکنند کار خیر و نفس جو گردید مطیع
دزد چون شحنه شود امن کند عالم را * در قصبه کهراپور بازاری باسم سیواجی قرار داده بنامی

ترتیب داده درختهائے فواکہ از باغ بادشاہی طلبیدہ نشاندہ آن باغ را باسم شاہجی نام ساخت وتقید کرد ہر کہ ازین باغ برگے سبے اجازت مہاراجہ شکند دستش خواہند شکست اتفاقاً روزے خالے ذہین از دست داداجی پنتھہ یک دانہ انبہ از شاخ شکستہ شد ہمان زمان ہوشیار شدہ مستعد بہ بریدن دست خود گردید آخر مردمان باغ آمدند بپاس سخن خود طوقے از محنت ساختہ در گلوے خود انداخت ومعذرتنامہ بحضور شاہجی نوشت وعفو تقصیر خواست شاہجی ازین معنی بسیار محظوظ شدہ خلعتے عنایت فرستادہ دلجوئیہا نمود وبر ورماہہا وہفت صد ہون اضافہ کرد مدتے شاہجی در اضلاع بیجاپور بانتظام می پرداخت ومرار جگدیو راتق وفاتق مہمات حضور بادشاہ بود تا آنکہ پس از زمانے بہ بیانہ غیرے والیٔ بیجاپور برگشت زوجہ سلطان مرحوم بوسواس تسلط مرار جگدیو روزے او را بر دیو ڈہیے طلبیدہ تمید کرد چون او زنگ مجلس دگرگون دید از آب حوض کہ در صحن دیوان خانہ بود غسل کردہ دزنار خود شکستہ موے سر کلاہ کہ تعار ہندوان است از دست خود کندہ سنیاس یعنے ترک ماسوا اختیار نمود این حالتے است کہ برہمنان صاحب ہوش وہندوان آخرت اندیش قریب بمرگ مرتکب چنین حرکت میشوند وبپائے خود درآب یا در آتش ویا در خاک آمدہ ہلاک گردیند چون اجلش رسیدہ بود از اشارہ بیگم بیاسا رسید از کشتن او شیرازہ ریاست بیجاپور برہم خورد شاہجی درین اوقات تا دوازدہ ہزار سوار انتظام فرما ملک کرناٹک بود چون راجہ چنجاور راجہ مدہل نظر بقرب جوار مناقشہ میکرد وراجہ چنجاور اموال بسیار بتہاے بسیار جمع داشت راجہ مدہل استمداد از شاہجی خواست شاہجی بمعاونت او پرداختہ بعد تردد بسیار قلعہ را کہ تسخیر کردہ وہ دار داشت مفتوح نمود وخزاین وغنایم فراوان بدست آورد وراجہ چنجاور مقتول شد وبر اموال واسباب او شاہجی متصرف گردید راجہ مدہل شاہجی را برجا دہ استغنا دیدہ بسیر دار است راجہ مدہل کشتہ گردید ودولت ہر دو راج مع ملک چنجاور ومدہل بتصرف شاہجی درآمد وموجب مزید شوکت وحشمت او گشت

شاهجی بران ملک ایکاجی پسر خود را متصرف ساخته خود کوچیده در مهاراج گڈهی متصل بالاپور کلهار آمده استقامت گرفت ایکاجی را از بطن دیبابی منکوحه اش پسر بوجود آمدند و از ان باسم ساهوجی و شرفاجی لاولد از جهان فانی رفتند و پسر سیومین باسم توکوجی صاحب اولاد گردیده بدان ممالک متصرف ماند. درهمین ایام ملک عنبر مدار المهام دولت آباد ودیعت حیات سپرد صاحبقران ثانی شاهجهان فوجی جرار سر کردگی شاهزاده جوان بخت اورنگ زیب بهادر با تالیقی میرجمله فرستاده آنها دولت آباد را بحوزه تسخیر آوردند و باد شاهزاده مذکور باز ار ملک عنبر را که بر موضع کهرکی سیرگاه خود کرده بود حصارے کشیده باورنگ آباد نامزد فرمود. و آن صوبه انتظام واقعی داده جانب بیجاپور متوجه گردید از ان طرف شرزه خان وغیره سپاه بمقابله بر آمدند پادشاهزاده اورنگ زیب طرح داده مراجعت باورنگ آباد کرده بندوبست صوبه خاندیس و صوبه براڑ و صوبه اورنگ آباد قرار واقعی پرداخت درین عصر سیواجی شعورے بهم رسانده بکارهای مختاری خود خلاف رائے داداجی پنتهه - اتالیق خود کردن گرفت و موافقتے از شاهزاده اورنگ زیب بارسال تحایف و اطاعت احکام پیدا کرده و سرحد اطراف تاختن و غنیمت آوردن آغاز نهاد این معنی موافق طبع داداجی پنتهه نمی افتاد و ممانعت بسیواجی نظر برین که هفت ده ساله شده بود مفید می شد لاعلاج داداجی خود را مسموم ساخته جان داد و این امر موجب استقلال تمام سیواجی گردید خزاین و اموال شاهجی که تفویض داداجی پنتهه بود سیواجی متصرف گشته نگاهداشت بسیا نمود و بست و پنجهزار پیاده از قوم ماوڑے نوکر داشت کوکبه تهورا روز بروز تزاید گشت سیام راج نامی زنار دار را مختار مهمات کرده ورالکهو بلال امری را دار الانشا فرمود. رگهناتهه بلال راچکے نویس تمام جمعیت ساخت و مردم متدین را بجا بگماشت چون رشادت سیواجی بر شاهجی پدرش معلوم گردید

سرور گشته سند آنملک بنام سیواجی فرستاده دلجمعی اندوخت. سیواجی از طرف
پدر مطمئن گردیده بانتظام ممالک متعلقهٔ ایلغی پرداخته پایهٔ استقلال کمال افشرد و درین اثنا
شاهزادهٔ اورنگ زیب را از پیش آمد دارا شکوه سوء ظنی با پدر بهم رسید بقصد هندوستان
تالیف سرداران ایجاد و فراهمی افواج مرکوز خاطر نمود و بسیواجی نشان فرستاد که بالفعل
عزیمت جانب هندوستان تصمیم یافته او هم با فوج شایسته همراه رکاب شود و اگر در
رسیدن خود مضایقه داند سیامراجی را سرگروه جمعیت شایسته نموده تعین رفاقت سازد
سیواجی بر مضمون نشان مطلع گشته سر باطاعت فرو دنیاورد بلکه نشان را بدم سگ بسته
در شهر تشهیر کرد و ایلچی را بسخنان درشت که بریدن تیغ کشیدن خوب نیست مخاطب ساخته
به بیعزتی رخصت نمود چون شاهزاده را کار سترگ درپیش بود و بیلغار میرفت تدارک
این حرکت موقوف بر وقت گذاشته تغافل فرمود و بعد ملازمت حضرت صاحبقران
زن ادداراجم دیسکهه را که بعد کشته شدن شوهر مصدر ترددات شایسته همراه اودوسے
گیهان پوسے شاهزاده گشته بود بخطاب رائے باگن نواخته سند دیہلے پرگنه ماہور
متعلقه برار مرحمت نموده جانب سیواجی رخصت انصراف بخشید. اما چون بادشاهزاده
اورنگ زیب را در هندوستان کارهاے عمده درپیش گردید و ملک دکن دور
افتاد استقلال سیواجی روز افزونی گرفت و خبر تسلط عالمگیر بادشاه شنیده ماسے
رز نیلکنٹهه را و نظام شاهی ساکن پورندهر در قلعه کر کوشه طلبید چندے آنجا استقامت
گزید که فیمابین برادران نیلکنٹهه راو منازعت برخاست بیلاجی نیلکنٹهه و سنکراجی نیلکنٹهه
برادران نامبرده که از تسلط برادر کلانے معاش به تنگی داشتند مخفی با سیواجی ساخته
قابوے وقت می جستند تا آنکه ایام دیوالی نزدیک رسید نیلکنٹهه راو بصلاح
برادران منافق سیواجی را براے ضیافت طلبید که فیمابین پدر شما و ما قرابت است.
جدائی ما بخاطر راه نداده تصدیع فرمایند و طعام ماحضر تناول کنند سیواجی گفت تنها آمدن

ما بجز رفیقان موافقت نمی کند لهذا با چندکس معتمد اندرون قلعه رفته با نسه روز
مشغول بعیش و عشرت ماند روز سیوم کرنیلکهنته را از ماندگی ضیافت و شب بیداریها
کوفت بهم رسانده سر بر بالین گذاشت هر دو برادرانش قابو دیده سیواجی را آگاه
ساختند و بخانه نیلکهنته راو بی باکانه درآمده او را از بستر خواب دستگیر نموده و حلقه های
نقره که در پای زن او بود برآورده بجایش زنجیر آهنی انداخته روبروی سیواجی
آوردند سیواجی این امر را مغتنم دانسته هر سه برادران را نظر برین معنی که سگ زرد
برادر شغال همان لحظه بحال گذاشته قلعه را در ضبط خود آورده و همه حرام نمکان را که در فساد
شریک او بودند از آن قلعه اخراج نموده بجای آنها مادران راو پکار داشت و حواله داری
آنجا بکهولا نامی و انباجی رکهناتهه مقرر نموده و بر اموال و اجناس آنجا قابض و متصرف
شده محبوسان را بعد سه روز سر داد پس از آن برادر توکائی را که زوجه دیگر شاهجی بود
بتقریب ملاقات رفته بدست آورد و برسی صد راس اسپ پاگاهش قبضه کرد و قلعه چاکن را
که در تصرف کسان داداجی پنتهه بود مستخلص نمود و هر کوجی ترسال را به نهانداری آنجا گذاشت
و محالات اطراف آن را بکاسی راو دیسپانڈیه متعلق ساخت و در همان نزدیکی راج گڈه
و سنجولی و سویلا مسخر کرده بتعمیر و ترمیم آن پرداخت و مورو بهل از قوم تلنگه را نوکر داشته
تعیین راج گڈه نمود و سپس سه قلعه از نظام شاه بنام تورنا و برچند گڈه و غیره مفتوح
نموده بر خزاین بادشاهی دست یافته منجمله آن دو لکهه هون داخل خزانه کرده باقی بسپاهیان
بخشید درین اثنا فرمان والی بیجاپور متضمن بر تالیف سیواجی صادر شد که بی اجازت
بر خزاین قلعجات متصرف گشتن و رعایا را ایذا دادن خوب نیست بهر حال از حرکات
گذشته نادم گشته بحضور باید رسید مشمول عواطف خسروانی خواهی شد سیواجی
از رسیدن فرمان فی الجمله راغب برفتن بیجاپور گردیده مشورت از زن خود کاسی بائی
نام نمود او صلاح نداد و گفت که با وصف حرکات شنیع مورد مراحم از بادشاه گشتن

دور از عقل است اولی این است که بمقسوم راضی بوده مختار سے خود را از دست
نباید داد درین گفتگو خطے از شاه‌جی با یک قبضه شمشیر بیش بها و زره و خود و بکتر مرجان
بسیواجی رسید در ورود این تحایف دلیل فیروزی دانسته قوی دل گشته بتسخیر قلعجات
و تاخت و تاراج مفسده همت گماشت خط جمعه‌داران سورکرد کوندور رنجیر بے
کروراج پور مشعر باین مضمون رسیدند که اگر جانب کوکن تیغ لشکر می آورند باهمه
متفق شده تسلیم الکنه مینمائیم سیواجی آن جانب شتافت و باتفاق جماعه آنجا اول
قلعه کهوسول را مفتوح نمود در جاهاے مسور کڈه وغیره را تسلی داده آبادان ساخت
و دران ضلع تهانجات مستحکم گذاشته سیواپور آباد کرد داجی سومنات نامی زنّار
دار را آنجا گماشت و رگهناته بلال را بحراست کوکن مامور کرد و پیلاجی پنتهه را به پیش
دستی خود داشت و سومناته پنتهه را نیز قلعه ویری سپرد گویند دران ایام هفتصد
جوان نجیب بتلاش نوکری وارد شدند سیواجی جواب داد که در سرکار ما گنجایش نیست
جاے دیگر روند گوماجی نایک نامی که از مصاحبان سیواجی بود گفت سرداران
اولی العزم را لازم نیست که امیدواران را یک قلم مایوس سازند اگر گنجایش نباشد
چندے نوکر داشته بتقریب تخفیف باید نمود سیواجی را این سخن خوش آمد وهمه را
در یکروز نوکر داشت و آنها قبایل خود از بیجاپور طلبیده سکونت گزیدند و آن همه
تعین راگهو بلال که بضلع داری کوکن مامور بود شدند سیواجی شنید که چندرراو موره‌ها
زمیندار قصبه جاولی متصل مهابلیشور از بلج گهران بیجاپور دختر صاحب جمال دارد
رگهناته بلال را با صد نفر پیاده و بست و پنج سوار بسفیر مقرر کرده پیش چندرراو فرستاد
و اول مرتبه بخانه هنونت راو دیوان چندرراو رفته قابو دیده حین ملاقات خنجر
[illegible] سانیده کار شخص باتمام رسانیده خود سلامت بدر زد هر رسید سیواجی
[illegible] خبر مسرور گشته بخلعت فاخره نواخت و خود با جمعیت چهل هزار از قوم

مادری وغیره تاخت آورده متصل مهانیثور خیمه زده در کهناته بلال با جمعیت دیگر
از گهاٹ انتور عبور نمود قلعه جالنی را در محاصره گرفت و در عرصه دو پاس -
مفتوح ساخته سرداران عمده را باسیر آمده و باجی رائو و کشن را که بعمر پانزده
شانزده ساله بودند گرفتار کرده بجیون گاؤن فرستاده بقتل رسانید و چندی را
دستگیر نموده قلعه کلیان را مسخر ساخته انباجی سون دیو را به بندوبست آنجا گذاشت
و دختری صاحب جمال را در یغما بدست آورده بنظر سیواجی گذرانید سیواجی گفت
که اگر مادر من این چنین صورت میداشت چه خوش بودی تا من بسیار خوش میشدم
آن دختر را بمنزله دختر خود دانسته ملبوس وغیره انعام داده بخانه مادر و پدرش فرستاد
و از آنجا کوچیده برای گڈه آمده بترمیم آن پرداخت و انباجی پنته از نظم و نسق کلیان
فراغت بهم رسانده بموجب ایما بهانوری چسپید و آبادی آن را که اکثر از قوم گوجر بود
نهیب آورده اموال بسیار فراهم نموده کانهه رلسے سردار آنجا را مقید کرده رعایا
قول آبادی داده بحضور سیواجی حاضر شد سیواجی مع جمعیت انباجی پر وہان گڈه محاصره
نموده تا قفیه بر محصوران تنگ ساخت. کیسر سنگ حارس آنجا از فرط غیرت قبایل را
جوهر نموده جان داد مادرش ضعیف با دو کودک صغیر اندرون قلعه گوشه نهانی گرفته
ماند. بعد افتتاح قلعه سیواجی متوجه سیر حصار گردید که خاری از خار زار راه بکنج پالکی
خلید سیواجی در آنجا توقف کرده بحفر آن زمین حکم کرد از آنجا بست و دو سبوچه پُر از
جواهر و چهار کڑاه آهنی ملو از اشرفی و هون بر آمد چیکی بر آن قایم کرده اندرون
قلعه را رفت نگاهش بر مادر کیسر سنگه افتاد سیواجی از پالکی فرود آمده سر بپایش نهاده
معذرت خواست و به پالکی سوار ساخته در خانه آورده بعد چندی شصت سوار همراهش
داده بمسکنش رسانید و در همان ایام کسلی بمزاج سیواجی عارض شد زیارت مکانهای
معتبر که آفاق نهاد تا آنکه مزاجش بر نهج اعتدال آمد هنگام مراجعت از بری بر سیو رکه

کرساونت که سر بشورش برداشته بود رجوع آورده با سیواجی ملاقات کرد
سیواجی او را ملازم داشت و بر هنمای او بر اکثر قلعجات بادشاهی و مساکن صعب المسالک
دست یافت و راجاپور را که از آبادی عمده بود تاراج نمود سورجی راؤ زمیندار سنگاپور
و کوند الکر تاب استقامت در خود ندیده راه فرار گزیده در جزایر فرنگیان جا گرفتند سیواجی
قلعه پهور را نقب زده از باروت پرانیده متصرف گشت چون اینهمه اخبار انصراف
سیواجی بر قلعجات معروض درگاه خلافت بیجاپور رشد یرلیغ جهانمطاع بنام شاهجی
پدرش که در اطراف کرناتک بود بتاکید تمام صدور یافت که پسر خود را از دراز دستی
بگستاخی باز دارد شاهجی معذرت نامه مشعر بر شکایت ناهنجاری پسر و بیزاری خود
از وی بقلم آورد و گویا باین بیت دل آویز گردید ؎ دور باید کرد فرزندی که ناقابل بود
گرچه ناخن جزو تن باشد بریدن لازم است ؛ بنابران از پیشگاه خلافت عبد الله خان
پهلواری با دوازده هزار سوار جرار جهت تنبیه سیواجی روانه شده متصل وائی رسید
سیواجی بدریافت این خبر عیال خود را در پرتاب گڈه گذاشته با جمعیت مادری ها
وغیره قریب شصت هزار نقاره مقابلت نواخت عبد الله خان کشناجی بهاسکر دیوان
خود را نزد سیواجی فرستاده سخنان حلت آمود بمیان آورد و پیغام کرد که بدل جمعی
تمام ملاقات نماید و باتفاق من بحضور بادشاه رفته دولت ملازمت دریابد سیواجی
جواب داد که بیرون قلعه پرتاب گڈه خیمه استاده میکنم اول در ینجا تشریف فرموده اینجانب
را بعهد و پیمان راسخ مطمئن نمایند بعد ازان هرچه مرضی مبارک خواهد بود تعمل خواهم آورد
و نیز کشناجی را از تحایف و انعام و توقعات بسیار از آن خود ساخت همراهش گوپی ناتهه
ساکن هین دری را که متصل ساسور است از طرف خود بصیغه وکالت داد آنها پیش
عبد الله خان رفته آمدن به پرتاب گڈه قرار دادند گوپی ناتهه از کارگر شدن افسون
وقرار مدار آنجا بموکل خود نوشت سیواجی قلعدار پرتاب گڈه را فرمود که بیرون قلعه پرتاب گڈه

محاذی دروازه در نشیب بروج خیمه استاده سازد واز فرش و پرده و سائبان
زربفت آراستگی تمام دهد . ودو ارده هزار مادران را مخفی اشاره کرد که به
بهانه قطع جهاڑی در جنگل ره گذر جاولی میان سعاب جبال متوازی بوده منتظر صدای
توپ باشند وچون صدا بگوشش رسد همه بر لشکرش تاخت آورده تاراج
نمایند و برفقا ایما کرد که هرگاه عبد الله خان در خیمه خواهد آمد ما کار او تمام خواهیم
نمود قلعدار قلعه بیجر و ملاحظه ملاقات اتواپ قلعه سر دهد الحاصل عبد الله خان
بنگاه خود در لشکر که متصل وائے بود گذاشته کهنڈوجی هندکر را که هراول فوجش
بود باخود گرفته بطرف جاولی روانه شد و بیلداران را برائے قطع جهاڑی مامور
نموده قطع مسافت آغاز نهاد که فیل نشان او یکایک خود بخود بایستاد بسے جهد وجهد
جهد نمود حرکت نکرد و قدم پیش نگذاشت مردمان تجربه کار این امر را از قبیل
شگون بد دانسته بممانعت پیش آمدند واز موقوفی اراده گفتند از انجا که قاید قضا رسن
در گلوے عبد الله خان بسته میکشید پروائے سخن آنها نکرده گفت که چشم فیل بمیل
برآرند و بر فیل دیگر نشان داشته راهی شد واز گذر گهاٹ انوز عبور نموده بر
موضع کوهی پاتری که در دامنه کوه است متوقف گشت واز انجا کشناجی دیوان خود
را وگوپی ناتهه وکیل سیواجی را فرستاده پیغام کرد که من تا اینجا آمده ام شما
بدلجمعی تمام آمده ملاقات نمایند سیواجی جواب داد که من خیمه نصب کرده منتظر
قدوم والا نشسته ایم منت بجان گذارند ومجوز نقل و تحویل اسباب ضیافت
ازینجا تا آنجا نشوند بیشتر ازین چه حکم الحاصل روز دیگر عبد الله خان فاضل خان پسر
خود را بنگاه و بهالی لشکر و بنگاه گذاشته خود جریده پالکی سوار بطرف پرتاب گڈه
رهگرا شد چون قضا فرا رسیده بود بسر رشته احتیاط از کف داده با سی و دو نفر
بهوئی یعنی کهاران و پنج خدمتگار و کشناجی دیوان وگوپی ناتهه وکیل بر کوه برآمده

متصل پرتاب گڈه رسید سیواجی در غار سے که متصل خیمه واقع بود چهل کس دلاور
شمشیر زن فعل سنباجی و کاوجی و بیروجی و فرزند و سورن مجالا دجیو مجالا انگاه داشته
ملقین کرد که منتظر معامله باشند و بر وقت از غار برآمده جهد و افی بکار برند و خود زره
و بکتر و خود پوشیده نیاز حق بجا آورده شمشیر و خنجر و پیٹه و بچهوه و باگنک و غیره حربه ها را
بر خود راست کرده مستعد گشت و همه مردمان را هوشیار ساخته خود بخدمت والده آمده
سر بپا نهاده رخصت خواست و دعاے فتح و فیروزی استدعا نمود و دران و
گوجر جهار و پیلاجی پنتهه و نیلو پنتهه و غیره تا نزده سرداران را طلبیده دست سیواجی
بدست آنها داده سپرد نمود و جیو معالی نامی دلاور را که بران اعتماد تمام داشت بر دروازه
تعین نمود و درین اثنا گوپی ناته وکیل آمده ظاهر کرد که عبد الله خان معه کشناجی دیوان
در خیمه داخل شد سیواجی همچنان مسلح بدلیری تمام روبروے عبدالله خان آمده سلام
کرد و چون خان موصوف تعارف نداشت از دیوان خود دیگر پرسید که سیواجی همین است
بعد ازان برزبان آورد که ملک را تاخت و تاراج کردن و قلاع بادشاهی را متصرف
گشتن از چه راه خواهد بود سیواجی جواب داد که از سابق برین قلاع و دیار مفسدان
و متمردان بودند تا آنها را دور کرده ملک را از خس و خار پاک نموده ایم قابل تحسین و آفرین
ایم نه مستوجب غضب و نفرین عبد الله خان گفت خوب انچه شد شد حالا قلعجات را
بما سپرده قصد ملازمت حضور بادشاه کرد سیواجی گفت ... فرمان بادشاهی که بنام
من باشد نیابند تا رسر گذاشته اطاعت امر بجا آرم درین اثنا کشناجی دیوان گفت
که حالا در پناه خانصاحب آمده ایبادل عفو تقصیرات کنایند بعد ازان توقع فرمان
بنام خود دارید سیواجی جواب داد که من و خان سپرده ملازم حضرت بادشاهیم خانصاحب
عفو تقصیر با چه خواهند کرد با بے از گفته شما انحراف نیست من سر خود را درکنار خان
می نهیم این گفت و از خان بغلگیر شد بوقت بغلگیری عبد الله خان سیواجی را درکنار گرفته

خنجری زد چون زره در بر داشت کارگر نشد سیواجی پیچ و تاب خورده دست بچهوه
پنجه آهنی که در دست داشت بر شکم عبدالله خان زده شکمش درید و خود را از چنگل او
رهانید عبدالله خان شکم را از شال که پوشیده بود محکم بسته شمشیر کشیده بر سر
سیواجی راند خود بود دو پاره شد و زخمی سبک بر سر رسید سیواجی جدا گشته بضرب
پته عبدالله خان را دو پاره ساخت افغانی که بخدمتگاری عبدالله خان همراه بود پا
بمقابله گذاشت باناجی بانوخسر سیواجی کارش تمام کرد کشناجی دیوان از معاینه این
حال ضربی بر سیواجی زد ایساجی بکام رفیق سیواجی او را بر خاک غلطاند کهاران نعش
عبدالله خان را بر داشته راه گریز گرفتند مردم سیواجی هجوم آورده سر عبدالله خان
بریده مع توشه زر که بر سر داشت از دروازه قلعه آویختند اکاجی وغیره جوانان
که در غارها خزیده بودند بدر جسته تاختند و درین زد و خورد دو دست تیر تفنگ بگوپی نا
وکیل رسید اما سلامت ماند و بموجب اشاره جوانان ماوری که در شعاب جبال و دریوزه
و مغاک پنهان بودند بر آمده بر لشکر غافل عبدالله خان تاخت آورده غارت کردند همه
غنایم با نها تسلیم گردید و دوازده هزار اسپ و اتیال و نشان و نقاره بضبط در آوردند
قبایل و پسر عبدالله خان از کدر کوتنا راه فرار سر کردند همه بنگاه بغارت رفت کهندوجی
هراول لشکرش بکار آمد سیواجی بفتح و فیروزی مراجعت به پرتاب گده کرده سر بقدم
والده گذاشته شکر ناصر حقیقی بجا آورد و گوپی ناته وکیل را ده لکهه هون انعام بخشیده و
موضع هین دره تعلقه کری تهان مضاف پونه متصل ساسور بجاگیرش تنخواه داد و راوجی
را بعلاقه داری راجاپور مامور کرد چون از رقعه او ناروجی نامی قوم پربهو را که خوشنویس خفیه
مرهتی بود از درخواست نمود او عذری اندیشیده نفرستاد سیواجی بتقریب شکار سوار
شده بخانه راوجی رفته ناروجی را همراه خود آورده اسپ و خلعت بخشیده در انشار کار
خود با متعلق ساخت و کانهوجی نامی قوم ڈالیار را بعهده نگاری او مقرر کرد ناروجی در

چند ایام از رسائی خود خلل در مزاج سیواجی کرده محسود اقران گشت سیواجی او را از آمد
و رشد جا با و در خور د با اغیار ممانعت کرد تا محفوظ ماند دلپت رائو نامی دیسکهه قصبه پکال
که از مدت بید خل بود خود را در پناه رائے باگن کشیده او را بحمایت خود خواسته مصدر
شورش گردید سیواجی از اطلاع این معنی جمعیت بر گذرها فرستاده طرق را محکم ساخت
دهورکر و راج نائل و جسونت رائو و ماناجی و بسواس راو و تکرائو و دیبک رائو و غیرهم زمینداران
اطراف را بهمرہانی و مرحمت از آن خود ساخته تعین نمود که بر گذر عمر کهیند مستعد بوده نگذارند
که رائے باگن قدم گذارد چون رائے باگن دران نواح رسید احدی را با خود موافق
ندیده زبون گردید همه باتفق گشته صحرا را آتش از چهار طرف زدند و رائے باگن را اسیر
نموده نزد سیواجی آوردند سیواجی پاس منصب خاندان او منظور داشته باحترام رخصت
موطنش داد نامدار خان نامی افغان از رفقائے رائے باگن ازین حادثه راه فرار
گزیده خویش را پیش ولیپ رساند الحاصل ستارهٔ اقبال سیواجی هر روز در ترقی بود
جمیع سرداران و زمینداران دکن امن در متابعت دیده بنائے موافقت گذاشتند
ستاره و چندن و وندن و غیره گڈه ها تا سرحد وسال گڈه و کهیل گا تو و را مکنا و سدهه گڈه
و بهیل گڈه تا سرحد سو و مبیا و یجیو ر تصرف سیواجی در آمد دار المقر خود بنالا گڈه قرار داد پسر
عبد الله خان مقتول که از پرتاب گڈه راه گریز سپرده بود بلباس درویشی پیش والی
بیجاپور رفته احوال تباهی معروضداشت حکم شد تا که عیوض خون پدر نکند خواب و خور را
حرام شناسد سیدی هلال با جمعیت هشتاد هزار سوار بهمراهی افضل خان پسر عبد الله خان
بقصد استیصال سیواجی تعین کردید چنانچه به یلغار رسیده بنالا را که سیواجی در انجا اقامت
داشت محاصره کردند سیواجی بوقت شب با جمعیت هشت هزار سوار شبخون نوعی زد که شیرازه
جمعیت مجموعی آنها گشت آخر بفاصله هشت گروه از قلعه خود را مجتمع کرده خیمه زدند کوچی
کوچی از ولاوران سیواجی چون دران شبخون ترددهائے رستمانه نموده داد تهوردادند

سیواجی او را بہ تاب راؤ مخاطب ساختہ صاحب نوبت گردانید و بسیار مکرمت فرمود
افضل خان وغیرہ لشکر بیجاپور از مقابلہ سیواجی طرح دادہ بباون گڈھ چسپیدند و بر کوہچہ
کہ متصل آنست متصرف شدہ تیرے بستہ توپ گذاشتند گولہ توپ اندرون قلعہ رسیدہ
تزلزل در آبادی آن انداخت سربیک جی اٹکلیا قلعدار آنجا بود خواہان کمک شد
۴۰ سیواجی ہشت ہزار سوار ماوران را در گڈھ مضبوط کردہ خود بوقت شب با جمعیت چہل سوار
سواہیو رچال حریف زدہ خود نمودہ جانب وسال گڈھ روانہ شد چون فیمابین باون گڈھ
و وسال گڈھ روانہ شد فاصلہ سہ و نیم کاواست و کاو در اصطلاح اینہا مسافت چہار
کروہ جریبی را میگویند بقدر دو نیم کاو در ظلمات شب طے کرد و فوج بیجاپوری مہتابہا
و مشعلہا روشن کردہ در تعاقب بود و تنگنائے از کوہستان کہ در اصطلاح دکن آنرا گھنڈی
گویند پیش آمد و سپیدۂ صبح آشکار گردید سیواجی باجی پربھو را مع جمعیت ہشت ہزار سوار
بر سر آن تنگنائے قایم کردہ خود باطمینان تمام مسافت چہار کروہ سہ قطع نمودہ داخل
وسال گڈھ شد و از انجا توپ سر داد باجی پربھو کہ تا یک و نیم پاس بمقابلہ افواج بیجاپوری
پائے استقلال افشردہ بود بر داخل گشتن سیواجی اندرون قلعہ مسرور گشت افضل خان
و سیدی ہلال و شرزہ خان وغیرہ سرداران بیجاپور چپقلش مردانہ کردہ نوبت جنگ بکوتہ
یراقی رسانیدند تا آنکہ درین نبرد ہفت صد کس از طرفین بہشت مرگ چشیدند باجی پربھو
زخمہا برداشتہ در جنگ گاہ افتاد و رفقائے او او را در کوہستان بردہ متواری ساختند
فوج بیجاپوری آن تنگنائے را بدلاوری طے کردہ متصل وسال گڈھ رسید چون دران
نواح آب بقدر لشکر نبود یاراے قیام در خود ندیدہ بازگردیدہ بنالا آمد و محاصرۂ بنالا
عبث دیدہ ناکام مراجعت جانب بیجاپور نمود سیواجی را چون از فوج مخالف دلجمعی
بہم رسید بہ تیمار زخمیان خصوص باجی پربھو پرداختہ در آبادی رعایا توجہ گماشت و راگھو
منتری را بہ بندوبست آنجا مقرر کرد و ظل سبحانی عالمگیر بادشاہ بر غیرہ دستی سیواجی اطلاع

یافتہ شایستہ خان صوبہ دار دکن را برائے تنبیہ آن خود سر امر فرمودند او با جمعیت ہشتاد ہزار سوار در ملک سیواجی در آمد نمودہ اکثر قلاع خفیہ را مفتوح ساختہ در پونہ آمدہ میان راج باڑی کہ محل سکونت سیواجی بود فرود آمد و سیواجی در راج گڈہ قیام داشت از استماع این خبر بر خود پیچید و با جمعیت ششصد جوان دلاور قریب راج باڑی بفاصلہ چہار کروہ وقت شب رسیدہ و بر شاخہائے گاوان ہزارہا مشعل بستہ و سیامراج را بجمعیت دوازدہ ہزار سوار بہ پشت گرمی آنہا گذاشتہ خود حمد و با نہا را بر دیوار راج باڑی چسپانده با ششصد کس بر رفت شایستہ خان کہ مست خواب بود رسیدہ شمشیرے راند کہ از ان ضرب انگشت ہائے شایستہ خان قلم گردید عورات محل در شادوش بر داشتہ در مکانے محفوظ پنہان داشتند سیواجی از انجا بدر جستہ قاضی زادہ را بگمان شایستہ خان از ہم گذراند و مشعل ہا را کہ بر شاخہائے گاوان تعبیہ کردہ بود روشن کردہ جانب لشکر شایستہ خان سر داد۔ چون بگمان شبخون تفرقہ در لشکر افتاد و مردم متوجہ روشنی شدند دوازدہ ہزار سوار کہ پنہان عقب گاوان بودند بر لشکر افتادہ تارتار ساختند سیواجی مظفر و منصور جانب بلیلے رفت و جمعیت او ہم موافق اشارہ اش ہمانجا فراہم گشت شایستہ خان ازین شکست فاحش کہ دوبارہ زندگی یافت استقامت متعذر دیدہ راہ شاہجہان آباد گرفت سیواجی بر نندہ ماندن شایستہ خان متاسف گشتہ بیلغار جانب بندر سورت دویدہ آن آباد را تاراج ساخت و فراوان امتعہ از زر و جواہر و دیگر اجناس غنیمت کرد درین اوقات والی بیجاپور فرصت مغتنم دانستہ سیامراج را برائے تسخیر ملک مامور ساخت او تا مہار کوری گاؤن قیام ورزیدہ موجودات جمعیت دید سیواجی را در ہمان ایام خیالے مرتسم خاطر گشت کہ جہان فانی است و مستلذات دنیوی سریع الزوال اولے اینست کہ براہ راستی سلوک باید کرد۔ و خود را در زمرۂ چہتریان کہ اعلے ترین اقوام ہنود اند داخل باید کرد چون این اندیشہ تصمیم یافت رگہناتہ راؤ نامی زنار دار را کہ بہرہ از قابلیت داشت خطاب پنڈت ماؤ دادہ

ممنون گردانید و سیواجی پنتهه را بنائے یعنی عدالت گستر مقرر کرد و برهمنان کوکن را بقدر حیثیت
معاش قرار داده هر یک را برائے عبادت رخصت خانه ها داد و برهمنان زیارتگاه مثل بنارس
وغیره امکنه متبرکه را بقدر احتیاج وگذران معاش تعین نموده بسبیل آن سالیانه مقرر کرد و در
بتخانه ها مصارف چراغ وگل وغیره سامان پوجا یعنی پرستش قرار داد و زنارداران را نیز کار
پیشه را بقدر حوصله و حال کار و خدمت فرموده شستر دفاتر به پربهوان یعنی اقوام کایت
متعلق گردانید و مرهته هائے ذی شخصیت را از علم و آفتابے و نوبت نواخت و انتظام قلعجات
و ممالک بآئین بهین نمود سرکردگی ده نفر بیک کس متعلق کرده نایک نام نهاد و بر سر
نایک یک جمعدار که خبرگیران سی نفر باشد مقرر کرد و همراه جمعدار یکنفر مشعلچی تعین ساخت
و بر چند نفر جمعدار چرکی نویسی از قوم کایت گماشت و تعمیر شکست و ریخت عمارات گدهی و قلاع
و حصار دیهات به برابهه فرموده سرکردگی آنها بهیروجی فرزند خود نامزد کرد و سپه سالاری
فوج بانکوجی خسر متعلق گردانید و یکے را بر دیگرے تسلط داشت که در وقت بغاوت سرکوب
همدیگر باشند درین اثنا محکم سنگه نامی راجپوت از منصبداران بادشاهی بجمعیت ده هزار سوار
قابو دیده بر سر سیواجی تاخت آورد سیواجی مطلع گشته پرتاپ راؤ بخشی را بجمعیت هشت هزار سوار
بپرسش گماشت چون التقائے فریقین شد کشش و کوشش فراوان بکار رفت آخر محکم سنگه
بقتل رسید و اسباب لشکرش با اسپان پایگاه دست خوش پرتاب راؤ گشته داخل سرکار سیواجی
شد از استماع اخبار غلبه روزافزون سیواجی عالمگیر بادشاه فکر استیصالش مصمم نموده فوجے
شایسته بسرکردگی مرزا راجه جی سنگه و دلیر خان افغان تعین نمود آنها بیلغار رسیده در پونه
قیام گرفتند سیواجی از دریافت این خبر خواست که بصلح گراید و اینهمه سرداران را که اکثر هم مذهب
اند ملاقات کرده با خود متفق سازد چون امرے از پرده غیب ظاهر شدنی بود این خیال در دل
مرزا راجه جی سنگه نیز گذشت پیغام فرستادند که اطاعت ظل سبحانی موجب ازدیاد اقبال و
سعادت است باید که بدل جمعی و اطمینان بوساطت ما ملازمت حضور را مستعد باشد که ما و شما

بند و وهم مذہب ایم دنیا بین پاس دہرم وآئین خواست سیواجی براین سخنان که خالی از ساختگی
بود راغب مصالحت گشت دلیرخان برین مشورت راضی نشد وخود پیش قدمی کرده پورندہر را
گرد گرفت حمله نمود از انجا دادا نامی پربہو که با جمعیت دوازده ہزار سوار حارس قلعه بود هفتصد
کس جرار را ہمراه گرفته از قلعه برآمد و با مورچال دلیرخان آویخت و بحدی شمشیر راند که تا خیمه
دلیرخان رسیده پانصد تن مغلیه را از نیزه وشمشیر برخاک غلطاند دلیرخان از خیمه برآمده
گفت آفرین ہزار آفرین من از ملاحظه تہور تو محظوظ شدم اگر مسلمان بشوی امان میدہم
داداجی جواب داد که ما را امان شما بچکار می آید اما آفریننده باید از خداوند نعمت قدیم برگشتن
و برائے زندگانی سہل دین نامعلوم گزیدن عین بے عقلی است گر خصم بیشمار شود آنروی ترس
آنکس که جان ستاند وجان میدہد یک است ٭ این بگفت وقدم بیشتر نہاد خواست که ضربے
بدلیرخان رساند دلیرخان سبقت نموده تیرے بر وزد ودیگران ہم ریخته کارش تمام ساختند دران
معرکه سی صد جوان دلاور به پہلوے یکدیگر رقص بسمل نموده خوابیدند. دلیرخان تعاقب فراریان
نموده بدروازه قلعه رسید و به محصوران پیغام فرستاد که چرا جان رایگان میدہند دبے
سردار تا کے جنگ خواہید کرد ہمه ہا از بالائے فصیل بہانگ بلند گفتند که تا یک یک دم
نبات خود قلعه را نمیدہیم سیواجی اندیشه را در خاطر جا داده ہمان وقت ایندر راو وپیراجی پنہته
وناگوجی وکشناجی جوسی وبسواس راو که از معتمدان او بودند ہمراه گرفته وآنہا را از مالائی
مروارید وحلقه ہائے مروارید وطره ہا وجامه ہائے زربفت وکڑه ہائے مرصع وجواہر
بسیار آراسته وباشخاص دیگر نیز بخشیده وپوشانیده وباسپان پری پیکر ساز وسامان
مرصع انداخته وزین ہائے زردوزی با کمر طلا وکنڈه وپته طلا کار بسته سوار کنانیده.
وخود جامه ودستار سفید پوشیده وبیوسنواس بارادهٔ ملاقات مہاراجه جےسنگه روانه شد
چون نزدیک رسید در دلش اندیشه گذشت که بے اطلاع میروم اگر کسے باستقبال
نیز دارد خالی از خفت نیست وخدا داند که ملاقات چگونه صورت بندد درین اثنا نیز راجه

باستقبال برآمده باعزاز تمام برده بر مسند برابر خود نشاندند. اننده رائو که یکی از
سرداران عمده بود بخفت پاپوش سیواجی در بغل گرفته برلب فرش استاد و تمام
مجلس از تکلف پوشان همراهی رشک کان بدخشان گردید. رفیقان میرزا راجه بر
مدعائیان سیواجی برخاسته در مکان خلوت بمشورت پرداختند و عهد و پیمان مضبوط
خاطر خواه بستند و بدلیر خان مطلع کرده بنای مصلحت گذاشتند دلیر خان از محاصره
قلعه پورندهر برخاست سیواجی بست و هفت قلعه بدلیر خان وغیره سرداران بادشاهی
تفویض نمود و استدعای قلاع جزایر که در تصرف حبشیان نظام شاهیه بود کرد چنانچه
همان زمان سیدی سنبل و سیدی یاقوت را طلبیده تاکید کردند که همه قلاع
جزایر بسیواجی واگذارند. آنها عذر فرمان بادشاهی آورده منحصر بر عدم جواب عرایض
داشتند از پیشگاه خلافت این تجویز مقبول نیفتاده سرفرازی فراوان بحبشی ها فرموده
بجاگیر و خطاب نواخته حکم تیاری دو منزل جهاز و سه غراب فرستادند. و برای مرمت
قلاع دو لک روپیه تنخواه بر محاصل بندر سورت سیواجی استدعا نمود که بعد ملازمت فضل
راجیور بجاگیر من مرحمت شود همه را پذیرفتند آخر الامر سنبهاجی پسر خود را با خود گرفته همراه
راجه رام سنگه روانه حضور شد چون نزدیک دار الخلافت رسید بزبان آورد که من کورنش
نخواهم کرد. رام سنگه فهمانید که این منافی آئین سلطنت است پاس مراتب لازم. سیواجی
سکوت نمود پادشاه باستماع چنین کلمات بی باکانه او نظر احتیاط حجره‌های
سرادق اقبال کوتاه و تنگ بر دروازه بارگاه نصب کنانید. و اشارت رفت که هرگاه
برای درآمدن سیواجی سر فرو کند تیغ جلادی مجرا برآوردن بلند سازد والحاصل چون
سیواجی بر در دیوانخانه رسید و دروازه های تنگ و کوتاه دید یک پا اول گذاشته
بدون خم کردن سر اندرون رفت داروغه اهتمام مقابل شده برای آداب گفت
سیواجی دستی رو برو زده قدم پیشتر گذاشت و سرسری دست لب بر قعده نزدیک تخت

رفت رام سنگه اشاره کرد که برپایهٔ امرای عظام بایستد سیواجی منفعل شده برپای
صدر اعلی بحضور حضرت نشست رام سنگه دیوان اعلی سیواجی را پشت داده رو بر
پادشاه استادند معروضداشتند که چون دربار ندیده است تاب هیبت سلطانی
نیاورده حرکت بیجا کرده و هم قولنجی در شکم دارد که وقت بیوقت او را بیتاب می سازد
بادشاه فرمود رخصت شود بعد روانگی او سیدی فولاد خان کوتوال را اشاره شد
که نظربند دارد سیواجی رنگ حضور و مآل کار دریافته از همان وقت در پی تدبیر خود
شد و معرفت رام سنگه معروضداشت که چیزی تحایف از دیار خود آورده ام میخواهم
بحضور بگذرانم ارشاد شد معاف فرمودیم باز عرض کنانید که در باب رسانیدن
به امرا چه حکم امر شد مضایقه ندارد بخانه هرکدام بفرستد شاهجی پدر سیواجی از استماع
این خبر که سیواجی مقید شد سخت متالم گشته دست از لذات دنیا برداشته بخواب خوش
گردید کیباجی عموزاده شاهجی که بخدمت راجه کهیل کرن بود و بعد وفات راجه تارک دنیا
شده انزوا گزیده بعبادت ایزدی میگذراند احوال شاهجی شنیده خود را بخدمت
شاهجی رسانده بتسکین و تسلی او پرداخت و بر سوجی پسر خود را بخدمتش گذاشته
خود با خزاین فراوان بی معلوم راه شاهجهان آباد گرفت تا راه مناص سیواجی تدبیر
کند شاهجی بر سوجی را بجمعیت سی هزار سوار به تنظیم کرناتک گذاشته خود بر کنار کشنا ران
بحق پرستی مشغول گشت درینجا سیواجی از ارسال پشتاره های شیرینی و میوه منصبداران
و نوکران پادشاهی را غافل ساخته راه آمد و شد تحایف و پتاره ها مفتوح داشت
و خود را به تمارض زده تمام تمام روز بر بستر افتاده ماندن آغاز نهاد چون یک دو روز
برین وتیره بگذشت نگاهبانان را گفت که من طاقت شور و غوغای شما ندارم دورتر
بیرون از اینجا قیام نمایید تا دم راست کنم و آب و طعام بحلق من برود پاسبانان
برین سخنان چرب و نرم فریب خورده تغافل گزیدند از آنجا که از آمد و رفت سبد پتاره‌ها

به بهانهٔ تحفه و هدیه از اندرون بیرون و از بیرون اندرون صورت مرور و عبور قرار گرفت
و پاسبانان را نظر بحکم حضور جابجای تعرض کمتر مانده معتمدان را که از سابق ایما و اشاره بود
روزی رخصت داده و هیراجی نامی را که بر او اعتماد کلی داشت از مکان خود مطلع ساخت که منتظر
باشد چون از همه سو دل جمعی حاصل گردید وقت شام که در بازارها کثرت آمد شد مردم
و انبوه و هجوم می باشد خود مع پسر در پتارها نشسته بر آمد و بیرون شهر از پتارها بدر جسته
با هیراجی ملاقی گشته راه غیر متعارف کوره پیش گرفت و بوقت بر آمدن از محبس بهروجی
نامی را که اندو شد او دران حالت بود بجای خود بر پلنگ خوابانیده یکی را بخدمتگاری پیش
گذاشت بهروجی قریب بسفیده صبح معه خدمتگار بعادت معهود بحیله قضای حاجت بر آمد
پاسداران پرسیدند که سیواجی در چه حال اند او جواب داد که در خواب اند تمام شب درد سر
بسیار ماند غل و غوغا کمتر کنند که لحظه چشم ایشان گرم گردد این بگفت و راه خود پیش
گرفت چون آفتاب بلند گردید و از اندرون صدایی بر نخاست چوکیداران از سرکار
آگاه گشته معروض داشتند احکام شدید نفاذ یافت که راهداران و گذربانان طرق
و شوارع خبردار بوده نگذارند که برود الحاصل هر چند سعی کردند اما فائده مترتب نشد مرغ
از قفس جسته باز بدام نیامد سیواجی طی منازل شبانه اختیار کرده در روزانه در غارها
و بادیه بسر برده بلباس جوگی و اتیتان بمتهرا رسید و به رهنمایی هیراجی که رفیق حالت حبس
و بلاسفر بود و نکشناجی و کاسی جی برادران او که در انجا بودند و خورد سنبهاجی پسر خود را
که بنابر صغر سن طاقت پیاده روی نداشت سپرد آنها نمود که با خود محفوظ داشته مانند
برهمن پسران تربیت نمایند و خود سیواجی در بنارس آمده از راه گوندوانه بهاگ نگر را
که الحال حیدرآباد شهرت دارد دیده در ممالک خود داخل گردید و چون برای فرستادن
سنبهاجی پسرش نکشناجی و کاسی جی عنوان یافته بود بعد چندی آنها بهمان دستور
محفوظ رسانیدند اگرچه در راه مخاطرات چند در چند رو نمود اما حافظ حقیقی بسلامت گذرانید

چنانچه جاسوسے گدربانان آثار ترول بر پیشانی سنبهاجی دیده متعرض و تفحص شدند اما بهمراهیانش که همه برهمن بودند رفع مظنه از تهم طعامی کرده بعضرآنها راختنو دگر دانیده سنبهاجی محفوظ بپدرش الحاق دادند سیواجی بر وصول پسر شادیانهها نمود و چندروز شادیانه سرور نواخت و آن همه برادران را بخطابات لایقه و انعام یک لک هون سرفراز ساخت و خود بنگاهداشت سوار و پیاده متوجه شده در قلیل ایام بر بست و هفت قلاع که بمیرزا راجه گذاشته بود متصرف گشت و بمرمت و استحکام آن پرداخت چون اینخبر بمسامع عالمگیر پادشاه رسید نعل در آتش شد درین اثنا منهیان خبر رسانیدند که کهیاجی عم سیواجی در متهرا مقیم است او را مع عیال و اقارب سزاوارانِ شدید فرستاده طلب حضور نمودند او جواب و سوال تند داده رشت کرد همه را در تخته کشیده گشتند. سیواجی در کوکن دو قلعه نو یکے باسم من رنجن دیگر بنام سری در وهن بنا نموده از سامان رزم مرتب ساخت و درهمان ایام خیال تخت نشینی بطور راجهاے هند نموده از بنارس گنگابهت منجم را طلب داشته در ساعت مختار در راے هند گڈه بر تخت نشست. آن مکان را براج گڈه موسوم ساخت و بمردم دیگر پروانگی داد که عمارت پخته احداث کنند و براے خود هشت منزل که هر یکے نام علیحده دارد تعمیر فرمود و سیتل پوری نام درویش هندو که آنرا سنیاسی گویند و در بنارس پوست نشین ریاضت بود طلب داشته مرید شد و براے سکونت سنیاسی مذکور مکانے دل چسپ در سنگم ایشور ترتیب داده وجه معاش معین کرد. درین اثنا سنبهاجی پسرش از وی رنجیده با دلیرخان که از امراے عمده پادشاهی است بخیال اینکه خود جوهر شرارت بظهور رساند پیوست دلیرخان بمجرد ملاقات دستگیر نموده بحضور پادشاه عرضی نمود پادشاه باحضار آن تاکیدات نوشت درین اثنا او بر حرکت لغو خود نادم گشته قابو دیده بدر حبت خود را بپیش پدر رسانده دلشگفته شد. عنایات گشت سیواجی را که ازین ماجرا کلفتی رسیده بود و سبدلا

بالفت شد از استماع اخبار فراعتاب سلطانی بر دلیرخان نازل گردید دلیرخان تاب قہر نیاوردہ خود را مسموم ساختہ جان داد و پادشاہزادہ شاہ عالم برائے نظم دکن دستورے یافت و میرزا راجہ جسنگھ و راجہ بہادسنگھ وغیرہ سرداران راجپوت ہمراہ تعین شدند و سیواجی مطلع گشتہ پیراجی راؤ ورنگنا تھ دیوان و ایساجی بخشی و پرتاب راؤ گوجر کہ ہریک صاحب نوبت بود بخدمت پادشاہزادہ فرستادہ معرفت میرزا راجہ کہ از سابق معرفتے داشت بنائے مصالحت گذاشتہ بست و ہفت قلعہ بلازمان پادشاہزادہ تسلیم نمود و تا سہ و نیم سال بر عہد خود مستقیم ماند بعد ازان بر ہم خوردہ پرتاب گوجر و پیراجی کہ بحضور شاہزادہ صیغہ وکالت سرانجام مے دادند معاملہ برعکس دیدہ بتقریب زیارت برآمدند کسان سیواجی بر قلعجات در عرصہ قلیل دست یافتند ملک تمام ملک بگلانہ بتسخیر آوردند سیواجی راجہ روزی را بران قابض ساختہ تقید نمود کہ ہمہ افواج متعینہ خاندیس و برار بفاصلہ پنج کروہ سورت فراہم شوند و خود بروز موعود یلغار کردہ در انجا رسیدہ بلدہ سورت تاراج نمود و اموال بسیار بضبط آوردہ بعالمگیر پادشاہ عریضہ بکمال شوخی و جسارت نوشت کہ ملک دکن از سابق موروث فرزندان نظام شاہ است و پادشاہ ہندوستان ہند وان میرسد آنحضرت عبث عبث بملک غیر نظر دوختہ تضیع اوقات مینمایند تسخیر این ممالک آسان تصور نخواہند کرد گویند عالمگیر بادشاہ بمقتضائے وقت ملاحظہ عرضی نمودہ در تدارک تغافل فرمودند چند عرایض مرقومہ سیواجی در سخاین مرقوم یافتہ میشود ازان جملہ نقل عرضی کہ درباب معافی جزیہ ہندوان نوشتہ و شہرت تمام دارد درینجا بقلم مے آید تا معلوم ناظران شود کہ چہا کلمات ناملایم بجناب ظل سبحانی بر زبان خامہ می آورد

عرضی سیواجی بعالمگیر بادشاه

شکر عنایات الٰهی و توجهات بادشاهی که اظهر من الشمس والقمر است بجا آورده بعرض
شاهنشاهی میرساند که اگرچه این خیرخواه بحسب طالع خود از حضور والا در کنار آمده اما
در لوازم سپاسداری و خدمتگاری همه وقت چنانچه باید و شاید حاضر است و حسن
خدمات و نیکوئی ذات خیرخواه بر سلاطین و خانان و امیران و میرزایان و راجه‌ها
و رایان و رانائے مملکت هندوستان و ولایت ایران و توران و روم و شام و ساکنان
هفت کشور و مسافران بحر و بر ظاهر و باهر شاید بر خاطر دریا مقاطر نیز پرتو افگنده باشد
لهذا بحسن خدمات خود و توجهات والا نظر داشته سخنان چند که بر دولت خواهی
و خیراندیشی خاص و عام متضمن است معروض میدارد که درین ایام بظهور پیوسته که بتقریب
مهم خیرخواه زرها بر باد رفته و خزانه بادشاهی تهی گشته بنابران فرموده اند که از فرقه
هنود مبلغی بصیغه جزیه تحصیل نموده سامان سلطنت سرانجام دهند حضرت سلامت بانی بنای
کشورستانی حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاه تا مدت پنجاه و دو سال به استقلال تمام
داد فرمانروائی دادند و با دین و آئین گروه‌ها گروه مختلف از عیسوی و موسوی و داؤدی
و محمدی و فلکیه و ملکیه و عنصریه و دهریه و برهمن و سیوره طریقه انیقه صلح کل اختیار نموده
رعایت و حمایت هر یک پیش نهاد خاطر دریا مقاطر ساخته بخطاب مستطاب جگت گرو معروف
و موصوف گردیدند و بمیامن این نیت علیا بهر جانب که نگاه میفرمودند فتح و اقبال
استقبال می نمود و اکثر ممالک دران زمان بحیطه تسخیر درآمد و حضرت جنت مکانی نورالدین
جهانگیر بادشاه بست و دو سال بر تخت دولت و اقبال تکیه زده دل با یار و دست و کار
کامرانی فرمودند و حضرت علیین مکانی صاحب قران ثانی تا سی و دو سال سایه فیض پایه
تاج مبارک بر تارک جهانیان گسترده عمر قرین ثانی و حیات جاودانی که عبارت از نیکی

ونیکنامی است حاصل روزگار فرخنده آثار کردند و اندازهٔ شان وشوکت وصلابت
این بادشاهان عظیم الشان درینجا قیاس توان کرد که بادشاه عالمگیر در پیه رمی :
نگاهداشت دستور آنها درمانده ومتحیر است که آنها نیز در اخذ جزیه قادر بودند اما جهت
ایزد متعال را شامل حال جمیع مذاهب ومشارب دانسته غبار تعصب را گرد خاطر راه
نمیدادند وخلق الله را امانت خالق خیال نموده رعایت واحسان بامر می داشته اند
که بر صحیفهٔ روزگار باقیست ودعائے وثنائے آن پاک گوهران تا ابد الدهر بر دل وزبان
صغیر وکبیر جانگیر است ازانجاست که از برکت نتایج نیت مدارج دولت ومعارج
عظمت آنها روز بروز درافزونی وافزایش بوده وخلق الله دران عهد باامن و
امان فارغ البال وآسوده حال درکسب وکار خود اشتغال میداشتند ودر حضرت
اکثر ملک قلعجات از تصرف رفته ومابقی عنقریب میرود که در خراب نمودن وویران
هر چهار طرف تقصیرے نمیشود ورعایا پامال وحاصلات هر محال دربادیهٔ اختلال بجائے
صد هزار یک هزار دشوار وار دهرگاه که فلاکت وافلاس در دولتخانه بادشاه
وبادشاهزاده خانه کرده باشد احوال امیران منصبداران معلوم وقتیست که
سپاهی در شورش وسوداگر درنالش ومسلمانان گریان وهندوان بریان واکثر
مردمان بنان شب محتاج اند ودربطیانچه سرخ مینمایند فتوت سلطانی چگونه اقتضا کند
که تکلیفات جزیه ضمیمهٔ ایخالت پر ملالت گردد واز مشرق تا مغرب شهرت میرود۔
ودرکتابهٔ روزگار ثبت میشود که بادشاه هندوستان بر کچکول گدایان رغبت آورده
از برهمنان وسیوتره ها وجوگیان وبیراگیان ومحتاجان ومسکینان ودرماندگان
وافتادگان جزیه می گیرد ودر کیسه گدائے جوانمردی میکند ونام ناموس تیموریه را
فرومی اندازد وحضرت سلامت دراصل کتاب ایمانی وکلام ربانی اگر اعتبار نمایند۔
رب العالمین فرموده اند یہ رَبُّ الْمُسْلِمِیْنَ وَگَهْرُ وَ اَسْلَامُهُمْ که نقطهٔ مقابل اند بنگ

آمیزی وطرح انگیزی نقشبند حقیقی است اگر مسجد است بیاد او بانگ میزنند واگر
بتخانه است بشوق او جرس می جنبانند تعصب بر دین وآئین کسی نمودن از کتاب
منحرف گردیدن وبرنقش نقاش خط کشیدن وخط خطا چیدن است شعر زشت و زیبا هرچه
بینی دست رد بر روی منه عیب صنعت هرکه گیرد غیبت صنعت گر است هم در عالم عدالت
عالیه جزیه بهیچ وجه جایز نیست واز روی حکومت قهری درست تواند بود که رعایا
از جمیع تکلیفات محفوظ ومحظوظ باشند وضبط وربط بحدی باشد که زن جمیله تنها
با زر و زیور از ملکی بملکی با امانت وسلامت برسد تواند بود ودرین دور که شهرها
بتاخت وتاراج میرود واز صحرا چه گوید قطع نظر از سخن انصاف وعدالت آهنگ جزیه
بر قانون هند نا ساز است ودر زمان پیشین سلطان احمد گجراتی را که روزهای
تیره از تباه راه حقیقت برآورده در خارزار چنین خیال باطل افگنده بود زود در
مستاصل ومقطوع النسل گردید ودر جاید ودر زمان واقع گرفتار شدن مرادبخش نام
بمجرد این اراده فاسد غیرت نامه است برای ظالمان وجزوی مبلغی منجمله خزانه
هسیفه مذکور که از احمدآباد درخانه مرادبخش بخانه داراشکوه رفت چون شعلهٔ آتش
خانمانش گرفت. بیت آتش سوزان نکند با سپند آنچه کند دود دل دردمند
بهمه حال صلاح دولت موافق وقت آنست که خاطر دریا مقاطر را از کدورت تعصب
مصفا ساخته از آزار مردمانی که حلقه اطاعت وانقیاد درگوش دارند منظور بنظر حرمت بفرمایند
اگر دین داری بجرم آزاری بصواب در عذاب هندوان منحصر وتصور فرموده اند
از راناجی سنگه باید گرفت که سرگروه هندوان اند بعد ازان از خیرخواه بگیرند
چندان مشکل نیست برای خدمتگاری حاضر اما موران ومگسان را آزردن از عالم
مردمی ومردانگی بعید خواهد بود عجب از نمکخوارگی دولتخواهان است که از حق نفس الامر
اغماض میکنند آتش پاره را خس پوش مینمایند زیاده چه عرض نماید آفتاب عمر و دولت

از مطلع مسکین نوازی و رغبت رعیت پروری تابان و درخشان با دانتی عمارت عرفی
در همان ایام سیوا پا نامی ساکن بدرنگر از قوم پالیگاران که از ضلع کرناتک اقامت
داشت جمعیتی بهم رسانده مصدر فساد گردید سیواجی عزیمت تنبیه آن پیش نهاد خاطر داشته
بتعجیل تمام و آراستگی فوج قبایل هم با خود گرفته متوجه آن سمت شد و بعد از چندی
که زوجه خود را حامله یافت روانه بستان نموده چنانچه در ایام موعود پسر آورد و نامش
راجه رام گذاشتند سیواجی متصل بدرنگر رسیده مادران را طلبیده تیاری
جهازات نموده بجهاز سوار گشت و در بندر کوپنیه رسیده با برادر سیوپا نایک آویزش
کرده او را کشت و با خزاین بسیار مظفر و منصور مراجعت کرده برای گڈه رسید سیوپا
نایک سراسیمه و لاعلاج بمصالحت گرائیده سه لک هون سالانه برسم باج بر ذمه خود
قبول نمود سیواجی او باجی را بتحصیل آن مامور فرمود در همین ایام والی بیجاپور از تسلط
روزافزون سیواجی و تنظیم قرار واقعی بر سوجی برادر زاده اش در ملک کرناتک متوهم
گشته یاجی نامی کهوڑپڑه ساکن مدهول را بهرین داشت که بهر حیله و عذر بر شاهجی دست
یافته او را مقید سازد باجی مذکور حسب الاشاره بادشاه شاهجی را که بر کنار کشتنا
ترک ریاست نموده مشغول عبادت بود به بهانه ضیافت طلبیده دستگیر ساخت والی
بیجاپور بر این مطلع شده حکم نمود تا شاهجی را زنده در زیر زمین کنند رن دوله خان نائب
صوبه صوبه بیجاپور که با شاهجی یکجهتی داشت بمجرد شنیدن این حکم استعفای نوکری
در حضور بادشاه فرستاده و در روز روشن مشعلها افروخته بر دیوڑهی حاضر آمد
و رخصت کعبه شریف خواست والی بیجاپور بوسواس بلوای کهنیان و بظاهر پاس خاطر
رن دوله خان داشته حکم موقوفی قتل شاهجی نمود و فرمود که رن دوله خان پیش خود
طلبیده عفو تقصیرات اش کناند رن دوله خان همان زمان قاصد سریع السیر مع حکم نامه
بنام کهوڑپڑه باجیت یک من طلا بقتل شاهجی فرستاد قاصد در آنجا وقتی رسید

که شاهجی را تا گلو دفن کرده بود چون از حیاتش باقی بود از ان مهلکه برآورده به بیجاپور
آوردند رن دوله خان حسب الحکم باستقبال شتافته بملازمت شاهجی رسانید و بعنایت
خلعت و فیل و شمشیر وغیره سرفراز گردانید و پانزده روز نزد خود داشته و بضیافت
هاے غیر مکرر پرداخته رخصت کرناتک دهانید شاهجی از انجا اجازت حاصل کرده در
کولور مالاکرانت آمده سیواجی را بسزاے کهوزپره مدخل گر نوشت چنانچه او بیلغار بر سر
کهوزپره رسیده هنگامه کارزار گرم نمود آخر بعد کشش و کوشش بسیار و کشته شدن سه هزار
کس طرفین کهوزپره دستگیر گشته مقتول گردید و اهل و عیالش اسیر سیواجی شدند مگر
ایکاجی پسرش که دران مجمع نبود بدست نیامد سیواجی زنان حامله را رها کرده همه را
بقتل رسانید چون این ماجرا بشاهجی معلوم شد مسرور گشته پرسوجی را همراه گرفته
باراده ملاقات سیواجی که در پونه اقامت داشت از راه پناله رهگرا شد سیواجی استقبال
نموده سعادت ملازمت پدر دریافت و بعد داخل شدن در مشکوے خاص مادر سیواجی
که از مدت متروک و طلاقی بود بملاقات شاهجی رسید الحاصل شاهجی دو ماه مهمان پسر
مانده معاودت بکرناتک کرد چون رن دوله خان دران اوان بهم سونده بدنور
توجه داشت شاهجی نظر باحسان جان بخشی در امداد او کوشید و مکرر بملاقات هاے
یکدیگر نشاطها اندوختند روزے شاهجی بعادت مستمره اسپ سواره بشکار رفت و بے اختیار
بر خرگوشے اسپ تاخت که ناگاه پاے اسپ در کوے فرو شد شاهجی بر زمین آمد
پاے اسپ بحلقش افتاد و کارش تمام گشت رن دوله خان بر سر وقتش رسیده بنگل
بمنزل رسانده و بر آن زمین باغے ترتیب داده آن موضع را بمصارف مدفن استخوانش مقرر
نمود و [illegible] بیجاپور براے ضبطی اموال شاهجی هرچند خواست اما برسوجی بجاے خود مستقل
بوده بنابر [illegible] اعمال و اشغال نزد سیواجی رسید سیواجی از قوت بازوے خود داد آن
آفرین [illegible] سرکردگی عسکر خود داشته داد و بخطاب سیتاجی نواخت تا آنکه برسوجی

اطمینان بهم رسانده دست به نهب نواح بیجاپور کشاد و پیتهه شهر غارت کرده بربو اخرالامر
والی بیجاپور تدارک دشوار دیده سه لک هون سالیانه قرار داده ملک را از دست سیواجی
محفوظ داشت سیواجی سیام جی را بتحصیل آن امر کرده خود جانب حیدرآباد دیده
شهر را محاصره کرد تانا شاه عهده برائے دشوار دیده بصوابدید مادنا دیوان نه لک هون
سالیانه قرار داده دلجمعی اندوخت سیواجی را روز بروز استقلال تازه نصیب شد و فتوحات
متواتره دست داد زرهائے خطیر تحصیل نموده با دیانت رائے متصدی بیجاپور ترسنوج
ساخت کرده واو را هشت هزار هون سالیانه مقرر کرده خود از پرگنات بیجاپور مبالغ
بسیار بوصول آورده خداوند پور را تاراج نموده فراوان غنیمت اندوخت و از انجا
کوچ کرده بر ملک تراڑ یورش نموده متموّلان کارنجه را در دست آورده زر بسیار فراهم
چنگ آورده پیلاجی پنتهه را دو لک هون داده رخصت کرد که در کوکن رفته خیرات نماید
و خود عزابها تیار کنانیده بر بشن پور رفته متصرف گشت و للها ساونت که از نوکران
نظام شاه بود سی صد هون درماهه کرده رفیق خود ساخت یوسف خان حبشی سد راه
آمدن او گردید اما حرکتش مفید نیفتاد سیواجی سیامراج و باجی کهولارپا دررا جیپور
پیش یوسف خان و پیرزاده خان فرستاده پیغام کرد که همه جزایر مقبوضه را واگذارند
و عوض آن زر و جاگیر خاطر خواه بگیرند آنها قبول نکرده هر دو کس را محبوس ساختند
مشارالیها بقسم و سوگند از بلا بر آمدند و بحضور سیواجی آمده ظاهر کردند که درخواست
جزایر با مناسب نیست زیرا که ما قسم عدم درخواست خورده آمده ایم سیواجی گوش
بر سخن آنها نداشت لهذا سیامراج استعفائے نوکری کرده گوشه گرفت سیواجی نیلو پنتهه
پیش یوسف خان فرستاده پیغام مذکور کرد چون جواب باصواب نیافت دریا نما
و دولت خان و ماناجی بهانگرا و ارمانان را با جمعیت معقول تعین نمود و آنها از تری
و خشکی یورش کرده محاصره نمودند لیکن افتتاح قلعه صورت نیست بنابران نیلو پنتهه مهور چال

قایم داشته خود را پیش سیواجی رسانده حارس قلعه فرصت یافته نزد والی بیجاپور آمده
طالب کمک گردید و از آنجا درستی کرده معاودت نمود افواج سیواجی هرچند حایل راه
او شدند اما او محفوظ بقلعه داخل گردید سیواجی در گرفتن قلعه جهد فراوان بکار برد
و اسباب قلعه گیری آماده ساخته کار بر محصوران تنگ گرفت و ملک گرد و نواح را
بتصرف آورده بتعمیر و ترمیم قلعجات اطرافش که بتصرف آورده بود امر نمود و جهت مهیا
داشتن ذخیره در هر قلعه تقیید بلیغ کرد موروپنتهه و نیلوپنتهه که از مصاحبان او بودند
گذارش نمودند که در احداث و تعمیر قلعجات خزاین بسیار بخرج آمده و بر قلعهاے
بسیار متصرف شدیم حالا صرف زر باین چیزها عبث است سیواجی ازین سخن روے
درهم کشید و گفت که درستی قلعجات موجب آبادی ملک و اطمینان رعایا و هراس مخالف
است خدا نخواسته اگر عالمگیر بادشاه در استیصال ما کمر بندد در مدتها باید که از تسخیر
یک قلعه برآید پس مدة العمر او درهمین تردد و سر بسنگ زدن آخر خواهد شد و ملک
دور دست از قبضه او خواهد رفت اولی اینست که در همه قلعجات عمده ذخیره و آذوقه
و سامان حرب و ضرب آنقدر مهیا باشد که دوازده سال وفا کند الحاصل ازان
روز در استحکام بر مکان قرار واقعی کوشیدند درین اثنا خبر رسید که سیدی سنبل
بر افواج سیواجی که قلعه را محاصره داشتند غالب آمد لهذا سیواجی انصرام آن مهم
منحصر بر ذات خود دانسته در صدد عزیمت آن سمت گشت چون موسم برسات بود
فی الجمله توقف نمود و برای قطع جهاڑی از کلیانی تا بهیمری و پاک نمودن راه ها بست هزار
تبر داده و خارا شکاف بهمراهی موروپنتهه گماشت چنانچه او روانه گشته ترددات خوب
نموده قلعه جوار را متصرف گشت و بکرم شاه زمیندار آنجا را دستگیر کرده بنا بران دها را
و میران نایکواڑی شیوهٔ مفسدی گزیده قطاع الطریقی پیش گرفته موروپنتهه به
تنبیه آنها پرداخته موهن گڈه را که دار المقر مفسدان بود بجبر مفتوح کرده تاراج نمود

دیگر صدر شاه محبوس را بقتل رسانند دیارراو و میران نایک وارثی تاب مقابله نیا فتح
آوارگی گزیدند مگر راجه رام نگر که قدم استقامت افشرده دستگیر شد جمیع ملکش
بقبضهٔ مورو پنتهه در آمد سیواجی درین ایام جانب سالیری و مالیری که از قلاع مستحکم
بودند فوج کشی کرده محاصره نمود بهلول خان فوجدار آنجا با جمعیت خود داد
شجاعت داده آخر راه گریز گرفت و لشکرش بغارت آمد سیواجی از آنجا عظیم
و منصور بسر پلی گده یورش نمود مفتوح ساخت و حراست آن به آناجی پنتهه و انباجی پنتهه
سپرده جانب کرناتک رخت کشیده بر سر مکانی که گذر کرد پیشکش سنگین بدست
آمد چون بر گذر گهاٹ راجپور گذشت شهرهٔ خداپرستی بابا یاقوت درویش شنیده
بملاقات پرداخت درویش مذکور که حالت جذب داشت یک موی سفید از بروت
خود شکسته تبرکاً بسیواجی داد سیواجی آن موی سفید را تفاؤل فتوحات دانسته
تفویض گویند بشناته نمود که در طلا گرفته بطور تعویذ سازد اتفاقاً موی مذکور از
دستش بر زمین افتاد و گم شد این معنی موجب بدآمد مزاج سیواجی گردید گویند بشناته را
مورد عتاب نموده از خدمت قلعه داری معزول ساخت و از آنجا برای ملاقات
رامداس نامی فقیر هنود فرقهٔ مرتاض بنیت امداد تسخیر راجپور رفت فقیر آگاه دل بر زبان
راند که فتح قلعه بتردد بسیار خواهد بود بعده بزیارت فقیری دیگر که پرمانند نام داشت
رفت معروضداشت که اگر بهمین همت والا فتح قلعه راجپور می شود سرپرگنه یک موضع
جهت مصارف جناب مبارک خواهم گذرانید درویش مذکور بر زبان آورد که این همه
دیهات از نواح حیدرآباد و برار و خاندیس و بگلانه و مالوا و گجرات باید داد سیواجی
این ارشاد را از تفاؤل عظیمه دانسته مسرور گردید و یقین دانست که اینهمه ممالک بر
زبان فقیر صاحب کمال گذشت مسخر خواهند شد چنانچه در قلیل ایام ارشاد درویش
بظهور پیوست سیواجی پنتهه را برای درستی بنای مودت پیش ابوالحسن تاناشاه

والی حیدرآباد فرستاد و خود هم عقب آن روان شده خواهان ملاقات گشت۔
و بهمه جمعیت خود را بیرون شهر در سواد گوشه محل گذاشته جریده بملاقات پرداخت.
و تا سه روز در دولتخانهٔ شاهی مهمان مانده قسمی در عیش و عشرت مستغرق شد۔
که مردم دور باش او از عدم برآمد متوهم گردیده اطراف دولتخانه بقصد دیدار فراهم
شدند سیواجی این معنی را خیال کرده خود را در جهروکه نمایان ساخت و موجب تسکین
متوهمان گردید تانا شاه از ملاحظهٔ حالت لشکرش که همه فدای آقا و دلاور و شیر
شکار بودند بغایت محظوظ شده فرمود که آیا ازین دلاوران کسی هست که با فیل دمان
مقابلت نماید سیواجی ایساجی نامی ردیمن تن را اشاره کرد ایساجی بمجرد ایما از اسپ
فرود آمده روبروی فیل مست که در جلوخانه حاضر بود تقدم افشرد هرچند فیل حملهای
خشمگین کرد اما از جا نرفت آخر الامر ضربتی از تیغ بر خرطومش زد که دوباره گردید و
فیل گریخت سیواجی مرحبا بآهنگ بلند گفته کڑه مرصع که در دست پوشیده بود بطریق۔
انعام از جهروکه بر تافت و سلطان نیز او را بانعام لایقه نواخت الحاصل سیواجی بعد پذیرایی
تواضع جواهر و فیل وغیره از تانا شاه مرخص گردید چون درین صحبت با جوهر لیاقت بالاجی
نفعی کممتاز اقران بود تانا شاه را معاینه شد و خواست او از سیواجی که معافیتش ناگوار
دیده نپذیرفت سیواجی سه لک هون بمردم پادشاه بخشیده ده هزار سوار و ده هزار
پیاده تعیناتی همراه گرفته جانب کرناتک کوچید و چون بزیارتگاه ملکا ارجن که از
معابد معتبر هنود است فایز گشت خواست وقت پرستش سر خود قطع کرده نثار بت نماید
رفیقانش بمبالغه مانع شده ازان اراده باز داشتند الغرض ازانجا جانب جنجی شتافت
و آن ملک بآنکه دران وقت شصت لک هون محاصل داشت مسخر نموده درانجا قلعه ها
احداث کرد و بعد ازان مراجعت نموده افواج حیدرآباد را رخصت داده بکرناتک رسید
و از ایکاجی برادر خود خواهان زراین وخزاین پدر شد او متوهم گردیده بفرار گزید سیواجی

ازانجا بپنجاور آمده آن الکه که چهل لکهه هون محاصل بود متصرف گشت ورگهوناتهه

دیوان ایکاجی را بدان ممالک قایم کرده فرمود که ایکاجی را بجمعی نموده به ملک

قدیم و جدید مسلط داشته خود به نیابت پردازد از انجا بر بالاواری تاخت آورده

غنیمت بسیار جمع کرده بر فیقان گنج شایگان داده بے نیاز ساخت چون رگهوناته

از ایکاجی بر جاده درستی ندید تهدید نوشته ایکاجی را مستقل ساخت و رگهوناته را

بدستور قدیم بر دیوانی او مامور داشت چون از همه سو فراغش دست داد خیال بهره‌مند

شدن در پرستش گرفت کیکابهٹ را که از پنڈتان مشهور بنارس بود طلب داشته

طریق عبادت برهمنان آموخت برهمنان دیگر براین اراده واقف شده بهٹ مذکور را

مخفی مانع آمدند سیواجی خبر یافته ناخوش گردید و یک قلم براهمه را از کار و خدمت موقوف

داشته گفت که این گروه بدطینت گداپیشه نظر به بزرگ نهادی واجب الخدمت البته اند

اما ازین ها توقع خیر سگالی و آقاپرستی هیچ نیست و بجاے آنها قوم پربهوان یعنی کایتها را

مامور نمود هرچند مقربان در سفارش برهمنان و بحالی تعلقات کوشیدند پذیرا نفرمود

سنبهاجی پسرش نیز باطلاع این معنی نیلاپنتهه دیوان خود را که از قوم براهمه بود تغیر ساخته

بجایش یک کس کایت را مامور کرده بربهوپال گڈه تاخت و آنرا جبرا و قهرا مفتوح نموده

پانصد اسیر را دست و پا شکسته گشت سیواجی خبر بشارت فرزند دریافته مشتاق ملاقات

شده در رائے گڈه آمده از دیدار فرزند ارجمند ذخیره خرسندی اندوخت و وقت

ملاقات یک پرتله مرصع با شمشیر و سپر بخشیده ازانجا کوچیده بر جالناپور که بست گروهی

اورنگاباد جانب شرق واقع شده دویده دست تاراج کشاد چون تکیه شاه جان الله

که از کاملان زمانه بود آبروبخش آبادی است مردم آبادی آن مکان را مامن و پناه

دانسته دران خزیدند سیواجی قساوت را کار فرموده و پاس ادب نموده همه را غارت

کرد ملکیه اشجار تکیه هم بریده نسبت بشاه مذکور بے ادبی هاروا داشت و این حرکت موجب

آغاز ادبار او گشت بهمست خان منصبدار بادشاهی را که با جمعیت خود بتعیینهٔ جان نثار
بود همان شب بشارهٔ غیب شد که بر کمیت فوج خود نظر نکرده با سیواجی مقابل شود که
بلا شک فتح از تست چنانچه صباح این رؤیا بهمست خان خود را بی باکانه بلشکر سیواجی
زد و با وصف قلت جمعیت غالب آمد مردم بسیار از سیواجی با سدوجی سردار عمدهٔ او
بقتل رسید و هزیمت بلشکرش افتاد و سیواجی را پا از جا رفت و یارای قیام در خود
نیافته تا رای گڈه باز پس ندید و بالاجی اوجی که بر اورنگ آباد تاخته بود و نیز از آنجا
گریخته بسیواجی ملحق شد سیواجی در رای گڈه رسیده شادی کدخدائی راجا رام
پسر با دختر پرتاب گجر مقرر کرده جشن عظیم نمود و درهمان ایام عمده و منتهیه از ضلع کوکن
پسر بکرم شاه زمیندار را که باتفاق دهار اکوبلی شیوهٔ قطاع الطریقی اختیار کرده
بود اسیر نموده پیش سیواجی فرستاد و سیواجی اشاره بقتل کرد وی راکوبلی گفت
مرا نباید کشت که در خون من فتنهٔ عظیم است و تدارک آن دشوار خواهد بود و سیواجی
اظهار او بصرفه دانسته علی الرغم سرش بریده بر دروازهٔ شهر آویخت همان شب
خانه سیواجی را آتش گرفت و بجای مشتعل شد که اطفای آن از مقدور بدر رفت
سیواجی از مشاهدهٔ این حالت بدرگاه واهب العطیات رجوع آورده نیت خیرات
پنجهزار کهندی غله بمساکین و غربا نمود تا آنکه ببرکت این حسن نیت شعله فرونشست
و ایذای بحال احدی راه نیافت سیواجی صباح آن ادای نیت بعمل آورد
و بعد از ان بکنار گنگ آمده خود را در میزان با زر سنجید و هزار ماده گاو خیرات کرد
لفظ کهندی که بالا مذکور شد عبارت است از بیست من غله الحاصل در همین اثنا یکی
از خاندان ذهن نشین سورا بائی زوجهٔ سیواجی که مادر راجه رام است ساخت که سیواجی
سنبهاجی پسر خود را که از زوجهٔ دیگر است میخواهد ولی عهد سازد چنانچه او را باین
اراده از بنا لاطائل پیدا است و اغلب که عنقریب در رسد و مختار ریاست شود و زنکه ذکر

ازین کلمات مسند اسیمه شده زهر در طعام سیواجی انداخت تا آنکه او قالب
خاکی گذاشت کارپردازان باهم متفق شده آتش داده در اجارام رابسر کردگی
برداشته در فکر و قید سنبهاجی افتادند خطوط الفت و سازش مشعر به دستگیر ساختن
بارکان او فرستادند و خود جانب پنالا حرکت کردند تا آنکه سنبهاجی برین داعیه آگاهی
یافته در محافظت خود کوشید و بقلیل ایام و بتالیف و تسکین ارکان دولت
مخفی پرداخته راجارام برادر خود را مقید کرد بنابران مادرش بضرب خنجر خود را کار
ساخت و لولا بای در آتش غم سوخت وفات سیواجی بست چهارم ربیع الآخر سال یکهزار
و نود و یک هجری وفات نوشته اند

کیفیت آغاز ریاست سنبهاجی بعد وفات سیواجی پدرش

چون سنبهاجی از طعمه برادر و هلاک مادرش دلجمعی حاصل کرده بر مسند حکومت
متمکن گشته توجه بر دفعیه مخالفان گماشته بازار سیاست گرم ساخت بانوجی بهنسال
داداجی گنگ را که مصدر فساد بودند بقتل رساند و وابستگان سوماجی نایک را از ممالک
خود بدر نمود و شجاعت منشی رای بهارک وکوسه کی و نوکوجی هولکر و بهدجی نبالکر
جان بخشی نموده انناجی پنته کرده خانهای آنها را بضبط آورده ومتاجی بابا را که
از کاملان فن خود بود و حق تربیت بر گردن سنبهاجی داشت از بنارس طلب داشته
بخطاب کبی کلش مخاطب نموده مختار امور حکومت ساخت و در دیوان عدالت
باتفاق او نشسته قانون جهانتظام ملکی قرار داد تا همیشه اجرای عمل بدان دستور
باشد گنگاجی بهوجه و بالاجی موجم دار و بهیروجی پنته و غیره سرداران صداقت کیش را
بمقتضیات روزی خود مقرر کرده بر مسند ریاست برضامندی خلایق و دلداری
رعایا نشست ... کارخانجات پدر ذات خود گرفته سپرد اشخاص سندین نمود

اگرچه در مآثر آصفی بیان اجمالی آن بر نوک خامه محرر سطور گذشته است اما اینجا بر طبق فرموده آمر موافق ترجمهٔ هندی بحکم اینکه المامور معذور بتفصیل هر کدام می پردازم و الفاظ هندی را بدستور محاوره هند بحیز رقم می سازم از نقدیات وغیره هون پنجاه هزار لکهه زیور طلا چهار پله نه کهنڈی مس سیزده پله سه کهنڈی آهن آلات بست هزار کهنڈی آلات چهار صد و پنجاه پله چهار صد کهنڈی جست آلات چهار پله چهار صد کهنڈی نقره چهار یا دو کم شش کهنڈی برنجی و صد و هفتاد و پنج پله خشت فولاد و چهار هزار کهنڈی مرادی یعنی تنگچه مس شصت لکهه حواله صوبه داران بابت بطی سه لکهه هون در قلعجات پنجاه و چهار سلبوجیه هزار هون که مجموع بست و سه لکهه هون می شود تمام شد موجودات خزانه تعجب که از اشرفی و روپیه هیچ تقلم نیاورد شاید تحویل دیگران باشد و همیشه جمع خرچ آن ملاحظه میکرد جواهر خانه از الماس و مانک و پنه و پکهراج و مروارید و مرجان و لهسنیه و نیلم و گومیدک و انگشترها و پرتله مرصع و پدک یعنی از بیر و طره مروارید و سرپیچ مرصع و چندر رکهه و سیس پهول و یک پتی بازوبند و بیان کرن پهول لون کل کنگن یا تلیا و هیڈی بلا قید شمار و قیمت تخمیناً شصت کرور

مال منیه و در موجودات توشک خانه که آنرا جامدار خانه میگویند پارچه پیٹی زر دوزی یک لک تهان دستار و سیله زر دوزی و ساده از جاهای مختلف پنج لک پارچه ابریشمی چهار لک شال باب پنج لک کمربند گجرات وغیره پنجاه هزار کمخواب پنج لک همرو یعنی کمخواب ساده یکهزار سقرلاط ایک لک طاقه قرطاس سی هزار و دو دستے از انگله افشانی و بریشه پانزده هزار بالاپوری هشت هزار دولت آبادی هفت هزار و دو دسته موجودات خوشبوئی خانه وغیره قرنفل بست هزار پله بست کهنڈی جوتری یعنی لبا سه سه کهنڈی جائے پهل یعنی جوزبویه سی هزار کهنڈی زعفران چهار کهنڈی عنبر ده هزار کهنڈی ارگجه دو کهنڈی چندن پنجاه هزار پله پانصد کهنڈی کستا گرچندن یعنی صندل سرخ

پنج کھنڈی کافور چہار کھنڈی عود یعنے اگر دہ کھنڈی گلال بست ہزار کھنڈی منقہ
پنج کھنڈی اکھروٹ یعنے چہار مغز سہ پلہ سہ کھنڈی بادام دو کھنڈی خرما سی ہزار
کھنڈی کھجور یعنے خرماے تر چہار ہزار کھنڈی مغز نارجیل پنجاہ کھنڈی الائچی سہ کھنڈی
روغن خوشبو چہار کھنڈی روغن سکندہ رای دو کھنڈی روغن چنبیلی پنج کھنڈی روغن
پنپابیل دو کھنڈی چیپاری یعنے فوفل ہفت ہزار کھنڈی گوگل یعنے مقل پنج کھنڈی
زرد چوب پانصد کھنڈی بلیلہ یکصد کھنڈی زنگی ہرر دو ہزار سی صد کھنڈی مغز دوشر
بست ہزار شیشہ مرچ سرخ پنجہزار کھنڈی خشخاش صد کھنڈی سیماب دو کھنڈی موجودات
مودیخانہ و مطبخ شالی ہفدہ کھنڈی گودرم یعنے گندم دو لکھہ کھنڈی نخود پنجاہ ہزار کھنڈی
ماش دوازدہ ہزار کھنڈی مونگ بست و پنجہزار کھنڈی ارہر یکہزار کھنڈی روغن زرد
بست و پنجہزار کھنڈی روغن تلخ ہفت ہزار کھنڈی انگوزہ سہ ہزار کھنڈی زیرہ دو صد
کھنڈی صمغ سی صد کھنڈی کوبی چندن دو صد کھنڈی گندھک سفید دہ ہزار کھنڈی ہرتال
دہ ہزار کھنڈی ابرکہ دہ ہزار کھنڈی نیل دہ ہزار کھنڈی کبریت (یعنے گندھک) دو صد کھنڈی شنگرف
سی کھنڈی کاسے پھل پنجاہ کھنڈی زنگار دو کھنڈی پیپل دراز دو کھنڈی پیپلامور دو کھنڈی
افیون صد کھنڈی اجواین یکصد کھنڈی شہد یکصد کھنڈی نوسادر یکصد کھنڈی برادہ
آہن ہفت صد کھنڈی کنجد سیاہ دو صد کھنڈی برنج رائی بھوک یکصد کھنڈی برنج لالا
یکصد کھنڈی برنج ملباسر یکصد کھنڈی برنج موگر یکصد کھنڈی برنج صری سال چہار صد کھنڈی
دال ارہر بست ہزار کھنڈی دال مونگ دو صد کھنڈی عدس صد کھنڈی شکر سفید ہزار
و پانصد کھنڈی نبات سی صد کھنڈی نمک پانزدہ ہزار کھنڈی سیر خشک پنجہزار کھنڈی سی
پیاز سی صد و پنجاہ کھنڈی قند سیاہ یکہزار و شش صد کھنڈی موجودات سلاح خانہ شمشیر
سی صد قبضہ کھانڈا دو صد آہنی ہفت صد سپر چہار ہزار چھر سپر دو ہزار پیٹہ دو ہزار سپر
یکہزار و سی صد جھرہ دو ہزار تیر چہل ہزار بکتر چہار ہزار جلیتہ پنجہزار خود چہار ہزار تیر شش ہزار

حلقهٔ کمان بست هزار اسپل دو هزار حما سه سه هزار گرد پانصد باروت رکاب
دو لکهه کهنڈی پالکی سواری سه هزار آفتاب گیری دوازده هزار دنواب کشتی یکهزار
پانصد پنبه هفت هزار کهنڈی موم سیزده هزار کهنڈی رال یکهزار کهنڈی گوله آهنی یک لک
دف نه صد نقاره یکهزار و دو صد شاخ یعنی نرسنگا هشت هزار موجودات دواب اقبال
پانصد زنجیر اسپان عراقی شش هزار اسپان ترکی هشت هزار اسپان دکن ده هزار
مادیان اسپ نه هزار اسپان مجلس هفت هزار یابو ده هزار شتران سه هزار ماده گاو یکهزار
جاموس پنجهزار گاو میش پنجهزار میش و گوسفند ده هزار نرگاوان پنجهزار اسپان حواله بارگیران
پنجاه هزار فیل حواله جاعداران یکصد و بست و پنج زنجیر غلام و چیله یکهزار کنیزان ششصد فهرست
قلعجات متعلقه از قدیم و جدید که بنظر سبنهاجی گذشته اینست رائے گڈه دوکانه کرماله مدهرگڈه
سهنگ گڈه وردهن گڈه سیس گڈه کویل گڈه الکائی گڈه الکائی سودها گڈه پربل گڈه متهن گڈه
بسنت گڈه الکها گڈه بنالا رسال گڈه تیر گڈه نراین گڈه سور گڈه سارنگ گڈه کورکهه گڈه
کلن گڈه کورند گڈه ورود گڈه قلعه تانهه بارکا گڈه کورنگ قلعه رکهای سورنگ گڈه بهیر گڈه
کال گڈه جسونت گڈه ماون گڈه سیمان گڈه مان گڈه بلونت گڈه ستاره خورد ستاره کلان
قلعه ماهولی کاوراسان گڈه بهاند گڈه دیو گڈه قلعه موکری مولا گڈه اسیر گڈه بطف گڈه
اوجب گڈه پال گڈه کلیان اودوت گڈه برسده گڈه دسال گڈه بهوپال گڈه نامی گڈه
قلعه نامری کومل گڈه سوندا گڈه تیپ گڈه کشان گڈه رتن گڈه بیر گڈه نرسنگه گڈه بیت گڈه
دیپال گڈه منوهر گڈه بهودبر گڈه کنک گڈه راجندر گڈه راج دس گڈه من موهن گڈه قلعه
گهوسالا دهردهی گڈه بهرش چندر گڈه جیون گڈه دندن گڈه چندن گڈه بیجا گڈه رام سین گڈه
سیتا گڈه بنکا گڈه قلعه اجیل مل بهادر گڈه قلعه بهادی باین گڈه ستهر گڈه بجی درک گڈه دیپا گڈه
سنبت گڈه بهار گڈه سه وگڈه قلعه تهونبری قلعه کرور قلعه بلبن قلعه مارلی دیاکهر گڈه راجا
کرن گڈه قلعه لوپا بالا خورد چوپره قلعه سوبها سوبیر گڈه زنگ گڈه بچتر گڈه مرده گڈه کهیر گڈه

اودهه سیدرائو تا گڈه نیپن گڈه مچهندر گڈه اراک گڈه مالو کهنده الونت گڈه اوجا کر گڈه ترنگ گڈه
قلعه کاویل بهیم گڈه کهیرا گڈه پاندون گڈه چیتن گڈه سیدی درک قلعه کنده رهو درن
درک مالون جیون کوتون قلعه مرج بالامار ونما گڈه قلعه کرهار کوتدال اکول قلعه مانجیر
ملکاپور جالی سبت گڈه سند گڈه جادن گڈه چندر گڈه بهندار گڈه مدن گڈه قلعه ملهیر
قلعه کانوری مشکل گڈه برام گڈه چیتن گڈه قلعه رون تها قلعه کهیو اسری گڈه مرک گڈه
قلعه ویشاپور پرتاب گڈه ممک گڈه قلعه باکن کوتهلا گڈه قلعه کورنده قلعه رودرمال ستاره
قدیم سنگار گڈه قلعه درک کهالری رتن گڈه ونکر ورقلعه کلیان قلعه کومس قلعه سروام
قلعه واهتول قلعه راجپور کهانذیری قلعه پهای قلعه جنذیره قلعه جور قلعه خاندیس وغیره .
چندی ویرول ساجرا کو جراجنیر مانک گڈه چون سنبهاجی بر این همه ممالک وثروت پدر دست
یافت خیره سری پدر نسبت بعالمگیر بادشاه بحال داشته ادا هاے خارج آهنگ
بظهور آورده وبا وصف سرفرازی منصب که شش هزاری شش هزار سوار از پیشگاه شاهی
داشت قصد حضور نکرده و بشرف بساط بوس ندر یافت وشاهزاده محمد اکبر که از پدر بغی نموده
بدکن رفت پناه داد لهذا بادشاه را استیصالش مرکوز خاطر بود تا روزے شیخ نظام حیدر
آبادی ملقب بمقرب خان قابو یافته از کولاپور بر سر وقت سنبهاجی که مع کبکلس مشغول لهو ولعب
وعیش وطرب بود تاخت آورد و مسافت چهل کروه بسرعت قطع نموده وجنگل هاے
صعب المسالک وکتل هاے دشوار گذار نوردیده دررسید سنبهاجی اطلاع یافته با جمعیت
موجوده معدوده مقابل شد جنگے سخت بپیوست قضارا در اول زد وخورد والتهاب
نایره پیکار تیرے بکب کلس دیوانش رسیده بر زمین آورد ودستگیرش کردند سنبهاجی
تاب ثبات در خود نیافته پناه بحوطه چار دیواری گرفت اخلاص خان ولد شیخ مذکور دیوار شکافته
قدم جرات پیش گذاشت وآن بے بال وپر را اسیر نمود آخر الامر حسب الطلب بادشاه
بحضور آورده وند وحسب الحکم سلطانی بکمال تادیب مع کب کلس بقتل رسانند میگویند

وقتیکه هر دو بحضور بادشاه رفتند زبان بعرض لا یعنی کشادند و هیچ از درشت گوئی
باقی نگذاشتند دماکه جان درقالب بود آثار عجز از هر دو معاینه نشد سرداران سنبهاجی
براین ماجرا وقوف یافته باخود اتفاق کردند و برادر کوچکش را در راهبری قایم مقام کرده
شیوهٔ تمرد زیاده از سابق گزیدند چنانچه از تواریخ اسلامی دهم از جلد اول و ثانی
مآثر آصفی پیرایهٔ ایضاح می پوشد خلاصه کلام اینکه عالمگیر بادشاه بعد قتل سنبهاجی در
اواخر عمر خود از فساد مرهٹه برآمده مصالحت قرار داد این شرط که سه بعید از محصول
ملکی زر روپیه بصیغهٔ سردیسمکهی حصه مرهٹه مقرر شود چنانچه احسن خان عرف میر ملنگ را
با اسناد سردیسکهی نزد سرداران مرهٹه فرستاد از انجا که آنها را استدعای تفویض
راجه ساهو پسر سنبهاجی که در قید عالمگیر بادشاه آمده بود و بادشاه نظر بصغر سن از
قتلش گذشته به تربیت پرداخت و متصل خرگاه خاص در کشتک داشت نمودند و بادشاه
شاه عالم را باستقبال خواستند بادشاه نظر بوسواس بدعهدی آنها ازان اراده باز
آمده میر ملنگ را پیش خود طلب داشت و فسخ صلح نمود آخر در عهد شاه عالم سر چوتهه و
سردیسکهی از حصه رعایا بمرهٹه مقرر شده سند حواله گردید و چون شاه عالم بعد فتح کام
بخش در سنه ۱۱۲۱ هجری یکهزار و یکصد و بست و یک بر کامبخش مظفر گشته معاودت بهندوستان
نمود صوبه داری دکن باامیر الامرا ذوالفقار خان مرحمت فرمود و داود خان پنی را
نیابت خود داده در دکن واگذاشت داود خان با مرهٹه موافقت تام کرد و قرار داد
که آنچه از ملک وصول شود سه حصه از سرکار بادشاهی باشد و چهارم حصه از مرهٹه سوای
وسیم حصه سردیسکهی از حصه رعایا که بالا مذکور شد اما سند حواله نشده بود که صحبت
محمد فرخ سیر بادشاه از سادات بارهه یعنی عبدالله خان و حسین علیخان که وزیر
و بخشی کل بودند بر هم خورد و حسین علیخان بدکن آمد و بادشاه در باب گوشمال حسین علیخان
بساهو راجه که ذوالفقار خان و اقتدار خود از قید برآورده بر راج دکن و سرکردگی

مرهته‌ها قایم نموده بود متواتر نوشت حسین علیخان این معنی را دریافته بتوسط محمد انور خان
و شنکراجی ملهار بشرط عدم تاخت و تاراج ملک و عدم قطع طرق و نگاهداشتن پانزده هزار
سوار در رکاب ناظم دکن صلح منعقد کرده موافقت تمام بهم رسانید و اسناد چوتهه و
سردیسمکهی شش صوبه دکن بمهر خود با تنخواه کوکن وغیره ملکی که راج قدیمش نامند
حواله نمود و بالاجی بن بشونات که از براهمه کوکنی وکیل ساهو راجه را باتفاق شنکراجی
ملهار سر کرده جمعیت پنجاه هزار سوار کرده همراه گرفت و در اندک ایام هر دو را بعد
عزل محمد فرخ سیر و اجلاس رفیع الدرجات رخصت دکن داده تعیین عالم علیخان نمود
آمدم بر احوال ساهو راجه آن اقبالمند ازلی همراه پدر باسیری آمده در حضور
عالمگیر بادشاه آمد منظور نظر بادشاه گشت بادشاه نظر بکم عمری او از سر خونش گذشته
همت بتربیت او گماشته متصل بارگاه عام در گلال بار فرود آورد بمنصب هفت هزاری
هفت هزار سوار و خطاب راجه سرفراز فرمود و بعد چندی حسب التماس ذوالفقار خان
تفویضش گردید و در همان نزدیکی انتقال بادشاه روداد آن بلندبخت بر چار بالش
راج نشسته سرداران مرهته و اسلام را با خود گرویده ساخت و برهبری عقل خداداد
کاروبار ریاست خود به هشت کس که آنها را اشت پردهان یعنی هشت وزیر گویند
سپرده بفکر شد و بر مسند سرور و نشاط و عیش و انبساط تمکن گزیده و غاشیه اطاعت
سلطنت بر دوش کشیده فراغت تمام گزید از انجا که ستاره اقبال او در ترقی بود
سموم انقلاب و اختلال سلطنت روز بروز وزیدن گرفت اول حال عالمگیر بادشاه
رخت بسرای خاموشان کشید و ثانیاً شاهزاده محمد اعظم شاه با کوکبه سلطنت و ارکان
دولت از دکن سمت دار الخلافت دهلی شتافت و با بهادر شاه برادر خود که از لاهور
بقصد مقابله رسید در سواد حاجو ده گروهی اکبرآباد نبرد آراسته کشته گردید ثالثاً
بهادر شاه بتالیف امرای دکن قدم در دکن گذاشته کامبخش برادر دیگر خود را

که رونق افزاست حیدرآباد بود و در سواد قلعه گول کنده جنگ کرده زخمی شده دستگیر شد
و در همان اوان سند دیسکهی بشد و ما سر صد و ده روپیه از همه رعایا پادشاه مرحمت فرمود
را لغا امیر الامرا ذو الفقار خان که مربی ساهو راجه بود صوبه‌دار دکن شفقه داود خان پنی
نایب گذاشت و داود خان بنظر حراست رعایا و خود داری خاطرداری مرهته مقدم شمرد
تا آنکه ارتحال بهادر شاه روداد و هرج مرج تمام در سلطنت راه یافت و در میان شاه و
وزیر بساط شطرنج نقاض گسترده گردید حسین علیخان در دکن آمد با داود خان جنگیده
او را کشت و با ساهو راجه موافقت بهم رسانده سند چهارم حصه محاصل ملکی سپرد دیسکهی نماند
بهم خود بتسلیم نمود و فوجی از و همراه گرفت موافقت دوره فلکی موجب ترقی اقبال ساهو راجه
شد او بخاطر جمعی تمام در انتظام ملک پرداخت چه خس و خار دکن از توجه عالمگیر بادشاه
برفت در روب آمده بود و از سلطانان و زمینداران با اقتدار نامی نماند که خار را در دل باشد
راجه ساهو بتخلیه ملک از صاحبان فوج و اختلال سلطنت اسلام بنا بر نفاق امیران غنیمت
دانسته بفراغ خاطر قدم در پیش و کامرانی گذاشت و در هر پرگنه دو نایب مستقل یکی
مکاسداد که تحصیل زر چوته کند دوم سردیسکهه که وجه رسوم آن وصول نماید مقرر کرد و اقربای
خود را تقویت تمام بخشید پرسوجی را به ملک کرناتک و براز مامور کرد و داماجی کایکواژ را
رفیق ساخته بگجرات فرستاد کانهوجی و دانوجی و سیتاجی پسر برادر از برادران پرسوجی
در کرناتک حاکم گشتند و پرسوجی را دیباجی نام فرزند شد و از و رگهوجی متولد گردیده او
چهار پسر یادگار گذاشت جانوجی مودهاجی ساباجی بنباجی اولین یعنی جانوجی به حکومت
برار جلوه گر شد اسمعیل ساهو راجه آسوده حال فارغبال زندگانی بانصرام رسانید گویند
سخت زانی و حرامکار بود هر جا زن جمیله از رعایا و سپاهی می شنید بزور طلبیده
مباشرت نموده سر میداد اکثر اوقات بخانه کسانیکه زن شکیل می یافت خود رفته و از ایشان
منفعت [illegible] کرده شب ها میماند روزی خبر یافت که سپاهی زن نبیله دارد و از زنان

محتاله پیغام وصال فرستاد آن زن عصمت سرشت شوهر خود را ازین ماجرا اطلاع داد
شوهرش اشاره کرد که بمکر و حیله و رفق و مدارا تنها در خانه طلب نماید و خود بشهرت سفر اسباب
برآورده روزانه کوچ نمود و شب تنها بخانه آمده مستواری نشست تا آنکه ساهو راجه تنها با یک
خدمتگار و دو سه جوان چوکی وقت شب موافق وعده بخانه سپاهی آمده بساط مباشرت بگستر
گستر و جوانان را بر دروازه بمحافظت قایم داشته خدمتگار را بطلب شراب وغیره اسباب
طرب فرستاد و زن عفت مآب موافق ایمای شوهر ساهو راجه را از جامهای متواتر شراب
مدهوش نموده شوهر را مطلع گردانید شوهر از کمین گاه برجسته دروازه خانه را از اندرون مضبوط
ساخته دست و پای آن مخمور بریسمان بسته با ستونی بند کرد و پاس نمک منظور داشته
قتل نکرد اما کنچه ریشات را در مقعدش خلانده در روغن زردی با فتیله در کنچه انداخته چراغی
افروخت و آنرا بهمان دستور در خانه گذاشته از راه دیگر مع زن خود روان گشت -
و مفقود الخبر گردید چوکیداران بگمان آنکه راجه مشغول عیش اند بی فکر نگاهبانی آخر ساختند
تا آنکه صبح شد و آفتاب طلیعه نور آشکار ساخت چون دیر بسیار ملحوظ گردید دروازه را شکسته
اندرون آمدند و ساهو راجه را نیم جان گرفتار این حالت دیدند مخفی در پالکی انداخته بخانه
آوردند و در سراغ مرتکب این حرکت شدند آخر از و نشانی نیافتند و ساهو راجه از غیرت
یا بالم ضرب کنچه در همان دو سه روز قضا کرد رفقا در اخفای این امر کوشیده بمنزل
رسانیدند تاریخ وفاتش در سنه ۱۱۶۳ هجری یکهزار و یکصد و شصت و سه هجری نوشته اند چون
ساهو راجه لاولد بود رام راجه نبیره راجارام خلف سیواجی را بسرداری برداشتند و
در ستاره که دار الاماره مرهته است مسند نشین ساخته بند و بست آنجا بقبضه خود آوردند
چنانچه تا حال همان جا توالد و تناسل راجه های مذکور است و بر احوال تفصیلی اولاد ایشان
اطلاع نیست مگر نام تو رنگی باقی و کامیابی پر دهان برسم ظاهر از خلعت وغیره از انجا مسلم
چون انقراض دولت مرهته از ساهو راجه شد دگر دو سه سردار مرهته که در ابتدا نوکر سیواجی

بودند و بعد از ان دامن دولت آصفیه بدست آوردند تا حال اولاد آنها پرورش ازینخاندان
دارند بقلم می آرم تا نام آنها نیز بر صفحهٔ روزگار بطفیل احوال مرهٹه ثبت باشد **راجه
چندر سین جادو** پدرش دهناجی جادو از سرداران معتبر همراهی سنبهاجی بهوسله
بود همواره با فواج بسیار بتاخت و تاراج ملک می پرداخت بعد وفات ساهو راجه نوکری
بادشاهی امتیاز یافته بهالکی وغیره محالات صوبه بیدر در اقطاع او مقرر گشت با چهار هزار سوار
نوکری میکرد و در تعلقه پنج محله که در جاگیرش بود سه کروه پے کشنا بالائی کوبچه قلعه مختصر
ساخته بچندر گده موسوم نموده آصفجاه مغفرت مآب پاس او بسیار میکردند میگویند وقتی
باجی راؤ با نواب مغفرت مآب بعد محاربه مصالحه شده و ما چند قرار داد و جمله شرایط صلح -
این هم بود که دهناجی جادو بخانه اش مهمانانه قدم رنجه نماید نواب برای پذیرایی این امر
خود بخانه دهناجی جادو تشریف برده اظهار باجی راؤ بر زبان آورد دهناجی گفت نام برده
از ادنا نوکران این کس بود هرگز چنین اتفاق نکرده که بخانه اش رفته باشم نواب فرمود
تشریف بردن آقایان بخانه ملازمان و کهتران موجب منقصت سرداری نیست بلکه باعث افزایش
آبروی ملازمان خود است و ما این شیوه اکثر داریم و نوکران را می نوازیم اصحاب دهناجی
جادو بر طبق فرمود نواب بخانه باجی راؤ رفت باجی راؤ چهار کروه پیاده باستقبال شتافت
کنج پالکی گرفته بمهمانسرا برد و تا دیر دست بسته پیش او استاده ماند خوشامد باجی راؤ که
بر خود غلطان شد و ذرهٔ تمکین دهناجی جادو که متزلزل نگشت هرگاه نواب بخانه باجی راؤ بتقریب
ملاقات میرفت دهناجی جادو همراه سواری بوده وقت فرود آمدن با جوق خود طرفی بر فیل مستقل
قیام میداشت الحاصل در سنه هجری یکهزار و یکصد پنجاه و شش هجری پس از فوت او پسرش راجه
رامچندر بجای او قرار یافته بمنصب هفت هزاری و خطاب مهاراجه سر اعتبار برافراشت -
اما از نادرستی در خانه او داد و بیداد سپاه طلب خواه بود و در عمل صلابت جنگ بنابر بلی رندی
او اکثر محالاتش بضبط در آمد و باز بتقریبی بحال شد گاهی بنوکری میرسید و گاهی تغافل

میکرد در ایام ولی عهدی نظام الدوله آصفجاه که لشکر اسلام در ملک مرهٹه درآمد نمود و
هر روز ستیز و آویز بود با آنها درساخته شبجه باجمعی برخاسته رفت چون متلون مزاج بود
و قباحت فهمی اصلا نداشت پیش آنها هم ساقط الاعتبار گشته بعد چندے در دولت آباد محبوس
گردید و بوساطت بعضے از انجا رهائی یافته بعد صفح جرایم بندامت گویان پیش نظام الدوله آصفجاه
آمد و بحالی منصب و جاگیر بدستور سابق مورد عاطفت شد چون آخرها از و حرکات نا مناسب
سرزده اطمینان از میان رفت آصفجاه او را نظر بند فرموده در قلعه گولکنڈه محبوس ساخت
و در انجا درگذشت و دو پسر از و باقی مانده بجاگیر قلیل از محالات ارلی بسر می بردند آنهم درگذشتند
حالا نام و نشانے از آنها یافته نمی شود **راجه سلطان جی** از قوم مرهٹه ملقب به بنالکر
بجاجی نایک نبیره انگ پال که از اعاظم زمینداران دکن است ابتدا بنوکری راجه ساهو
می پرداخت و بسرلشکرے او معروف بود در عهد نظام الملک آصفجاه امتیاز برگرفته بمنصب
هفت هزاری و تعلقداری سرکار بیٹر و از بعضے محالات سرکار فتح آباد صوبه خجسته بنیاد
و پرگنه حویلی پاتهری صوبه ظفرآباد سربلند گردید با سه هزار سوار نوکری میکرد سالے که نواب
مذکور برحمت حق پیوست بفاصله چند ماه سال هزار و یکصد و شصت و یک هجری او هم فوت نمود
پس از ان ناصر جنگ شهید درایامے که عزیمت پهلچری نموده قریب سکنش رسید منونت راو
پسر او با فوج خوب برآمده در کنار لشکر اسلام خیمه زد ناصر جنگ مراعات سرداری او نموده
اول برسم تعزیت بمنزل گاه او شتافت و بیافتن منصب و خطاب ارثی و تقرر محالات پرگنه
و جاگیر گلشن آرزوئے او سرسبز گشت در عهد صلابت جنگ لفظ مهراج بر نام او افزود
در سنه هجری هزار و یکصد و هشتاد و یک سرے به نیستی سرا در شد پسر صغیرے که از و مانده بود
جاے او بسرداری چهره برافروخت اما چون پایه دیرینه درمیان نبود و بند و بست محالات
و رسیدن نوکری هیچ صورت نه بست لهذا بعد یک دو سال قلیلے از جاگیر بر و گذاشته باقی
بضبط در آمد چون پسر مذکور که هیبت راو نام داشت قریب بشباب رسید محالات دیگر از

ثمر اتر تنخواه یافت جوان خوش‌رو بود در عین جوانی ناکام از زندگانی رفت راجه بیر بهادر
پسر بهروجی سرکره نمبالکر است از قوم دهنگر نیا کالانش در نواح اناگوندی که بر کنار دریای
تنگ بهدرا واقع است و سابقاً مکان نشست راجه‌ها بود توطن داشتند و بتقریبی از انجا برآمده
در دیهات قریب بلده بیجاپور سکونت ورزیدند بهروجی در عمل نظام الملک آصفجاه بمنصب لایق
و بتعلقداری پرگنه پالم صوبه بیدر سرفرازی یافته بنوکری می‌پرداخت چون درگذشت اکاجی
پسر کلانش بجای او تقرر پذیرفت و در جنته رفته بمنصب هفت هزاری و خطاب راجه بیر بهادر
و افزونی اقطاع چهرهٔ عزت برافروخت سال هزار و یکصد و نود هجری بعدم سرا شتافت -
با زبان فارسی آشنائی داشت و در فن کبت و دوهره که عبارت از کلام موزون بزبان
مردم مابین گنگا و جمنا ماهر بود و موسیقی فهمی کرد راقم سطور با وی ربط خاصی داشت پسر
او و پسرش سدهرام و برادرزادهایش جاگیر ارثی را بتقسیم یافته سررشته ملازمت پیشگی سرکار
داشتند حالا بر احوال آنها اطلاع نیست **چهار راو جانوجی جسونت نبالکر**
پسر راو رنبها است که در عهد خلدمکان بمنصب عمده و تعیناتی دکن سرفرازی داشت و چون
باپسران راجه ساهو بهوسله مکرر سر جنگ بار سانیده بود آنها بعد قرار یافتن صلح با حسین علیخان
شکایت او بمیان آوردند او بخاطرداشت آنها او را بعذر مقید ساخت در ایامی که نظام الملک
آصف جاه از مالوا اراده دکن پیش گرفته عبور نربدا نمود حسب درخواست محمد انور خان رهائی
یافته بکمک برهانپور بتعین شد او که آبله در جگر داشت بوساطت محمد غیاث خان بانواب
مذکور ساخته بملاقات پیوست و در جنگ عالم علیخان و مبارز خان عماد الملک مصدر حسن
خدمت گردیده بمنصب هفت هزاری و هفت هزار سوار بلند مرتبه گشته بعد فوت او نامبرده
بمنصبی در خور و تقرر بمحالات ارثی و بتول علم اعتبار برافراشت سلیقه جاگیرداری خوب
داشت تا بآبادی اقطاع پرداخته فوج شایسته فراهم آورده در معارکات رایت بهادری افراخته
از انجا که مسیر منصوبه بود بواسطه جواب سوال سرداران مرهته دکن می‌شد در عمل ناصر جنگ شهید

بخطاب جسونت ناموری اندوخت و در جنگ بهولچری با قوم مزبور مصدر تردوات شایسته
گردید اگرچه در انسیه قریه بدنامی مقتول شدن او بنام نامبرده هم افتاد در سال هزار و یکصد
و هفتاد و شش هجری بدار عدم شتافت پسر کلانش را که جسونت که آثار رشادت از چهره او
لایح بود در حین حیات او درگذشت الحال پسر کوچکش مهاراو رنبها پسر جسونت
مزبور بطریق ارث بجاگیر او کامیاب گشته بنوکری سرکار می پردازد راو رنبهای مذکور
جوانی است خوش‌شیر و جوانمرد باهمت دولتش درین ایام که خزان سرداران قدیمی است
آب رونقی دیگر دارد چون بتقریب تسوید این اوراق تحقیقات قوم بنجارا که رسد رسانان
بلاد و عساکر است اتفاق افتاد نظر بتازگی سخن اینجا مسطور از دکه خالی از معلومات نیست ۔

قوم بنجارا این گروه را دو فریق است یکی را بهوگیا و دومین را بهرتیا گویند بهوگیا بست
هفت پاڑا یعنی قسم دارد و هر قسمی صاحب گاوان بسیار و این قوم در آفاق گردی و آذوقه
رسانی بلاد و عسکر بهر سمت که قصد نماید بی نظیر است و سوای آنها کسی متکفل این امر
نمی شود و بموجب قول سه دار فوج آمد و شد و فراهمی گاوان دارند و هر فریق صاحب طبل و
نشان و علم و زبان اینها نیز صاحب سلاح می باشند و فرودگاه و بود و باش اینها را
مکان معین نسبت زن و فرزند و سامان خانه داری همراه دارند و شبانه در بادیه لق و دق
آب و گاه دیده فرود می آیند و سواس از جانوران درنده و رهزن و دزد ندارند و گاو اینها را
شیر ضایع نمیکند گویند از قوت سحر دهان شیر دافی و دست دزد و رهزن بند سازند بلکه
زنگوله گردن گاوی که مقدم گاوان دیگر می باشد از سحر تعبیه کنند که هرجا صدای آن
میرسد دهان موذیات بند میشود و فریق دیگر که باسم بهرتیه است اگرچه تمام شیوه مذکور
دارد و اقسام آنها پنجاه و دو پاڑا مقرر بجز ضلع مخصوص خود بملک دور دست نمی روند ۔
در نواح اورنگ آباد و پونه وغیره فریق بهرتیه سایر و دایره از مالوا و کوکن و خاندیس و
نواح دیگر غله رسان و فریق بهرتیه در صوبه حیدرآباد و تا ضلع ناگپور و براڑ و کنار کشنا

نگاپو می نماید نام سردار قوم بهوگیا بهنگی وجنگی است و نام سردار قوم بهرتیا لچهمن اگرچه
اینها در سلف گذشته اند اما در اولاد آنها هر که پیدا میشود تازه ساز نام اجداد خود است
و شماره گاوان اینها بر وقت تالکوک میرسد و مناسبت فیما بین هر دو قوم بنا بر ضلع نوروجی
بابرک مرحوم قومیت دست میدهد و عندالضرورت شریک بلشکر هم میشوند و جنگ می کنند
چنانچه که نواب آصف جاه ثانی متصل دهارور و رنبر و مرهته فی الجمله مغلوب گم دیدند و مرهته
خواستند خود را تا فیل خاصه رسانند بنجارهای بهنگی گاوان خود را که قریب پنجاه هزار گاو
پر انبار بود گرد و پیش فیل خاصه کرده حصار مضبوط نمودند و چپ قلش مردانه بعمل آورد
که رسائی فوج مرهته تا فیل نشد و فیما بین هر دو فریق شادی کتخدائی میشود اما رسم کدخدائی
طرفه دارند که هر کسی خواهش زوجه داشته باشد تن تنها در جوق فریق هم چشم برود و خود
خواستگار نماید آنها او را مانند جان داشته بسرانجام شادی پرداخته وادنی موافق مقدور
داده رخصت سازند بعد ازان او مختار است که در قوم خود رسیده ضیافت قوم کند اما
صاحبان دختر شریک او نمی باشند و مادر و پدر شوهر شادی فرزند خود نمی بینند زنان هر دو
قوم زیور سنگین از برنج در پا و دست دارند و جوره عاج از پنجه تا بغل می پوشند بلکه دختر
نوکدخدا انگشت معجر و چند تا چوره آویزان سازند معنی لفظ بهوگیا موافق قیاس بدو وجه
معلوم میشود یکی اینکه بهو بمعنی زمین است و گیا بمعنی کننده کردن یعنی تمام زمین را طی
می کند دوم اینکه بهوگیا لفظ مرکب بمعنی گرسنه است یعنی از گرسنگی جا بجا میگردد و معنی
بهرتیا اینکه بار کننده است اجمال سطرے چند در احوال رفقای سیواجی بهوسله
[illegible] می طرازد که سردار اول قدیم این فریق در ابتدا دهناجی جادو و سنتاجی گهورپره است
که همواره فوج کشی با سیکر وند و بتاخت و تاراج ملک می پرداختند احوال اولین بالا مستقل
ذکر یافته دوم حین را که علم نخوت می افراخت پیش از راماپسر سیبها گفته زوجه او که [illegible]
[illegible] پسر چند ساله خود کاره فرما بود دهناجی وغیره کشتند بهرش را نوکهورپره چندی [illegible]

بجای پدر می پرداخت و از و هم نامور تر گردید اولاد و اقوام هر یکی در دکن موجود دیگر
از سرداران مذکور بهاریه اند که در ملک گجرات در آمد که ده اکثر صوبهٔ مذکور را بتصرف
آوردند دیگر از سرداران رگهوجی بهوسله است که با راجه مذکور نسبت هم قومی نیز داشت
صوبهٔ برار متعلق با و بود و ملک دیوگذه و چاندا نیز بدست آورده از راه گنگ بملک بنگاله
رفت و بعوض چوتهه آنجا صوبهٔ اودیسه گرفت بعد فوت او جانوجی پسر کلانش بجای او نشست
چون فوت نمود چندی میان برادرانش نزاع بود آخر بر مودهوجی بن رگهوجی مقرر گشت
و او سند تعلقه بنام پسر خود رگهوجی حاصل کرد دیگر از همراهان او مرار راو گهوڑپڑه است
که تعلقه داری سراوغیره محالات صوبهٔ بیجاپور بود و ناسی بسر کردگی برآورد قلعهٔ گپتی وغیره محالات
بسیاری در تصرف داشت حیدرعلیخان مطابق سنه هزار و صد و نود دوم در قلعهٔ مذکور محصور
نموده دستگیر ساخت و در قید او بعدم خانه نهاد و سرداران خیر از اندازهٔ تحریر بیرون
مخفی نماند که از تاریخ مرهتی تا احوال ساهوراجه ترجمه نموده شد و بعد از آن ورقی چند مشعر
بر احوال سرداران که از راقم سطور ربط مودتی داشتند و ملاقاتها فیمابین می شد تا اینجا
از خود گذارش یافت حالا تتمه احوال بنابر تتمیم کلام برسم اجمال می نگاریم زیرا که کیفیت
تفصیلی این گروه در تواریخ اسلامی مثل تاریخ خافیخان و خزانهٔ عامره و مآثر آصفی که از تالیف
محرراست بشرح و بسط تمام مندرج و بعضی سوانح که بعد اتمام کتاب مذکور بدریافت رسید
نیز شمه بنوک قلم می آرم ـ

آغاز کیفیت مداخلت براهمه کوکنی در دولت مرهته بهوسله و برکنار گذاشتن آنها را فقط بنام نوکری

ناقلان صادق القول می آرند که بالاجی بن بشناتهه کوناش در احوال ساهوراجه ذکریافت

اول حال در ملازمان دهناجی جادو سنبا پتی منخرط بود چون جوهر لیاقت و کاردانی داشت
رشدی بهم رسانده قدم در سوال و جواب امور عظیمه گذاشت و از طرف راجه ساهو بصیغه وکالت
در خدمت امیر الامرا حسین علیخان پیوست و وقتیکه امیر الامرا عالم علیخان برادرزاده خود را
بصوبه داری دکن گذاشته حسب الطلب عبد الله خان قصد شاهجهان آباد کرد بالاجی مذکور
بسر کردگی پنجاه هزار سوار متعینه همراهی امیر الامرا گزید باجی راو پسرش که بلند طالع
صاحب اقبال بود اکثر همراه دهناجی جادو بحضور ساهو راجه آمد و شد میداشت و مورد
خطابات و مصدر ترددات میگردید درین ایام افواج متعینه شاهجهان آباد که بسر کردگی
بالاجی دهنده بود باتفاق سکراجی ملهار که از پیشگاه امیر الامرا صاحب اختیار دکن شده
مراجعت بدکن نموده تعین عالم علیخان گردید عالم علیخان را غیر از نام نماند و حکم بالاجی
بسناتهه و شنکراجی ملهار شد تا آنکه صوبه داری مالوه از پیشگاه فردوس آرامگاه محمد شاه
بگردهر بهادر که از قوم ناگر بود مقرر گشت و او در سنه یکهزار و یکصد و سی و نه هجری آمده داخل
گردید راجه ساهو باجی راو را با جمعیتے همراه داده بمالوه فرستاد و او بر گردهر بهادر مظفر گردید
گردهر بهادر جنگ کرده مقتول شد باجی راو سالم و غانم خود را پیش راجه ساهو رساند چون
از او درین مهم ترددے شایسته بظهور رسیده بود مشمول عواطف راجه گشت درین اثنا
سری پت نامی سرکرده هشت کس پردهان وفات یافت راجه ساهو باجی راو را اهل
دیده خدمت سری پت متوفی باو فرمود و بعنایت سکه کتار سرفرازی بخشیده بمنصب پیشوائی
و سرکردگی هشت پردهان نواخت و چون او از قوم برهمه کوکنی بود و برهمن را در زبان هند
پندت گویند به پندت پردهان شهرت گرفت سکه کتار عبارت است از سکه مهر وزارت را
در کیسه پارچه داشته بر گوشهٔ رومال بسته بر کتار گذارند و کسے را که سرفراز میفرمایند
عنایت میکنند تا بجاے قلمدان وزارت باشد الحاصل باجی راو برین خدمت عظمی
سرفراز گشته کلاه گوشه افتخار بفلک رساند و چماجی برادر خود او نیز بدرجه امارت رسید

هر دو برادر در انتظام ممالک بجان کوشیدند و در انفتاح قلعجات و رفت و روب
خاشاک فتنه و فساد داد جسارت و جلادت دادند از انجا که نیر اقبال بر اوج بود
هر جا که روی آوردند فتح و دولت استقبال می نمود و بجز نیکنامی و خزاین حاصل
نمی شد - باجی راو دکن را از مفسده پاک ساخته و بانتظام واقعی پرداخته با هشتاد
هزار سوار و توپخانه آتشبار و پیاده هاے بیشمار باتفاق چماجی برادر جانب هندوستان
رخت کشید اول نواح اوجین را دستخوش غارت نمود و هر صوبه مالوا متصرف گشته
از پیشگاه خلافت مظفرخان بهادر برادر امیر الامرا صمصام الدوله مامور بمقابله و تنبیه او
شده تا لب رونج رسید - باجی راو مصلحت در جنگ ندیده عطف عنان جانب دکن
نمود و باز در سال یکهزار و یکصد و چهل و هفت هجری قاصد هندوستان گشت
قمر الدینخان وزیر و امیر الامرا از حضور بادشاه بتادیب او تعین گشته سی کروه
مفاصله فیمابین گذاشته در ملک مالوا در آمدند - باجی راو نیز بمقابله هر دو امیر کبیر
دو جوق کرده یکی را بسرداری پیلاجی جادو بمقابله وزیر الممالک فرستاد سه چهار بار
جنگ واقع شد و جوق دیگر را بسرداری هولکر در مقابله امیر الامرا گماشت - امیر الامرا
برزعم اعتماد الدوله طرح صلح انداخت و بعد صلح هر دو امیر عالیشان معاودت نموده
داخل دار الخلافت شدند و بعد یکسال امیر الامرا موافق درخواست راجه جی سنگه سوای
سند صوبه داری مالوه و گجرات از پیشگاه بادشاه بنام باجی راو فرستاده مرهون
احسان خود ساخت - باجی راو از سند و نسبت صوبه هاے مذکور مغرور شده
بعد تاراجی راج هند او پیلاجی را حکم کرد که در انتربید که ملکیت مابین گنگ
جمنا رفته شورش انداز دو از دریاے جمنا گذشته با برهان الملک که متصل
اکبرآباد مخیم دارد آویزد - چون فریقین مقابل شدند بحسب اتفاق شکست
بر لشکر مرهته افتاد و پیلاجی گریخته بحالت تباه بباجی راو پیوست باجی راو

در خشم آمده بکوچهای متواتر برسم یلغار در شبانه روزی مسافت هفتاد کروه
طی کرد و میله کالکا که هفت کروه دهلی مجتمع بود بتاراج آورد۔ قریب بود که بر ساکنان
شهر دست انداز د بارے امرای بادشاهی توفیق مدافعت یافته کوس جنگ
نواختند و نبرد مردانه گرفتند و دو سه هزار آدم بکار رقص بسمل نمودند۔ باجی راو
عنان معاودت همان زمان تافت و از روسای هند هر کس را که مغلوب دید
بار اطاعت و مالگزاری بصیغه چوتهه دهی بر گردنش گزاشت بعد ازانکه آبادی پونه
بفر وجود باجی راو زینت بخش جهان شد۔ ایلچیان راجه جیسنگه سوای والی جی پور
پیش باجی راو رسیده طالب معاونت گشتند و ادای مبلغ وجه نعلبندی که
عبارت از خرچ روزمره سپاه باشد بر ذمه خود قبول کردند۔ بنابران باجی راو
که بسرمنیت پیشوا مخاطب شده بود رانوجی سیندهیه را که خاک برداشته او بود۔
مع ملهار راو هولکر و اوداجی پنوار بفوجی شایسته و جرار ماذون ساخت و آنها با مردم
در ملک راجپوته رسیده رسم امداد بعمل آوردند۔ همین که خرخشه راجه بخت سنگ
راتهور که مصدر اینهمه شورش و فساد شده رفع گشت و غبار فتنه برخاسته فرو نشست
سپاه دکن قصد مراجعت داشت که ستر سال مرزبان چهتر پور که دران سال محمد خان
بنگش بر طبق حکم اقدس در پے تخریب او شده در استیصال می کوشید ملتجی
گردید۔ فوج دکن بیجابی تمام متوجه آن سمت شد و بوضع معمولی خود از بند کردن
رسد لشکریان و تاخت و تاراج خانمزکور را عاجز و زبون کردند و نوعی تنگ گرفتند
که آن سردار عمده سر کن پر کن عنان معاودت بدیار خود پیچید۔ راجه سرداران فوج
را مبلغی گرانمند داده شاد کام مرخص کرد۔ چون آنها پیش باجی راو رسیدند
باجی راو در صله وے این ترددات هولکر را اندور و رانوجی را اوجین داد۔ درین
اثنا خبر رسید که نواب نظام الملک آصفجاه از پیشگاه خلافت سند صوبه داری مالوه

حاصل کرده میرسد بنابرین باجی راو از مقر خود کوچیده بر بهوپال علم زد و در انجا تلافی عسکرین روداد سرگرم جنگ و جدال بودند و هنوز مقدمه یکسو نشده بود که هنگامه آمد آمد نادرشاه در هندوستان گرم گردید۔ نواب با باجی راو مصالحه نمود و ناصرجنگ خلف خود را در اورنگ آباد نائب گذاشته خود بجناح استعجال جانب شاهجهان آباد شتافت باجی راو بعد رفع مهلکه نادرشاه پله اسلام ضعیف دیده با ناصرجنگ آویزش بنیاد نهاد و بجمعیت پنجاه هزار سوار جرار در ظاهر بلده اورنگ آباد سیاستی نمود ناصرجنگ با ده هزار سوار مقابل شد و بتائید الهی در جنگ غالب آمده اراده تاخت پونه کرد لاعلاج باجی راو بصلح پرداخته بملاقات وے آمد و سرکار هندیه جاگیر یافته بمالوه راهی گشت و در سال یکهزار و یکصد و پنجاه و سوم هجری بر کنار نربدا غریق بحر فنا گشت بالاجی راو ولد بزرگش که نانا لقب داشت مسندنشین ایالت پدر گردید۔

تسلط بالاجی راو پسر باجی راو ابن بالاجی بن بشناتهه مذکور

چون منصب پنڈت پردهانی بعد انتقال پدر به بالاجی راو قرار یافت و از پیشگاه راجه ساهو بعطای خلعت پیشوائی معزز و مباهی شد چاچی عم خود را بدستور و آئین جد و آبا مسلم داشته قوانین راج را زیب و زینت بخشید و در رضامندئ خالق و امنیت و آسودگی خلائق کوشیده قدم متین تر از پدر گذاشت و در سالیکه آصفجاه از حضور رسیده رونق افزائے برهانپور بود و شرف ملازمت دریافته رخصت مالوه گرفت و آصفجاه راتق و فاتق صوبجات دکن گشت و تا ایام حیات نواب موصوف که هشت سال بود از راجه ساهو نقشه جنگ و صلح کجدار و مریز ماند و بعد وفات نواب پسرش ناصرجنگ قریب دو و نیم سال مصالحه بحال داشت چون ناصرجنگ جانب آرکاٹ شهید شد و راجه ساهو هم در همان سنه یکهزار و

یکصد و شصت و سه هجری رو بکتم عدم نهاد نظر برینکه او را فرزند نبود ارکان دولت راجه رام راسپسے که بالا ذکر یافت جانشین ساخته چون نصیبه کامل و بهره وافی از ریاست و سرداری نداشت سرانجام تمامی مهام و انجاح مرام طبقه انام را در قبضه امرائے عظام گذاشته خود را وجود معطل پنداشت در مقدمه بالاجی راو بیشتر از بیشتر رونق و بهار دیگر گرفت و انچه بود و بالاشد بمزید کیا... لی فهم و فراست و دانائی مرجع کل گشت تا آنکه قلعه ستاره برائے بود و باش راجه که غیر از نام و بسر بردن اختیار نداشت مقرر شد و پونه را که از انجا سه منزل واقع است مستقر دولت خود تجویز کرد و خرابیهائے خانه خجسته بنیاد بعد شهادت نواب شهید دیده بر اورنگ آباد لشکر کشید و از رکن الدوله ناظم آنجا پانزده لک روپیه پیشکش گرفته برگشت از سوانح سال یکهزار و یکصد و شصت و چهار هجری آنست که چون از انقطاع بنا... وستان در عهد سلطنت احمد شاه منصور علیخان صفدر جنگ بر سر احمد خان وغیره لشکر کشی نمود و لوای جنگ و جدل با هم برافراشته گردید افغانان با وصف جمعیت قلیل دست از جان شسته تیغ دو دستی زدند و در اول محاربه غالب آمده اگرچه نول رای نائب صوبه را که در تهور و فراست و عدل و ریاست مستثنائے وقت بود بجان کشتند اما در جنگ دویم که وزیر الممالک صفدر جنگ خود مقابله کرد شکست درست خورد و از و داد این صورت وزیر تدبیرے کرد که فوج از دکن طلبیده دمار از روزگار این مردم باید بر آورد چنانچه راجه جگل کشور و راجه لچهمی نراین وکلائے خود را نزد ... فرستاد. بالاجی راو جی آپا ... رانوجی سیندهیه را بعطائے زری مشکه که مرتبه عالی است معزز نموده مع ملهار راو هولکر و افواج وافر رخصت ساخت سرداران مذکور قطع مراحل و طے منازل نموده از صفدر جنگ ملاقی شدند و سی و پنجهزار روپیه یومیه سرداران مذکور مقرر گردید اول دکهنیان از دریائے جمنا عبور کرده شادیخان افغان را که از طرف احمد خان فوجدار

کول جالیسر بود ناگهانے ریخت نموده هزیمت دادند و بسیاری قوم افاغنه را کشته
و دستگیر ساخته غنایم فراوان بدست آوردند و تمام ملک را تاخت و تاراج نموده
اموال لکوک گرفتند و تا فرخ آباد و میئو وغیره پایمال سمند حوادث و یکسان نمودند
بعد ازان هرچند باتفاق وزیر و سورجمل جاٹ دفعات محاربات و مقابلات
مردانه کردند و هم احمد خان و سعد الله خان وغیره بجائے خود هم از مساعی
زده حتی المقدور در امور جنگ قصور نکردند لیکن آخر کار جماعهٔ افاغنه از شدت
اعدا طاقت مقاومت در خود نیافته شکست فاحش خوردند و در کوه کمایون خزیده
محصور شدند حتی که در انجا بسبب مخالفت آب و هوا و نبودن سرانجام غذا
هزارها مردم راه عدم گرفتند. چون عرصهٔ جنگ بدرازی انجامید و موسم
برسات در ملک افاغنه بطور چهاونی گذرانید وزیر سرداران دکن را
در جلدوے اینهمه محنت کشی ها و جانفشانیها ملکی از حدود کویل و جالیسر و میئو و
فرخ آباد تا کوره جهان آباد مرحمت ساخت. احمد خان چار و ناچار تن بمتابعت
بوسیله جی آپا و هولکر بمصالحت پرداخت و وزیر الممالک فرخ آباد و میئو وغیره
ملک شانزده لک روپیه با احمد خان واگذاشت قبول کرده باقی را بصیغه مالگزاری
سپرده و تعلق بندی ازان بمرهٹه مقرر نموده معاودت بصوبه خود کرد. بعد ازان
در سال یکهزار و یکصد و هفتاد و بالاجی راو جمعی کثیر فراهم نموده بعزم پیکار دکن
اورنگ آباد رسید آصفجاه ثانی ادام الله اقباله که حالا در دکن رونق افزا اند بمحاربه پیش
آمده باسی کروهے از جاے خود پیشتر رفت آخر الامر ملک بست و هفت لک روپیه
بطریق جاگیر تواضع نموده صلح کرد گویند دران آوان راو رسم امرایان هندوستان
از صین وخباثت طینت چنان مقرر شده بود که هرگاه مهمی صعب در پیش می آمد یا
مشکلے واقع می شد از نبودن حوصله و عدم سرانجام مهام مشکله خود را بیکاره

مید انستند و اقرار بجرأت و مردانگی سرداران دکن نموده التجامی آوردند و رونق
کار خود باستمداد آنها می جستند چنانچه عماد الملک غازی الدینخان نبیرہ آصفجاه
مرحوم بنابر ناخوشی نجیب الدوله عالمگیر ثانی رگهناتهه راو برادر اعیانی بالاجی راو
وملهار راو هولکر را در سنه یکهزار و یکصد و هفتاد و یک به مبالغه و بلغ مبالغ طلب
داشته دور شاهجهان آباد را فرو گرفت و عالمگیر ثانی و نجیب الدوله در قلعه
محصور شدند. چنانچه یکماه و پانزده روز جنگ توپ و تفنگ شروع ماند آخر ملهار راو
واسطه صلح گشته نجیب الدوله را که از رشوت خوبے یافته بود بحرمت و آبرو تمامے
اسباب و اشیاے او از قلعه بر آورده نزدیک خیمه خود فرود آورد و صباح آن بسهارنپور
وغیره ملک متعلقه اش که آن سوے جمنا بود رخصت نمود بعد ازان عماد الملک با بادشاه
آنچه کرد بر کتابه روزگار ثبت است. چون سداشیو راو عرف بهاؤ عم زاده
بالاجی راو سلطنت هند را ذلیل دید قلعه احمد نگر بسازش و ساختگی قلعدار
بادشاهی در قبضه تصرف خود آورد و با نواب صلابت جنگ و آصفجاه ثانی نبرد ها
نموده ملک شصت لک روپیه بر سم جاگیر از قبیل پرگنات اورنگ آباد و صوبه
ها بیدر و بیجاپور و قلعه دولت آباد و قلعه آسیر و قلعه بیجاپور در قبضه تصرف خود آورد
و قدر قلیلے که در تصرف نواب هاے مذکور بسرایت ضابطه چوتهه آنها ماند این
احوال در خزانه عامره و تاریخ ماثر آصفی بتفصیل مرقوم است ۔

فوج کشی عماد الملک باتفاق هولکر و جی اپا جانب ملک جاٹ

بنابر ربط سخنے سطرے چند بقلم می آید که چون عماد الملک غازی الدینخان افواج
مرهته یعنے جی اپا را از ناگور و ملهار راو را از مالوه براے انتظام سلطنت هند طلبداشت
خواست که اول مهم سورجمل جاٹ که باستظهار گڈه هاے محکم و مکانهاے

استوار باد نخوت وپندار در سر دار دفصیل دہ با وصف بودن انبوہے کثیر وجمعیت جم غفیر مرہٹہ ہائے مذکورہ راطلب فرمود آنہا پادر رکاب عزیمت نہادند واز میان وراجہائے سرراہ باج وخراج خاطر خواہ گرفتہ بعجلت تمام فائز منزل مقصود شدند عمادالملک کہ دوسہ کوچ از شاہجہان آباد نمودہ انتظار می کشید۔ سیدان آن فوج دریا موج مساعدت وقت دانستہ خوشدل گردید۔ سرداران راپیشوا فرستاد وہنگام ملاقات از فیل واسپ وکشتی ہائے پارچہ پوشاکی وخوانچہ جواہر آنچہ شایستہ ولایق باشد برسم تواضع درپیش نہاد۔ آخرالامر بصلاح ومشورہ باہم عزم پیشتر نمودند وبتاخت وخرابیہائے ملک جاٹ پرداختند۔ سورجمل کہ دراصل قدرت مقابل شدن افواج گران کہ از کران تا کران دائر وسائر بود درمیدان نداشت مقدور صف کشی نیافتہ درکمینگہ یکے از گڈہ ہائے جاٹ مذکور است خزید وپناہ بچار دیوار آن حصار بردہ ہنگامہ آرائے جنگ توپ وتفنگ گردید از دود باروت آسمان وزمین تیرہ وتاریک بود وصدائے توپ سامعہ رعد را کرونا شنوا می نمود۔ دلاوران نصرت مند بترتیب مورچال پرداختہ گڈہ را مرکز وار احاطہ نمودند وہر روز مراتب دلیری ودست بردہا بوقوع می آوردند معہذا روزے جی اپاکہ فی الجملہ خداترس بود بمقتضائے رافت جبلی درخلوت بہ ملہار راؤ ہولکر گفت کہ فی الحقیقت مارا از خراج واستیصال جاٹ ہیچ مطلبے نیست واز برباد شدن اینان مدعا منصور نہ پس چہ ضرور کہ سپاہیان خود را بکشتن دہیم وعبث عبث نشانہ توپ وتفنگ سازیم مناسب آنست کہ طرفین را راضی نمودہ بوساطت خود طرح صلح اندازیم۔ ملہار راؤ محض بجہالت وخود پسندی از اقبال انحرف سرباز زد ومطلق پسند نکرد حتے کہ صحبت یکدیگر منجر بناخوشی گشت وغبارے بر دامان خاطر بانشست۔ فاما حق تعالے ہولکر را نتیجہ

خودپسندی فی الفور داد یعنے فرزند رشیدش کہنڈوجی نام در ہمان معرکہ بضرب گولہ کشتہ افتاد۔ ملہارراؤ چہ از غم پسر وچہ از ندامت نشیندن سخن صلاح معہ بہیر وبنگاہ ولشکر خود کوچ نمودہ آن روے جمنا رفت وحسب الایماے عماد الملک ارد وے حضرت خدیوگیہان احمد شاہ بادشاہ را کہ متصل سکندرہ رونق افزا بود بغارت آورد بعد ازان جی اپا درمیان آمدہ انفصال معاملہ از جاٹ نمود وزر خطیر کارسازی یافت۔ عماد الملک عازم شاہ جہان آباد شد وجی اپا رخ عزیمت سمت نارنول کرد چون آنجا رفتہ قرار گرفت در ملک مارواڑ فیمابین رام سنگہ وبجیسنگہ گرد فساد وشورش برخاست رام سنگہ خود را بیدخل دیدہ معتمدان را بحضور سرمنت پیشوا یعنے بالاجی راؤ فرستادہ ملتجی استعانت شد وور خواست کمک ومدد کرد۔ بالاجی راؤ جی آپا را کہ مراتب کاردانی وشجاعت وجانفشانی او یقین خاطر شدہ بود ہمہ وجوہ مالک ومختار فرمودہ بنابر معاونت رام سنگہ وہم برلے تحصیل زر چوتہہ کہ راجہاے آن ضلع درادا ے ان اہمال داشتند نوشتہ فرستاد جی اپا با سپاہ فراوان کوچیدہ بتاخت وتاراج ملک راجپوتیہ پرداخت وآبادیہا را بفر ستہا بشعلہ غضب سوخت ونائرہ دودآہ درکانون سپند ہر ذی حیات افروخت۔ ہرچند راجپوتان در معارک جانستانی ثابت قدم بودہ عار گریختن بر خود روانمی نمودند ودر دادن جان عزیز بہیچ تمیز نمی کردند۔ لیکن از دوادوی مردم دکہنی کہ جنگ درگریز دارند ومانند برق بکجا قرار نمیگیرند نہایت عاجز وحیران شدہ در ناگور وجودہپور کہ مستقر ریاست راجہ بجیسنگہ بود مجتمع گشتند ومرہٹہ ہا از ہر چہار طرف بمحاصرہ پرداختہ خلقے را در شکنجہ اذیت کشیدند حتے کہ از بند شدن رسد قسمے قافیہ تنگ شد کہ غلہ نرخ جان شیرین بہم سانیدو گاہ در ہیچگاہ میسر نمی شد۔

فرد - مردم چوب شهر در خریدند - از قحط و وبا بجان رسیدند - چون
عرصه یکسال باین نوبت گذشت راجه روزی در مجلس خویش گفت
که ای وای از راجپوتان کسی نیست و شما ندکه با نصرام این مهم پرداخته و کار حریف
تمام سازند - از شنیدن این سخن جاما جاٹ و جهناجی را که گرگ کهنه بودند
عرق شجاعت بحرکت آمد و از بس تهور بزبان آوردند که اگر ما را حکم شود
سرگرم جان نثاری شویم - راجه کمال محظوظ شده و بعطای جاگیر و نقد
خوشنود نموده فرمان داد - نامبرده رخصت شده بتقریب سوال و جواب
معاملات بدربار جی آپا رفتند و بتقریر سراپا تزویر پیش آمده هنگامه چرب زبانی
گرم ساختند - از انجا که اراده آنها نوعی دیگر بود و از دل تا زبان مکر و ریے
بر داشتند عرض کردند که ما را سخنی در خلوت گفتنی است جی آپا ساده لوح لیکن
شجاع و مغرور زور بود و چون رویه اهل دکن برهنه تن به چوکی نشسته سخن
می نمود سپاه ازمان خود تقید کرد که همه دور شوند و کسی گرد و پیش و نزدیک
سما نباشد - هرگاه عرصه از مردم اعتمادی خالی شد و غیر از آپا و این دو شخص
دیگر نماند حرفی درگوش گفتند که بیجی سنگه را هم دادن قدری ملک از
حضور منظور است یا نه آپا گفت که در حق موکل شما همین اصلح است
که اولا تمام ملک را بگذارد و بعد ازان از رام سنگه گفته هر قدر ملکی که
که پدرش در تصرف داشت خواهم دهانید وکلای مذکور درین مذکورات
آپا را غافل کرده جمدهر از کمر بر آوردند و از هر دو طرف زخمها ... تم زدند
حتی که دو سه ضرب کاری چون جوان قوی بازو را آخر رسانند ... بیمکن
غلامان آپا هجوم آورده یکی را از هم گذرانیدند و دیگری صحیح ... ... شد
همراهی خود که قریب پانصد کس راجپوت بد لوٹهی حافظ ... ... برداشته

جنگ کنان در ناگور رسید و در حضور راجه سلام کرد. راجه بوفور نوازش
در آغوش گرفته بانعام خلعت و نقد زیاده از حوصله اش سرفراز فرمود.
بنابر غارت بردن و برآوردن امور چال مرهٹه حکم نمود. مرهٹه ازین واردات
نامرغوب سخت سراسیمه و مغلوب شده از مکان فرودگاه کوچ نمودند
و بتفاوت ده پانزده کروه خیمه زدند بسیاری را مال و منال و پال و پرتل
بغارت رفت. بهرحال بمقتضای وقت یک گونه دار و مدار نموده معاودت
بدکن کردند و تدارک این امر موقوف بر وقت داشتند لیکن راجه بجی سنگه
مصلحت ارباب صلاح صوبه اجمیر وغیره با چند محال علیحده کرده برام سنگه
داد و بنیاد سلوک و اتحاد مرعی داشت آخر آنهمه ملک از بی حوصلگی رام سنگه
در تصرف نماند و بقبضه مرهٹه در خونبهای جی اپا رفت. بالاجی راو از اطلاع
اینخبر خیلی مغموم و ملول شده بصبر پرداخت و جنکوجی پسرش را از ماتم پدر
برآورده مراسم دلجویی و مراحم بتقدیم رسانیده و از فرط نوازش بتفویض منصب و
جاگیر پدر سرفراز گردانید. چون جنکوجی فهم رسا و فراست بلند و تهور ذاتی
داشت و لمعه سرداری از جبینش می درخشید. در سرکار پیشوا ترقی کرد.
بالاجی راو او را رئیس سرکرده فوج عمده مقرر نمود و مقدمات عظیمه هندوستان
در قبضه اقتدارش داد و بعد چندی زری پٹکه بخشیده بعطای جاگیرات
قدیمه و خلعت صوبه داری اوجین بدستور جد و پدر معزز و مباهی فرموده برای
دلجویی آن شیر بیشه جرأت و جوانمردی صوبه اجمیر را اضافه بران کرد.
چنانچه دتاجی پٹیل عموی حقیقی او را و ساباجی پٹیل را که از اقربای او بود
همراهش داده افواج جرار و توپخانه آتشبار و خزانه بیشمار مرخص ساخت
مادهو راو سیندهیه مع تکوجی برادر حقیقی خود بسبب اعتباری که داشت

با مدن خود در حضور قرار داد. مشار الیه بعزم راسخ وقصد عالی بجو چهاے بانفعل در سنه یکهزار و یکصد و هفتاد و دو هجری داخل هندوستان شد وبعد فراغ از بند و بست ملک قایم باستصواب عماد الملک خواست که اولاً ملک روهیله گرفته قدم جسارت در حدود شجاع الدوله نهد پس باین داعیه از جمنا گذشته عازم استیصال نجیب الدوله گردید که مقدور مصاف در میدان نداشت در سکرتال محصور شده نشست و چهار ماه برسات ریزش گوله وبان مانند برق دمان و ابر باران از طرفین درمیان ماند - چون مرهته را معلوم شد که نجیب الدوله باتفاق سرداران روهیله مثل حافظ رحمت الله و سعد الله خان از شجاع الدوله پیغام کمک دارد ازینجهت گوبند پندت را با جمعیت هشت هزار سوار و پیاده از کمک گذرانید. او تمامی چاندپور و امروهه وغیره ملک توابع روهیله را سوخته غارت نمود و روساے روهیله از جنگ گریخته در دامن کوه کمایون رفتند شجاع الدوله بمجرد آگاهی چون موسم شباب زود و شتاب پا در رکاب گذاشته توابع خود را فرمان داد که هر طرف روے مرهته پابند مانند سرمار بکوبند و نگذارند که اعدے جان بسلامت برد تا آنکه هر دیو گوسائین عمده جمعیت را طرف فرودگاه آنها و میرزا نجف خان را با پنجهزار سوار و میر باقر را با چهار هزار سوار جدا جدا متفرق به تنبیه و تخریج مرهته ها تعین ساخت - گوبند پندت بعد آویزش و پیکار از راهے که آمده بود سرکن پرکن برگشته رفت و بسیارے از گریختگان در دریاے گنگ لقمه نهنگ اجل گشتند شجاع الدوله مظفر و منصور از چاندپور تدبیر کوچ پیشتر نمود و افاغنه نیز از کوه برآمده پیوستند و نزدیک شکرتال رسیده نجیب خان را از ورطه بلا که از عدم رسی غلات و دیگر وجوهات بحالت سکرات مبتلا بود نجات داونده و با وصف غلبه خود با هم غیر از صلح صلاح ندیدند جنکوجی نیز بسبب

آمد آمد ابدالی قبول کرد و عهد بست سمت لاهور و تا مهر بند کردن دشمن
حریف هر روز منظور داشت درین اثنا رگهناته راو و شمشیر بهادر و ملهار راو
هولکر با سرداران دیگر از دکن رسیده در ظاهر شاهجهان آباد ڈیره زدند. و
منتظر امر غریب شدند که آدینه بیگخان صوبه دار لاهور که دران روزها بسبب
واهمه ابدالی و عدم اطمینان از جهانخان از ریاست پهلوتهی کرده بکوهستان
لکهی جنگل بسر اوقات می نمود طلب کرد. آنها عازم گشتند. نخست با عبد الصمد خان
حاکم سرهند مقابله دست داد و بعد مقابله و مقاتله بگیر افتاد مرهته در سرهند
رسیده بداد دهی مظلومان و غور رسی بیچارگان و استمالت رعایا و ترحم حال
سکنه آنجا پرداخت و بعد تسلط قرار واقعی علم نهضت پیشتر افراخت ابدالیان
که جا بجا در نواحی آنجات سکونت داشتند اندک زد و خورد کرده راه انتشار و فرار
سپردند. مرهته با ازین فتوحات بلغ باغ شدند و از لبس شادی در پیرهن
نگنجیدند خواستند که خود را بلا توقف تحریف در زنند و خطه لاهور را از وجود اعدا
پاک سازند بنا بران باراده ستیز جلو ریز شتافته رو به لاهور نمودند.
تیمور شاه و جهانخان که در لاهور قیام داشتند باستماع غلبه فوج جنوبیی و
برگشته آمدن ابدالیان خائف و هراسان بدون برد عنان تافته متوجه
ولایت شدند.

۵

ازین رفتن و آمدن عارضیت   که بهم زدند سکهه غارتیست

مرهته ها را از استماع این حرکت دلیرتر گشته قدم پیش گذاشتند تا دریای
جهلم تعاقب نموده برگشتند. غنیمت بسیار بدست مرهته افتاد و قوم سکهه
که دران زمان چندان کثرت نداشتند نیز کمر موافقت بستند. الحاصل
چون ایام بارش قریب بود جنوبیان بیشتر مرهته با صوبه لاهور را حواله

آدینہ بیگخان نمودہ ہفتاد و پنج لک روپیہ بطریق پیشکش و سالیانہ بذمہ
خانمزکور مقرر ساختہ از انجا معاودت کردند۔ رگھناتھہ راو و شمشیر بہادر
راہی دکن گردیدند و جنکوجی مع دتا پٹیل وغیرہ رفقاے خود عازم تسخیر ملک
راجہاے اجمیر گشتہ نواحی دہلی اقامت گزیدند۔ قضا را در ہمان سال
آدینہ بیگخان از مرض الموت درگذشت جنکوجی سا باجی پٹیل را صوبہ دار لاہور
نمودہ مرخص ساخت و فوجداری سرہند بتصدیق بیگخان کہ از ہمراہیان آدینہ
بیگخان بود و حکومت دوآبہ بزن خان متوفی قرار یافت۔ سا باجی تا دریاے
اٹک بندوبست نمود اما نجیب الدولہ و تمامی جماعت افغانان از استیلاے
مرہٹہ عاجز آمدہ استغاثہ پیش احمد شاہ ابدالی بردند و عرائض تواتر و توالی
مشعر بر انواع عبارت آراے و عجز نامے ارسال نمودہ بنا بر تشریف آوردن
ہندوستان براے جہاد ترغیب و تحریص کردند۔

آمدن احمد شاہ ابدالی جانب ہندوستان و بمقابلہ ساندن دتا جی پٹیل و

سا باجی و گریختن جنکوجی سیندھیہ و مالہا جی ہولکر

اگرچہ ذکر ورود احمد شاہ ابدالی بر ہندوستان در خزانہ عامرہ و ماثر آصفی
بتفصیل و مبسوط مندرج است اما درینجا بنا بر بعضے معلومات تازہ کہ در ان وقت
نمود سررشتہ سخن تا اختتام عرصہ زندگانی بالاجی راو بطریق اجمال و مناسب
ضرور افتاد۔ مخفی نماند کہ ہرچند احمد شاہ ابدالی را از روز برگشتہ رفتن تیمور شاہ
منظور خاطر بود کہ فوجے از قزلباشان خونخوار و غازیان ظفر شعار فراہم آوردہ
قصد ہندوستان فرماید اما موافقت یکے از رئیسان ایجند ورا از خدا

میخواست درین اثنا نوشتجات نجیب الدوله پیهم مشعر بانواع تطمیع وتپا
وعجزبیانی رسید. این را تحسن تائیدات آسمانی دانسته عزم جزم کرد و
بست وچهار دسته که دوازده هزار سوار را یکدسته نامند در رکاب ظفر انتساب
گرفت و علاوه این شمار بیتیمان چه توان گفت که یک یک مغل چهار چهار پنج پنج کس
جوان قوی هیکل وشکل وشمایل وازیراق واسباب اجبوت خود مقابل همراه
داشت واین گروه ازهمه سبقت کرده اعدا را از رزم آمای وغارت نمای
عاجز می سازند بالجمله شاه افغان قاهره ز دریای اتک کوچ کرده اکثر
تهانجات مرهته را بقتل آورده صاحب بیگیان گریخته کناره گزیده جنکوجی و
دتاپتیل باستماع اینخبر دست ازمصالحه شجاع الدوله ونجیب الدوله که سوال
وجواب آن درمیان بود باز داشته با جمعیت هشتاد هزار سوار آزموده کار برای اراده
مقابله جمن را عبور کرده درملک انترپید درآمدند. نجیب خان وسعدالله خان
واحمد خان بنکش وحافظ رحمت ودوندی خان سرداران روهیله حاضر شدند
قشون شاهی برسم قراولی حسب الامر نزدیک سرهند با مرهته رسیده سپاهی
گرد وترک وتازی آغاز نمود. بعد ازان فریقین ستیز گرم نموده همینکه در
میدان باولی اقصای دهلی رسیدند شاه باز از دریا گذشته شامل عامل
فوج خود گشت وجنگی شدید واقع گردید که بهرام فلک از دید آن برخود لرزید
مبارزان طرفین داد مردانگی وبزدلی دادند وهزارها مردم در رزمگاه افتادند
افغانان برهر یکی تیغ راندند چون خیار دوپاره کرده طاقت فغان برآوردن
ندادند. هرچند مرهته ها نبرد مردانه کردند اما با شاهیانان کو قدرت که صعوه
برآید وگربه بر شیر پنجه گشاید.

گرچه شاطر بود خروس بجنگ چه زند پیش باز رویین چنگ

دتاجی چتیل وساباجی عرصه شجاعت برخود تنگ دیده جان باختند جنکوجی
اهوال دو امیر گیر که قوت بازو و استظهار او بودند چنین دیده هزیمت غنیمت
دانسته جان خود ازان مهلکه بدر برده و براه ریواڑی و ہالودی سمت ملک اجپوت
شتافت - جنود تیموری تا نارنول تعاقب نموده از کوره که بست کروہے
بجے پور است معاودت کرد و این واقعه در ۱۱۷۳ھ یکهزار و یکصد و هفتاد و سوم
بوقوع آمد - بدریافت این احوال ملہار راو ہولکر که از سوء المزاجی درین نواحی
شریک جنگ نشده بود بر آمده شریک گردید - او را شکوه وشکایت ها کرد و از طنز
بر زبان آورد که از نوجوانی و عدم تدبیر کار شما باین نوبت رسید و اینصورت پیش آمد
حالا خواهند دید که اینجانب چه قسم تلافی می پردازد و اخراج مدعی می سازد
الحاصل پس از بسیاری رد و بدل بروز معهود با جماعت مبارزان دلاور چون بحر
پرخروش روان شد - هلینکه نزدیک سکندره رسید - آبادیش را غارت
گردانید و خزانه و رسد غله را که در لشکر شاه می رفت تاراج نمود - شاه که در تار لول
رحل اقامت داشت بمجرد استماع اینهمه حالات شاه پسند خان و قلندر خان را
بجمعیت ده هزار سوار کارگزار تعیین ساخت و تاکید فرمود که از اینجا برسم
ایلغار شتافته چلیه تبر زند - ابدالیان خون آشام تیغ انتقام از نیام بر آورده
فی الفور سوار شدند و نیز جلوسے نموده در یک شب و روز بعد طے هفتاد کروه به
شاهجهان آباد رسیدند و روزانه بار استراحت کشاده نصف شب روانه
آنروسے جمن شدند - چون ملہار راو دید که جنود شاهی قریب رسید
برائے تیاری بنام سپاه و روانگی بهیر و بنگاه سوی گشت - وخود با چند هزار
انتخابی که هر یک را یکه تاز عرصه هیجا میدانست در مقام کمین نشست
تا آنکه از هر دو طرف صف بسته هنگامه رزم گرم کردند و چون بر مرہٹه دلیر

مشده بودند اکثرے را علف تیغ بیدریغ نمودند و بیک حملهٔ فوج بیش را
پسپا ساختند. چونکه تاب ثبات نیاورده راه گریز گرفت. تفرقه تمام در
لشکر او راه یافت. باخرابی حال و نکبت و نکال تا رسیدن بهاؤ جی
بسواس راو در لوتلے کنبیر و بهرت پور بحمایت جات نشست و شاه ابدالی
کوچ فرموده در ملک مابین گنگا و جمنا بست کروہے از دہلی چھاونی کرد.

نهضت سدا شیو راو عرف بهاو و بینی عم بالاجی راو و بسواس راو فرزند از دکن بمقابلهٔ احمد شاه ابدالی و غریق گشتن آنها در بحر فنا

چون این اخبار جگرفگار هوش گداز بسامع بالاجی راو و سرمینت رسید مشوش
شده سرداران خود یکجا نموده بزم مشورت آراست سدا شیو راو عرف بهاؤ
پسر چماجی پنڈت عم پنڈت پردهان به نیابت پیشوائی ممتاز بود بمقتضاے
غیرت ذاتی و تهور جبلی زبان به بیان کشود که درین مدت از سرداران متعینهٔ
هندوستان کارے که لائق آفرین و تحسین باشد گاہے بظہور نیامده بلکه نقصان
کروڑها روپیه کردند تا بانتفاع چه رسد. اولاً هر کس که بدین کار مقرر شده
هیرو و سررشتهٔ حزم و احتیاط از کف میدهد و کار به ذهول و بے پروائی
می افگند. درینصورت اگر جناب سرمینت اجازت فرمایند و نیز بسواس راو
را همراه کرده و هند اینمرتبه من خود عزم میکنم و او را بر مسند ریاست و سلطنت
هندوستان نشانده به ولیعهدیت آنضلع قرار واقعی می نمایم. آخر کار پس از گفتگو بسیار
آنچه عقل مستقل [illegible] کرده بود همه اشخاص پسندیدند و بر اسپ اجتماع افواج
با اطراف و جوانب نوشته رفت. بعد فرصت قلیلے فوج عظیم آمده که تا ب

وهم وخیال در تعداد آن قاصر وحیران بود هرچند بالاجی راو جدائی فرزند را
که جوانے رشید و خلف بزرگ بود هرچند گوارا نداشت اما مصلحت ملکی چار و
ناچار این بار گردن گذاشت القصه در ساعت سعید وزمان حمید بهاؤ و
بسواس راو بجمعیت دو لک پیاده و سوار و خزائن افزون از شمار
و مردان کار آزموده مثل بیلاجی جادو و دماجی گانکواڑ و مودهاجی بهوسله و ابراهیم خان
گارڈی که سرگروه پلاٹن تفنگی و چهل ضرب توپ کلان و دیگر توپخانه بود
و سرداران نامدار که تفصیل آن موجب تطویل کلام است و آرایه هائے توپ
صف شکن و ضرب زن از دکن کمر همت بر تسخیر هند بربست قسمے انبوه فوج ها
بود که بوقت سفر و آمدن در دشت و صحرا فرسنگ ها غیر از خیمه و خرگاه هیچ مکانی
بنظر نمی آمد و هنگام کوچ تا نظر کار میکرد سیاهی سپاه بملاحظه می آمد لشکرش
دریائے بود مواج ناپیدا کنار و لشکریانش از سپاهی تا اهل حرفه مستغنی
از احتیاج بحمد الله کسے را یارا نبود که بمقابله پیش آید و در پله جنگ خود را
هم سنگش نماید القصه هرگاه باین حشم و جاه بعد از طے مراحل از دریائے
چنبل که متصل دهولپور میگذرد گذشتند و ظاهر جا جمورا مضرب خیام
نصرت ساختند. جنکوجی و ملهار راو مع سورجمل جاٹ مرزبان دیگ و بهرت پور
شرف حضور دریافته ملحق گشتند در انجا بکوچهائے متواتر سال یکهزار
و یکصد و هفتاد و سوم در شاهجهان آباد رسیدند و بر باره آمده خیمه زدند
یعقوب علیخان صوبه دار که از طرف شاه بود دروازه قلعه دار الخلافت را
بند نموده در مقام مقاومت گشت. بهاؤ در حویلی سعد الله خان که نزدیک
قلعه واقع است آمده نشست و فوجی را بنا بر یورش امر کرد و مرهٹه ها از جهت طرف حویلی
هلکر و جنکوجی سمت دروازه خضری و اسد برج هرچند در شکست و کشاد دروازه کوشش نمودند لیکن

بمضبوطی و استحکام که از تخته هاے برنجی و میخهاے آهنی استوار بود سود
نداد و بنا بر آنکه در قلعه مردم هم کم بودند کسے بخیال حراست و خبرگیری آن سمت
نه پرداخت حصے که چند صد مرهٹه از رفقاے بٹهل راو هولکر بالاے فصیل قلعه
رفته دست بغارت گری مکانات سلاطین کشادند و توفیق نیافتند که
در را بکشایند درین ضمن پانزده بیست مغل از طرف سلیم گڈه رسیده بزدن
بندوق و شمشیر ده دوازده کس را بیجان کشتند مرهٹه ها سراسیمه شده رو
بفرار نهادند و خود را که از فصیل قلعه بزیر انداختند بسیارے را دست و
پا شکست و کار کرده ناکرده متصور گشت ـ بعد ازان سرداران مرهٹه با در
حویلی سعد الله خان فرود آمده مورچه ها بستند ـ ابراهیم خان گاردی سه ضرب
توپ در ریتی جمن برده بالاے دمدمه تعبیه کرد که از صدمه گوله آن مکانات
اندرون شکست و ریخت می شد ـ یعقوب علیخان زیاده مجال ایستادگی
ندیده بعد درستی عهد و پیمان قلعه را حواله ساخت مردم مرهٹه در شهر
و برکارخانجات و دیوڑهی هاے سلاطین و دیگر مکانات اندرون قلعه
مداخلت نموده چوکی ها نشانیدند و نیز بر دروازه هاے بیگمات مثل نواب
ملکه زمانی و نواب صاحبه محل زوجهاے فردوس آرامگاه محمد شاه بادشاه و
دیگر عمده ها و سرداران هند که در شهر سکونت داشتند محصلان گماشتند
ازانجا که دران زمان حضرت شاه عالم بهادر سمت مشرق تشریف داشته
بر تخت سلطنت جلوس کرده بودند و غازی الدینخان در دهلی برغم آن
شاهجهان را از سلاطین برآورده بادشاه کرده بود بهاو این را مناسب ندیده
آنرا در کنج عزلت نشانید و مرزا جوان بخت ولد بزرگ شاه عالم را ولیعهد ساخته
سکه آنحضرت جاری گردانید و سقف دیوان خاص را که از نقره بود برکنده در دار الضرب بسکه زدند

چون سورجمل جاٹ مرد ثقه و دور اندیش بود بهادر که بمشوره ملهار راو برای
کنگاش طلبید عرض کرد که هرچند عقل و شعور ما مردم زمیندار بفهم و فراست
سرداران ذوی الاقتدار و مقربان دربار دولت مدار نمیتواند رسید لیکن
از آنجا که حسن ظن صاحبان در حق این بنده ناتوان هیچمدان بر آنست سوای
آن آنجناب بمقتضای خداوندی فدوی را باین نوازش سرفراز میفرمایند
هرچه بعقل ناقص میگذرد گزارش میکند و ظاهر است که تمامی روسای هند
بدشمنی این سرکار سروکار دارند و مخالف در صف آرای بهیچ نوع کمی ندارد
پس صلاح دولت آنست که اسباب زیادتی و بهیر و بنگاه را در گوالیار
و آنروی چنبل گذاشته بوضع خود از حریف جنگ باید کرد. در صورتیکه
اینمعنی پسند نه افتد از هر سه قلعه ما که دیگ و کمیر و بهرت پور است پسند
آنچه منظور شود خالی کرده میدهیم که احمال و اثقال را در آنجا بگذارند و بسبک باری شتافته
بروبه قدیمه خویش محاربه در پیش نمایند زیرا که شاه خود در پنجاب بسبب اختلاف
هوا علی الخصوص در موسم گرما زیاده ماندن نمی تواند و از امرایان هندوستان
بر تقدیر یکه همه ها متفق و یکجا شوند کسی را اینقدر نمی رسد که بدون اعانت شاه
مقابله شما ها کند قطع نظر ازین اگر درین دست برد ها بر دشمن غالب و
فتحیاب شدند چه بهتر و الا خود داری ساختن و گریختن را مضائقه نیست
و جنگ سلطانی جنگی است که قدم پس رفته را باز پیش گذاشتن بس مشکل است تمنیده
هرچه مرضی مبارک باشد احسن و اولی. ملهار راو و دیگر سرداران کهنه بر عقل سورجمل
آفرین ها کردند و بشیوه او راستیده نمودند و گفتند که فی الحقیقت صلاح همین است لیکن بهادر و راین
موافق مقتضای وقت مطلق پسند نکرد بلکه برآشفت گفت که سورجمل زمیندار است بقدر حوصله خود
حرف میزند و ملهار راو نیز بیتجربه کار است حین نامردی می پوید هرگاه نوکران ما درین ملک کار نمایان

باشند ما را کجا گوارا است که این سبکی و بے حمیتی را که گران تر از سکرات موت است
بر خود روا دارم و رسم جنگ قزاقی که کار بے سر و پایان است بعمل آرم بهذا در
حقیقت مذکور المنتقم مزخرفات موجب دلشکنی هاست این را گفته از مجلس برخاست
و گرفتن سورجمل را پیش نهاد ساخت ۔

لب بکام دل دشمنان بود آنکه پس   که نشنود سخن دوستان خیر اندیش

جلیسان صحبت علی الخصوص ملهار را و هولکر آزرده خاطر شده گفتند که چه شد
بها ؤ صاحب را با اینهمه دور اندیشی و دانشمندی چو نادان سخن پوچ بر زبان
آورند خدا خیر کند که انجام این غرور بخیر معلوم نمی گردد و فی الواقع این برهمن بچه
تا که سر جنگ واقعی نخواهد خورد دو ماغش بحال نخواهد آمد اما اینقدر بفهمید نمی کند

مصرع سلامت همه آفاق در سلامت اوست ۔ والا ماتی کو و عافیت
بلکه رسیدن دکن از جمله محالات خواهد بود بهر حال سورجمل همان روز بدیره خود
آمده باشاره ملهار را و وقت شب گریخت و خیمه و دیگر اسباب را که برداشتن
نتوانست موجب افشاے راز خود دانست همانجا گذاشته شبا شب داخل
بهرت پور گردید ۔ اگرچه فوج مرہٹه تعاقبش نمود لیکن چون تیز و تند رانده بود دست
نیافت ۔ القصه بهاؤ و نارو شنکر را بجمعیت ده دوازده هزار سوار جلادهی شعار
در شاهجهان آباد گذاشته بطرف پانی پت و کرنال که از انجا بمسافت
سی کروه است رخش اقبال تاخت ۔ درین اثنا مخبران خبر
آوردند که عبدالصمد خان و قطب شاه و چهار سوار دیگر از طرف
شاه بسرکردگی دوازده هزار سوار رزم خواه در گنج پوره که کرور ها
روپیه را مال و اسباب از اطراف و جوانب در انجا فراهم
شده است قیام دارند و قلعه را مستحکم و مضبوط نموده

استقلال هیرنند بهاو و تسخیر آن مقدم و مقدمه فتوحات اهم شمرده برسم یلغار
شتافت و بیک شبگیر در زیر قلعه رسیده اطراف آن را فرو گرفت و بجرات و جسارت
قوی سر سواری بکشود هرچند عبدالصمد خان وغیره کوششهای نمایان کردند مگر
از جمعیت اندک که بقدر نمک در آرد نبود کلهم پس پا شده کشته افتادند چنانکه یک
کس از سرداران فوج افغان جان بدر نبرد لشکریان بهاو از غنایم آنجا انبارها برداشتند
و فریفته جنگ مغلان گشتند. چون این خبر بشاه ابدالی رسید مع تمامی امرایان
هندوستان مثل نواب شجاع الدوله و نجیب الدوله و احمد خان بنگش و حافظ رحمت خان
وغیره که بجمعیت موجوده شریک و رفیق بودند از مقام فرودگاه کوچ نموده بر معبر
ست دریاے جمن رسید فاما بسبب موسم برشکال دریا در طغیانی بود و مرور و عبور رد
نمیداد گویند که شاه بر لب دریا نشسته یکشبانه روز هیچ نخورد و نقش ها نوشته
در دریا می انداخت تا آنکه روز دویم بحکم قادر قدیر که چون و چرا در آن گزیر نیست
دریا در عرض بقدر یک تیر پرتاب پایاب گردید و طرفه اینکه هر کس از هر دو
طرف یکقدم راه را غلط کرد غرق شد. بالجمله شاه با کلیه سپاه از گذر باکپت
عبره شده برابر عسکر مرهٹه که بمقام فتح گنجپوره در ظاهر پانی پت ڈیره
داشت خیمه و خرگاه نصب ساخت و یک خیمه قزلباشی مختصر بفاصله
پاؤ کروه از لشکر پیشتر ایستاده کرده مقرر نمود که هر روز صبح بلاناغه
نزکش صد تیر بکمر بسته مع معدودے چند دران خیمه آمده تا شام
نشسته می ماند و سواران چوکی طرفین برسم هوشیاری و گشت
سواری روز و شب ایستاده میماندند. بهاو نیز امر کرد که بپیرامون
معسکر خندق عمیق بطریق سنگر کنده شایسته و درخت های
عظیم را بریده بر دور آن تعبیه سازند. چنانچه توپ های

بزرگ جا بجا قائم کردند و همگی دو دروازه از برآمد و درآمد مقرر شدند درین
اثنا روزے جنگ خونی واقع شد و قریب پنج شش هزار از طرفین بقتل در
آمدند۔ تفصیل این اجمال آنکه شاه ولیخان وزیر برائے دیدن مسجدے که
متصل پانی پت بود سوارے نمود مردم مرہٹه خبر یافته یورش نمودند هنگامه
پیکار و کارزار قسمے گرمی پذیرفت که مو بر اندام بهرام فلک راست شد قریب
یک پهر معرکه زد و کشت درمیان ماند بلونت راو خسر پوره بهادر گوبند پنڈت
مکاسارا ثنا و ارا که از وقت باجی راو در ملک بندیل کهنڈ وغیره دائر و
سائر بود نوشته فرستاد که هر قسم که دانند و توانند رسته را که ازان راه
رسد بلشکر شاه میرسد رسیده مسدود سازد۔ نام گرفته بمجرد ورود
حکم بجمعیت چهل هزار سوار و خزانه و رسد بسیار بطرف سهارنپور که متعلقه
نجیب الدوله کوچیده نوعے بانسداد وصول آذوقه موکد شد که مزیدی بر آن
متصور نباشد در اردوے شاه گرانی بدرجه نهایت رسید بلکه غله یکروز
مفقود مطلق شد و کاه در هیچ گاه میسر نیامد۔ لشکریان بسبب گرسنگی مضطر
و نالان گشته از زندگی سیر شدند و استغاثه آن بحضور شاه بردند امرایان
هندوستان سوائے نجیب الدوله قافیه جنگ تنگ دیده بحضور شاه
مذکور صلح کردند و عرض نمودند که درین باب مصلحت کوشی بهتر از
مردم کشی است و خلقے را در معرض هلاک انداختن بخلاف
مرضی خالق بر داشتن است و علاوه این جنگ دو سردار و خداوند
که مال تاراجه شود شاه فرمود که درستی امورات اینجا موقوف و
منحصر بر تجویز شما است هر قسم که بهتر دانند نمایند و مقدمه جنگ را بر اینجا
گذارند و جلدی لنسازند به بینند که بسهولت و رسائی چشیم کار حریف تمام می سازم

زیراکه مابدولت صرف به نیت جهاد و پاس اسلام و حمایت مسلمانان این بلاد عزیمت کرده ام دیگر هیچ غرض و مطلبی نیست چنانچه نواب شجاع الدوله از بهادر پیغام نمود که اگر اصلاح کردن منظور و قرین صلاح باشد دران باب سعی و کوششها کرده شود. بهادر جوابی داد که هرگز راهی نداشت یعنی اگر شاه از رو برو ما کوچ کرده آن روی اٹک برده هرقسم که بگوید قبول است. نواب موصوف این سخنان تکبر آمود اصغا نموده بار دیگر دم نزد و هیچ ازان بر زبان نیاورد لیکن چون تکالیف غلات بر مردم بدرجه اتم گزشت شاه سبحان آمده به نصیر خان بلوچ فرمود که برو تا یلغار و سر گویند را بریده بیار خان مذکور فی الفور مع عطای خان درانی با دو دسته فوج قاهره که عدد جمعیتش بست پنجهزار سوار می کشید شتابان گردید و مسافت چهل کروه را در عرصه سه پهر طی کرده سحرگاهی نزدیک لشکر گویند پنڈت که در جلال آباد بود رسید و ازانجا همه نعره زنان سیف هاے درخشان علم کرده چون سیل بلا بر سر آنها که هریک از بعد مسافت بلا اندیشه غیرے در کار خود مشغول و مصروف بودند و نوعی حزم و احتیاط ندا[شتند ریختند] بعضی در خواب بودند که بخواب رفتند اکثر دست و روی شست و شوی نمودند که دست از جان شستند برخی ذکر خواب دوشین میکردند که تعبیرش مرگ یافتند و هندی غسل می ساختند که محتاج بغسل آخرین نه گشتند. گویند پنڈت که مسن بود سراسیمه و مضطرب خواست که خود را ازان ورطه بلا بیرون سازد و مردم شاهی سرداری دیده و شناخته سرش بریدند و تمامی لشکرش به طرفة العین زیر و زبر نموده عنان تاب گردیدند. خان مذکور مظفر و منصور روز دوم بحضور شاه رسیده سر را گزرانید و بنوازش بادشاهی سرفراز گردید و ملت قحط که عاید حال

شده بود برطرف شد۔ بهادر و سردارانش باستماع این نغمهٔ تازه بجای خود
متفکر و متحیر شدند و چون خزانه روبکمی نهاده بود دو هزار سوار معتمد را برای آوردن
آن نزد نارو شنکر به شاهجهان آباد رخصت کردند۔ نارو شنکر فی سوار دو تهیلی
روپیه تقسیم کرده تقید نمود که رفتن روز را موقوف داشته بشب کوچ کرده باشند
و قدری فوج خود نیز همراه داد قضارا سواران بروزی که داخل لشکر خواهند
شد بواسطهٔ تاریکی شب راه راست را گم کرده براه دیگر افتادند و بشامت
ایام ناکام قریب جهکی مغلیه کلاه پوشان که پنجهزار سوار مسلح و مستعد استاده
بودند رسیدند۔ آنها دیدند که گروه جنوبیان است یکمرتبه یورش نموده
همه را زیر شمشیر گرفتند و از کشته‌ها پشته‌ها ساختند و خزانه را تاراج نمودند
تا آنکه احدی از آن فریق زنده و سلامت نماند بهادر را که عرض احوال گردید
اندکی مکدر و ملول گشته از فراخ حوصلگی و عالی همتی هیچ در دل نگذرانید
از انجا که سرداران باهم نفاق پیشه و فلک برسر ستیزه بود در روز بروز مفاسد
کارش بر خلاف تصور برهم و ابتری می نمود اهالی لشکر را از واردات
حرکات مختلفه رعب و هراس افزون از قیاس می افزود و ممکن نبود که از ترس
خوف قشون شاهی کسی که از لشکر بیرون آید عاجزی اراده برآمد لشکر که
خندق و پناه فرودگاه را گویند نمایند درین صورت آثار گرانی زیاده از حد پدید آمده
قحطی عظیم واقع شد بسیاری جانور و آدم تلف شدند و راه عدم پیمودند بنا بر آن
اکثر فرقهٔ انصار زندگی را خیرباد گفته وقت شب برای آوردن کاه هیمه و غیره می برآمدند
روزی عجب اتفاق شد که قریب بیست هزار کس مصری یابو و شتر بهار کاه و هیمه و غله و غیره حسب
راست دیده می آمدند شب تاریک بود راه را غلط کرده سمت لشکر شاه یا براه گم
و سپاه حریف و بجو ستان شتافتند یعنی هرگاه متصل رسیدند لشکر خود خیال کرده چنانچه

رسم ایشمردم می باشد تمام گرفتن فلان و بهمان آواز دادن و فریاد زدن شروع کردند. سواران چوکی مغلان همینکه صدای آنها را شنیدند و شناختند که مرهته هستند بیشتر مختفی و متواری گشته پیشتر آمدن دادند. چون بر قابو رسیدند تیغ بدان بی سران ریخته تیغ بیدریغ راندند و بیک جنبش تمام علف صمصام خون آشام ساخته متنفسی را در قید حیات نگذاشتند. علی الصباح که صغیر و کبیر از اردوی معلی برای دیدن آن آمدند دشت و صحرا پر از لاشها بود و از سر و جسد جابجا توده توده افتاده بودند. قلما از علو همتی و کارستی جواس بهادر چه بیان نماید که زبان در ادای آن قاصر است مطلق ازین وجوهات میل و ترغیب بخاطرش نمیرفت ولیکه غیور و مستغنی مزاج بود حوصله اش تنگی نمیگرفت بعهدا خواست که بمقتضای مصلحت ملکی و شعبده بازی گردش فلکی بقولیکه

نه بر جای مرکب توان تاختن که جاها سپر باید انداختن

بنای صلح فیما بین گزارد. چنانچه بذریعه نواب شجاع الدوله سوال و جواب آن در میان آورد و بعهود واثق و پیمان صادق گفته فرستاد که اینجانب از مرضی شاه و اعیان بارگاه بوجهی بیرون نیست قسمی که صلاح دانند با صلاح گرایند که ساخته و پرداخته منظور و رضامندی الشان را موجب خورسندی خود میدانم نواب موصوف بحضور شاه رفته اینهمه را معروض داشت همان سخن را باز تکرار نمود که ما را درین ملک غیر از نیت غزا و اعانت ملت غرا دیگر مدعا نیست. شما دانید و کار شما بعد از آن نجیب خان در خلوت باریافت گفت که قرابت شوم مرهته با من عداوت قلبی دارد و قطع نظر ازین مقتضین بالشیعی است که بهر وقت قابو و فرصت سوای بدی بلکه بیخ کنی نکنند و اختلاف مذاهب و دین دلیل است برین و شجاع الدوله نوجوان از

انجام کار نمی فهمد نیز ظاهر است که حریف به طریق هنگام ضعف و فروتنی خود چنان
چاکه بر زبان نمی آید و طریقه منت و عاجزی مرعی دارد خصوصاً درانیان که
که از قدیم سست عهد و نادرست سخن اند و برائے غرض و مطلب خود لجاجت
و حیله را وسیله می پندارند و احیاناً همین که دور ایشان گردد و زمانه موافقت
ایشان کند فوراً برگردند و گذشته را نقش بر آب شمارند پس هر کسی که ازین
مردم مزور بر حذر است آسوده و بیخطر است شاه فرمود که خاطر جمع باشد
درینقدمه غیر از تو گفته کسے پذیرا نخواهد شد گویند که در لشکر چوب حلقه
غریب رو نمود که هر یک از فکر کار خود مشوش و مضطرب بود لیکن بها و
ازان رو که در مزاج استقلال کمال داشت بوجهی ازین روداد ها اصلاً مضا
را مراست آمود کلفت نمی ساخت و بکشاده پیشانی و شگفته روئے سرانجام
مهام می پرداخت و می گفت چه شد که خزانه سرکار بغارت رفت و مخالف
لشکر ما را تاراج کرده بود انشاء الله تعالی هر گاه سوار می شوم شاه را از نه
بگوشه کمان میگیرم و چون تیر صاف از میان لشکر مسلمانان می گذرم
ما در چه خیالیم و فلک در چه خیال کارے که خدا کند فلک را چه مجال

بقرار آمدن بهاو و بسواس راو با شاه درانی و بقتل رسیدن با تمامی لشکر

آورده اند بهاو در روزیکه جنگ صف قرار داده بود چهار گهڑی شب باقی مانده
بنواب شجاع الدوله نوشت که الحال هم چیزے نرفته و این آخرین سوال
و جواب است که کرده می شود اگر صلح قرار یابد بهتر اینجانب بهمه وجوه راضی
و الا بتحقیق میدان که غزا گوے است و میدان - چون این نوشته بنواب
رسید بعد مطالعه آن از حامل پرسید عرض کرد که در لشکر اوشان تیاری بود

یقین است که سوار شده باشند درین ضمن ہرکارہ دیگر خبر آورد کہ آنہا سوار شدند
شجاع الدولہ فی الفور بدر خرگاہ شاہ حاضر گشت شاہ در خواب بود بخواجہ سرا گفت
کہ حضرت را بیدار سازند کہ عرض ضروری دارم شاہ بیدار شدہ دولت سرا آمدہ نواب را طلبید
نواب باریاب حضور شدہ تمامی ماجرا مشروحاً معروض داشت۔ شاہ بمجرد شنیدن
بر اسپ خاصہ جوکی سوار گشتہ پیشتر از ہمہ ہا در میدان آمدہ ایستاد و برائے سواران
فوج ولایتی و ہندوستانی حکم داد جنود فیروزی دستہ دستہ از ہر چہار طرف
فراہم گشتہ بجائے خود قائم گشت و امرایان ہندوستان را بدست راست
شب امر کرد و جمعی از مغلیہ بنا بر معاونت و استظہار آنہا گماشت کہ مبادا اگر کسے را
لغزشے رو دہد خبر دار و معین باشند و ہر اولے بعہدہ شاہ ولیخان قرار یافتہ
و شاہ مع تیمور شاہ پسر خود بمقتضائے عاقبت اندیشی کہ در صورت نو عدیگر راہ
ولایت گیرد قول علیحدہ ترتیب دادہ خبر گیری ہر یک بذمہ خود شناخت نخست
بنا بر احتیاط در تمام موچہ ہا گشت کردہ و مردم را جابجا قائم نمودہ علم نصرت برپا
ساخت۔ ازان طرف بہاؤ و بسواس را و بسواری فیلان مست جریدہ کوس
قلب را رونق بخشیدہ و بیسن ولیسار آن جنکوجی سیندہیہ و بیلاجی جادو و ملہار راؤ
ہولکر و دیگر سرداران والاقدر را انتظام گرفتند و ہر اولی باہتمام ابراہیم خان
کارڈی تفویض یافت۔ مع ہذا بآئین جنگ سلطانی سرگرم عرصہ جانستانی
گردیدہ بکمال تجمل و تحشم عزم رزم نمود۔

مثنوی

آراستہ گشتہ از دو سو صف | شد روئے زمین دران ہمہ کف
میدان و غا ز جوش مردم | آمد چو محیط در تلاطم

ابراہیم خان کارڈی برابر فیل سواری بہاؤ رسیدہ رام رام کرد
و بسمع زبان آورد کہ اگرچہ از دو ماہ چیتھہ نیافتہ ام و بسبب تاراج شدن خزانہ

شما تقاضا هم نکرده ایم لیکن مدتها است که نمک سرکار خورده ایم امروز که روز جانفشانی است حلال می کنم - این را گفته از اسپ پیاده شده و بندوق در دست گرفته و دامن به کمر زده چون بهمن و تهمتن به پیش پتالن ها شده رخ به میدان کرد بلا و شبه فوجش در یلی آهن بود آتشبار که بتموج در آید و بحر آتشین بود دامن کده که تلاطم پی هم طوفان نوح برپا گردد -

مثنوی

لشکر زدو سو فتاده درهم | گوئی که دو کوه خورده برهم
خورشید بسان چشم خفته - | در پرده گرد شد نهفته
آن گرد که هیبات سما داشت | از برق سنان ستاره باداشت
تا بنده ز روی تیغ جوهر | چون از فلک کبود اختر

اول آن جماعت مغلیه که هنگام تسویه صفوف بجوشش و خروش نبرد کوش شدند مرهته ها آنرا چون آب دریا نوش کردند و در یک آویزش قریب سی صد مغل عفریت شکل بکار آمدند درین اثنا آواز غول شاه ولیخان وزیر که هراول و سردار کل بود بلند نشد - نواب شجاع الدوله که بجای خود قائم بود از کاشی دار وغه اخبار پرسید که صدای غول شاه ولیخان نمی آید سبب چیست خبر بیار چون او اسپ را مهمیز کرده آنجا رفت چه می بیند که شاه ولیخان بر زمین نشسته خاک بر فرق و رو میمالد و مغلان را دشنام های مغلظ میدهد و میگوید که آی قزلباق ها ولایت دور است بسلامت نخواهند رسید برگردید و در جان دهی صرفه مکنید که مردن بکار بهتر از زیستن بعار است لیکن دران وقت کسی ازو نمی شنود و گوش بر سخن می نهد همین که این را دید گفت لفرزندم شجاع الدوله در آن وقت بیجا شدن را نشنا بدید و بهوش ترسید معهذا طرفه شوری در جنود شاهی واقع گردید و دست برد جنوبیان فرق مغلان را بزیر و زبر

[illegible] ۱۱۷۴ھ

شاه که این سخن را شنید هزار سوار تیغچی تعین کرد که با نصد سوار در لشکر رفته
کسانی را که در ڈیره مانده باشند جبراً و قهراً سوار کرده بیارند و باقی از لشکر
پیشتر رفته استاده شوند که هر کس از میدان جنگ گاه گریخته بیاید بلا تحاشی
تیر دوز نمایند و نگذارند که احدی یکقدم پس گذارد تیغچیان حسب الامر هر که را
که فرار شده می آمد تیر و تبر میزدند غرض که ازین تدبیر قریب هفت هزار
سوار چه از برگشتگان و چه از پس ماندگان جمع شدند شاه به شجاعت خود دو هزار
شیعیان که در رکاب خود داشت بسم الله گفته حمله آور گشت حمله کردن همان بود
و فتحیاب شدن همان اگرچه دکهنیان در حرب و ضرب هیچگونه تقصیر نه کردند لیکن
چون انسان سهم قضا را سپر کردن نمیتوانند ناگزیر تن بتقدیر سپردند یعنی
درین کوشش و کشش با قبلش که بشورش روز محشر بنظر میگذرد تیری از شست
قضا رها شده برابروی لبواس رسید و در چشم زدن جان بحق تسلیم
گردید بهادر را ازین خبر شنکر طاقت شکست فرو که لاش آن مقتول را
بر فیلی که بابو جیو پنڈت در خواصی آن نشسته است سپارند و خود از فیل
فرود آمده بر اسپ سوار شد و یورشهای دلیرانه و کشش و کوشش رستمانه
بوقوع آورد تا وقتیکه دو اسپ سواریش از کثرت زخمها از پا در آمدند مرتبه
سیوم خود زخمی گردید. بیلاجی جادو یکصد و شصت زخم برداشت و دیگر
سرداران علی قدر درجات هم مجروح و بیروح گشتند شکست درست
نصیب جنوبیان گشت از که تامه منهزم شدند و در طرفة العین این چنین لشکر
عظیم برابر خاک گردید قزلباش ظفر تلاش در اندک وقت از فراریان لاش
بر لاش انداختند ثابت گروه تعاقب نمودند مردم گریخته را ختند تو سنگر
که بنا بمحافظت کنند بود و چاه بلا شد بسیاری در آن سراسیمه و مضطرب گشته

سرنگون افتادند و اکثرے از سرداران و انصار گرفتار طلا زمان شاه گشتند
ابراهیم خان کارڈی که زخم شمشیر برچهی داشت او را چیله نواب شجاع الدوله
گیر کرده آورده و نواب پوشیده در ترمیم جراحتش کوشیده میخواست که او را
صوبه خود کند و لاشش بسواس راو مع بابوجیو پنڈت وکیل که بر فیل بود دست
ایشان در آمد گویند که ماوهور او سندهیه که دران معرکه مصدر نبرد وات
شده بود بعد کشته شدن برادر حقیقی خود تکوجی سندهیه و رفقاے همراهی خود
باد دیگر جابا زخم ها برداشته در میدان افتاد و مقدور نداشت که یک وجب از
جاے خود حرکت کند و قدم براه زند لیکن چون کارساز حقیقی چاره ساز بیچارگان
است شخصے را بسر وقتش رسانید و او بمقتضاے حقیقت این خاندان که مراعات
نمایان از بزرگان ایشان دیده بود فی الفور از اسپ فرود آمده از زمین
ورا هی شد و ملهار راو هولکر قصے که از ترجمه نامه او ظاهر می شود و آن ترجمه
داخل مآثر آصفی است جان سلامت برد و شمشیر بهادر پسر باجی راو که از شکم
طوائف بود هنگام گریختن در میان راه نزدیکی بهرت پور از دست رهزنان بقصد
بسمل شود - سخن مختصر شاه از این فتح خداداد سجدات شکر جناب صمدیت
بشاد بجا آورد و از غنایم چه نوشته شود یک یک مغل ده ده شتر بار از مال
و اسباب کشیده می آورد و دامن آمال را از نقد و زیور و جواهر مالا مال میکرد
و اسپان و شتران جوق جوق مطلق العنان بهر طرف می گشتند و کسے ملتفت
احوال آنها نمی شد - عالمی قتل و اسیر گردید مغلان خونخواره زنان جمیله
و کودکان خوبرو را سلامت داشته باقی از زن و مرد چه از سپاهی و چه
بازاری قریب چهل پنجاه هزار کس را چهل چهل و پنجاه پنجاه یکجا نشانده چون
بادرنگ و خیار از هم میگذرانیدند و گشتن کس و شکستن حس را برابر دانسته

می شمردند و می گفتند که هرگاه از ولایت بجهاد هندوستان کمر بستیم
نادر خواهر خم گفته بودند که دو کس هندی نژاد را برای خاطر ما خواهند کشت
ثواب آن بما عاید شود۔ غرض قهر الٰہی نازل بود و روپیه و سی ڈیره هر یک سوار
از سر آدمیان مانند هند دانه انبارها بود که دیده خرد بدیدن آن خیرگی می نمود
و موی بدن راست می شد۔ لیکن در منزل شجاع الدوله امن عافیت بود
که هر که از گریختگان در آنجا میرفت از صدمه آسیب سفاکان محفوظ و امین میماند
و نواب هر یک را فرا خور احوال زاد راهی داده و مردم خود همراه کرده رسانیده
میداد۔ روز دیگر نواب بنا بر صاف کردن جای رزمگاه و شناخت لاش
بهاؤ و سرداران دیگر با جیو پنڈت و یکدو سردار مرہٹه را که مقید بودند با خود
گرفته سوار شد و یک چتر کلان کنده جسدهای کلهم را خاک پوش کردند
نزاع کفر و اسلام یکجا مدفون نمود بقدر دو هزار منار خورد و کلان از سر آدمیان
در شمار آمده بودند و در هر منار سر از یکهزار یا پانصد کمتر نمی نمود درین اثنا شخصی آمده
ظاهر کرد که از ینجا بمسافت یک کروه لاشه بی سر افتاده است نواب و همه ها
برای دیدنش رفتند و هرگاه آنرا از زمین برداشتند سه دانه مروارید یافتند که
فی دانه قیمت سه صد روپیه داشت۔ ازینمعنی احتمال بر سردار گردید و
با جیو پنڈت و مرہٹه ها دیده دیده پر آب کردند و ظاهر ساختند که این
همان است که از دست او هزارها روپیه را مراعات یافته ایم۔ چون نیک
ملاحظه نمودند دانستند که بهاؤ است از ان رو که نشان زخم کتار که مظفر خان
کارڈی در دکن بر پشت آورده بود نمائید سخن میکرد علاوه این بهاؤ که هر روز
دوازده صد ڈنڈوت آفتاب میکرد داغ مساس آن بر سر دو زانو ظاهر بود
ڈنڈوت هند زبان هندی عبارت است از ان که سرنگون بر زمین خوابیده

سجده نمایند جولے بلند زور آور زور کش تهری و پنج ساله زیاده
نمی شد مگر از نمودن سر بالکلیه رفع ظن نمی گشت تا آنکه یکے از عزیزان
گفت که جوانے ولایتی او دیر ایستاده تماشا بین است و خود بخود حرف
شاید که او سر این سر سراسر واقف باشد تو لب او را بحضور طلبیده
نمود اگرچه اولاً انکار کرد فاما بعد از رد و بدل وافر و نمودن جمعیت خاطر
زنهار از تو بوجهی من الوجوه مواخذه و پرسش آن در میان نخواهد آمد
بگو که ترا خوش خواهیم کرد بر زبان آورد که در وقت زد و کشت که نوبت شمشیر
و خنجر بود این را دیدم که دو اسپ بکوشش کشته افتادند مرتبه سیوم که بر
اسپ دیگر سوار گشت و حمله کرد خود بزخم گولے بندوق از زین بر زمین افتاد
افتادن همان بود و گریختن فوج مرهته همان بالجمله با ز طاقت سواری که در
خود نیافت از معرکه رو برتافته با استعانت بهاله آهسته آهسته روان شد
من و چهار پنج سوار دیگر بر سر این رسیده آواز دادم که کجا میروی بایست
اگر خود بهادر و نیستی یا دیگر سرداری مطلع کن که ترا ضرر جانے نخواهد رسید
و بسلامت نزد شاه خواهیم برد. این شخص سخن ما را ناشنیده انگاشته
بجواب نه پرداخت بلکه چشم هم بالا نساخت وقتے که میرفت همرفت
جوانے از ما بے پروائی و بے باکی او را برداشت نکرده همین که شمشیر
در دست بنمودی آمد تا مبرده چستی و چابکی را بکار برده بضرب بهاله او را بزمین
در ربوده در دم سپید نمود. پس مایان از هر جا بطرف هجوم آورده دم
گرفتیم آن شیر بیشه شجاعت و پردلی بطرفے که چون هژبر گرسنه مهیب
گریزان نیز گفتم کاش گر اسپے در زیر ران میداشت یک کس را از ما
زنده نمیگذاشت و بسلامت میگذشت من هم در عمر بسیار جنگ مردان

دیده ام لیکن در لاوری باین هیئت و هیبت بنظر نیامده که هنگام برهمیت که جهانے دست و پا
نشناخته گریخته میرود و یکی بر دیگرے می افتد حتے که یک مغل صد مرهٹه سلاح بسته را سر می برد
و کسی از و سر بسر نمیشود و انچنین جرات و مردانگی کرده است که نتوان گفت مرحبا برادر و پدرش همهذا
هرگاه طاقتش طاق شد هم جفت خود ساخته بر خاک هلاک خفت سرش معلوم نیست که کدام کس برده
آخر سر مذکور بحضور شاه از پیش همان شخص بر آمد و همه آغشته شدن بهاو و لقیر هشت بعد از آن
شاه لاش لسواس راو را که حریف جنگ سو بزرگ مشتاق دیدن لقایش بودند طلب فرمود
و رخیمه که رو برو آورده و پرده از رو بر گرفتند تمام مردم هندوستانی و ولایت صلوات
صلوات گفتند که چو لسے زیبا باین خوبی و مناسب اعضا و نزاکت بدن و ملاحت حسن
هرد بدن بنام مرده بود و دریافت می شد که زنده است و بخواب استراحت میخوابد
عمرش شانزده هفده ساله بود و تعریف رنگ سبزش چه گفته اند از چهره اش همه روزی می بود
زخم تیرے برابرو و زخم شمشیر بقدر یک انگشت بر گردن داشت و پارچه اش مطلق
خون آلود نبود. مغلان خوش سیرت همه سر بیرت فراهم گشته غلو کردند و متفق اللفظ
والمعنی شدند که لسواس راو پادشاه هندوان بود جسدش را پیراز کاه کرده ارمغانے بولایت
خواهیم برد. شجاع الدوله بحضور شاه عرض کرد که عداوت و دشمنی و البته باسر رشته زندگی
است و قاعده هندوستان اینست که موتے را هرچند مخالف عدو باشد بسم و رسم او تکفین
و تجهیز مینمایند و این علاوه بران حضرت بولایت تشریف خواهند برد و ما را ازین مردم
همیشه کار است و رین صورت بدنامی اینمعنی که رئیس هندوستانیم بر سر ما تا ابد خواهد ماند امیدوارم
که التماس من پذیرا شود. شاه معروضه را منظور کرده برائے سوزانیدن حکم داد و نیز ابنے الیه
همان وقت لاش بهاو و لسواس راو را حواله راجه همت بهادر فرموده گفت که بزودی برسم
معمول و طریقه هند آتش دهند و رسمیات آن بعمل آرند. شاه فرمود شنیده ام که ابراهیم خان
گاردی در مثل شماست باید نگهداشت. شجاع الدوله که عذر و انکار کردن نتوانست

گفت قربانت شوم می‌طلبیم. چون کارڈی مذکور بحضور آمد آنجناب با او خطاب ساخت
که ابراهیم خان کارڈی شرط شجاعت و جوانمردی نبود که زنده ماندی و اسیر آمدی عرض کرد
که بشر در امر قضا و قدر چاره ندارد و خیلی مجبور و ناچار است و الا بعد گریختن رفقی سردار
قریب چهار گهڑی بشعله افروزی مشتعل بوده میدان نبرد را نگذاشتم و ثبات قدمی
ساختم اگر حالا آنحضرت بقولیکه مصرع مستحق کرامت گنه گارانند - در بیچا حسنت
و پرورش ما کوشند و از کمترین بندگان در ملازمان تصور فرمایند مرد سپاهی ام و معتنی
ام روزی بکار خواهم آمد و نثار فرق مبارک توانم شد و این سخن بود که ابدالیان
درانیان هجوم آورده بر سر گفتگو آمدند که این کارڈی که هزارها برادر و اقربای ما را
کشته است حواله ما کنند که قصاص خون آنها بگیریم شجاع الدوله آئین بر دست
پیچیده و مروت را تاب او جواب ده شد که پیشتر نوکر دیگری بود حالا رفیق ماست
هرگز ممکن و شدنی نیست که او را بشما بدهیم هر چه باد ا باد من حاضرم غرض صحبت
عجیب و غریب اتفاق افتاد نزدیک بود که گرد فتنه برخاست شود و شعله مفسده
بهوا کشد شاه ولیخان که تمیز و دانش منش و جهاندیده و سخن‌وار پسند بود در میان آمده
نواب را بگوشه برد و فهمانید که فرزندم حالا تا رفع بلوا اینها بر مصلحت و صلاح وقت
ابراهیم خان کارڈی را سپرد ما باید کرد و فیما بین چرا مجوز خلش و کاوش باید شد همینکه
شورش اینها کم می‌شود امانت را بطور سلامت نزد شما رسانیده خواهیم داد
خاطر جمع دار و از بیباکی و جهالت دست بردار شجاع الدوله طوعاً و کرهاً قبول
ساخت اگرچه خان معظم بپاس خاطرش بکشتن علانیه نپرداخت لیکن چون او را هم
با او همین صحبت بود جراح را اشاره نمود که پٹی زهر بر زخمهایش بگذارد آن جوان
شجاع زورمند بعداوت لفظی مفت ضایع و هلاک شد - آسودگی از فلک
جستن بیخردی است این حیف است که در کارگاه آسمان نیست - همچنین اجلال

جنکوجی و شرح این سانحه غریب آنکه شجاع الدوله کاسی راج را برای سوال و جواب اکثر امور نزد برخوردار خان سردار شاه فرستاده بود۔ موتی لعل پوانش او را دست گرفته در خیمه برد و سخنی در گوش کرد که درستی امور عمده هم منظور است یا همین قدر مرکوز او گفت که البته هر چه بگوئید بمقام و رقصور ندارم پس اندرون خیمه کلان در تاریکی پال مختصری استاده بود پرده اش برداشت و بنظر آورد کاسی راج میگوید که دیدیم جنکوجی را چیره بر هانپوری بر سر و جانگیه مشروع گجراتی در پا داشته بواسطه زخمی که در دستش رسیده بود از پیچهای دستار حمایل بگردن ساخته نشسته بود همین که چشم چار شد چشم را زیر کرد گفتم ای راوجی سبب اینقدر حجاب چیست کار نامها کرده اید نام آن تا قیام زمین و زمان قایم و برقرار خواهد ماند جواب داد که اراده خود این بود که در مقتل همراه دیگران کشته می افتادم لیکن چون بروز ازل در نصیب این فلک زده محروم از زندگی حرف پابستگی نوشته بودند نوعی رهائی نبود و جای گریز نداشتیم حالا آنها از من طلب زر دارند و مبلغ شش لک روپیه میخواهند هر چند سر انجام آن هنگام رسیدن مکان چندان مشکل و محال نیست اما کو در پنجه اینها کسی می گذارند مگر نوابصاحب که فیمابین بزرگان ما و ایشان از قدیم دوستی است برحال این بیکس غریب ستم رسیده ترحم فرمایند و در اسیری دستگیری نمایند بقولی که الانسان عبد الاحسان تا دم واپسین مرهون و منت تدبیر خواهم بود و در تلافی آن منتها خواهم نمود۔ کاسی راج به تسلی پرداخت و گفت که حالا رفته نوابصاحب را از این مقدمه مشروحا اطلاع میدهیم و میدانم که او شان کارسازی را از خود دانسته منحصر نخواهند ماند و توجه دریغ نداشته سعی قرار واقعی خواهند کرد یقین بود که بر دو لک روپیه معامله فیصل شود۔ قضا را نواب معز الیه نجیب الدوله

بیک مسند نشسته تماشاے رقص میدیدند مشارٌالیه آنچه گفتنی بود گذارش ساخت
و مقدمه جنکوجی را بپاس مخالفت صحبت بر وقت دیگر انداخت نجیب الدوله که بس
دانا بود تبسم کرده گفت که از بشره کاسی راج دریافت می شود که چیزے دیگر عرض
کردنیست و بحضور من گفتن نمیتواند شجاع الدوله ظاهر کرد که آنچه سخن و کدام حرف است از
فضل الٰهی فیما بین ما و شما هیچ وجه جدائی و پوشیدگی نیست و پرده حجاب و مفارقت
درمیان نه پس نجیب خان او را بیش طلبیده بمبالغه و ابرام تمام گفت که سرے داری
بگو والا قسم بخور و دست بر پاے آقاے خود بگذار نا میرده لاعلاج شده گره از راز
نهفته کشاد و حقیقت جنکوجی را مفصل در معرض اظهار نهاده خان موصوف گفت
نوابصاحب صورت انیست اینمعنی خیلی بهتر و مناسب می نماید که اینقسم سردار عمده را
رهین احسان ساختن و بدستگیری افتاده پرداختن کار جوان مردان است توے
مقصر نباید ماند و من هم حاضرم و بقدر مقدور در شریک شدن و سرانجام زر
نمودن را بر خود لازم دانسته ام یاران یاد دارید و یقین پندارید که دنیا جاے
گذران و یادگار است و بجز سلوک نیکوی هیچ چیز پائدار نه وقت میرود و سخن میماند
بهرحال تا دیر مذکور اینچنین سخنان درمیان ماند هرگاه مجلس برخاست و شجاع الدوله
که رخصت شده بڈیره خود آمد تجویز کرد که جنکوجی را بهر قسم که دست دهد از پنجه
عتاب عقاب باید بر آورد و نجیب الدوله که از دل منافق و از زبان موافق بود و
عداوت قلبی از خاندان سندهیه داشت صبح پیش از همه ها سوار شده بحضور شاه
رفت و بیان ماجرا کرد شاه چین بجبین شده به برخوردار خان فرمود که جنکو در
قید توهست التماس نمود که شاها بنے اینغرض محض خلاف و خلاف محض است را
پس از آن نسقچیان را مامور ساخت که بروید و جهاڑه لشکرش بگیرند خانه کور
از انجام کار ترسیده پیشتر از رفتن آن دیو سیرتان بیساول خود را مخفی اشارت

کرد کہ بزودی رفتہ رفع این دغدغہ سازد و جلاد منشان سفاک بر سر آن مظلوم
سراپا غموم رسیدہ تیغ راندند و بیک ضرب کارش تمام کردند و ہمانجا دفن ساختند

ع

انسان بحر لیست بیکران عالم — وین عمر گران مایہ در و کشتی غم
ناگاہ رسد نہنگ دریاے اجل — غرقش کند و برد بگیر ذات عدم

الغرض کہ مغلان در لشکر شجاع الدولہ رفتہ خلق خدا را اذیت میدادند و ہر روز تعدی
تازہ میکردند ایمعنے بعرض شاہ رسید فرمود کہ شجاع الدولہ قریب ما ست ہر کس کہ
بانسبت او مرتکب بے ادبی خواہد شد سزائے لائق خواہد یافت چنانچہ دوسہ
مغل را بنابر چشم نمای و غیرت و دفع گزند تیر در بینی انداختہ و بر خر سوار ساختہ
در تمام لشکر گردانیدند و منادی کردند کہ بار دگر ہر کس کہ زیادتی خواہد نمود بسزا خواہد
رسید تا آنکہ ازین تفقید و تاکید شوخی این فریق یک گونہ برطرف گشت۔ قطعہ
تاریخ این سانحۂ عظیم از طبعزاد میر آزاد مغفور در خزانۂ عامرہ مندرج است اینجا
نظر بہ تتمیم کلام و یاد بودن ستہ تاریخ بقلم می آید۔

قطعہ

بھاؤ با فوج خود تلف شد — از دست مجاہدان قتال
تاریخ شکست فوج کفار — فرمود خرد غنیم پامال

چون این خبر در دکن نزد بالاجی راو رسید دائرہ نشین غم گردید و بیست
از پنج ماہ و سیزدہ روز نوز دہم ذی قعدہ ۱۱۷۴ھ راہ بادیۂ فنا گرفتہ با پسر و
برادر پیوست۔ تتمہ احوال مرہٹہ یعنی نشست مادہورا و پسر بالاجی راو ندکور
و بعد ازان نراین راو برادر خود مادہورا و سیسں سواہی مادہورا و پسرش و
پس ازان باجے راو پسر رگھناتھہ راو برادر بالاجی مذکور تا حالت تحریر کہ ۱۲۱۲ھ
میگذرد۔ از ابتداے سنہ یکہزار و یکصد و ہفتاد ہجری کہ ہیچ آغاز ریاست

بندگان عالی آصفجاه ثانی است در دفتر دوم ماثر آصفی بو تکمله آن مرقوم است
زیرا که این کارنامجات تفصیلی دفتری جداگانه دارد و این مختصر متحمل آن نیست
الحمد لله این چند اوراق وقایع که به بساط الغنایم نامزد است بتاریخ نوزدهم
شهر جمادی الآخر سنه یکهزار و دو صد و چهارده هجری روز شنبه مطابق
هجدهم نومبر ماه انگریزی سنه یکهزار و هفتصد و نود و نه عیسوی موافق نوزدهم تشرین الآخر
ماه رومی سنه دو هزار و یکصد و یازده اسکندری ملاحق یازدهم [illegible] ماه
سنه یکهزار و یکصد و شصت و نه یزدجردی از خامه سریع السیر بنده شفیق عفا الله
ذنوبه و ستر الله عیوبه بحسن انجام که نیت اتمام گرفت. توقع که مطالعه کنندگان
این اوراق راقم مسطور را بدعای خیر یاد آرند و جرم اختلاف روایت معاف
نگذارند بالله التوفیق

قطعه

هزار و دو صد و ده چار هجری — شفیق من نوشت این ماجرائے
کند تا صاحبدلی روزی برحمت — کند در حق این مسکین دعائے

تمت